U24835 27-11-07

Title — Deewan Salaam Maroof Nasam Tareekh Sargham.

Creator — Islam Fakhir

Publisher — Matba Bustaan Murtaza.

Date — 1305 H

Pages — 156

Subjects — Urdu Shayari - Majmua Kalaam ; Tazkira Ba Shohdaye Karbala — Manzoom.

یا ذی المن صل علی الحسنین و الحجج و ابنائهم و حب الحجة

احسن الکلام کلام الفاخر یعنی مثنوی آل پیمبر کونین جناب سید اصغر حسین صاحب یگانہ معاصر

دیوان اسلام

معروف باسم تاریخی

عزم

کہ در معنی نسخہ شفای ہر گونہ الم است باہتمام فدائی امام حسین شیخ عباس حسین

باستمداد علی در مطبع گلستان قیصر بحلیہ طبع مطبوع گرآمد
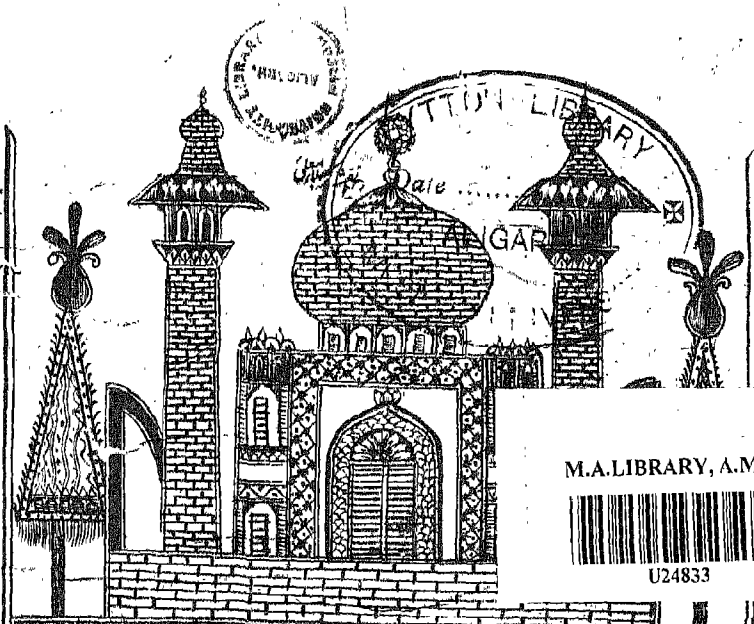
بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعداد اشعار ۱۵

عدد سلام ۱

صحرا میں روئے شاہ جو پرتو فگن ہوا — ذرہ ہر ایک کوکب چرخ کہن ہوا

کھینچی جو یاد گیسوئے مشکیں میں آہ — دود جگر سواد دیار ختن ہوا

فرزند مہ لقا کا نہ بار الم اٹھا — مثل ہلال خم قد شاہ زمن ہوا

ہاتف کی بعد قتل صدا تھی کہ یا حسینؑ — تو فخر خاندان رسولؐ زمن ہوا

کیونکر نہ شش جہات میں حشر صبح قتل — یہ دن وہ تھا کہ خانۂ حسینؑ [illegible] ہوا

بیرنگ گل یہ پیش گل فاطمہ ہوے | عنقا چمن مین طائر رنگ چمن ہوا

جب حال آب بندی شہ سب کھلگیا | دریا بھی دست موج سے سینہ زن ہوا

ہم جامہ درین بادین اُس جسم پاک کے | چالیس دن جسے نہ میسر کفن ہوا

ہر عضو تن سے شاہ کو تھی شکر حق کی یاد | پیکان زبان تو زخم بھی اک اک دہن ہوا

پیری مین سالکان عدم کا نشان بلا | موے سفید شمع رہ انجمن ہوا

اکبر کا حسن دیکھ کے یوسف خوشجمال | مستغرق محبت چاہ ذقن ہوا

وحشت ہوئی یہ ساقی کوثر کے لال کی | دریا سمٹ کے دانۂ در عدن ہوا

اصغر کو مارا تیر شہ دین کی گود مین | دم توڑ کر تمام وہ غنچہ دہن ہوا

حضرت کے بعد قتل یہ کہتے تھے اہلبیت | برباد خاندان رسول زمن ہوا

۱۹	فاخر ثنائے مصحف ناطق کے فیض سے جائے کلام جسمین نہین وہ سخن ہوا	۲

کیا اوج ہی سواری شہ کے غبار کا
عنقا ہی نام گردش راہوار کا

اللہ رے اوج حسن شہ ذی وقار کا
پروانہ ماہتاب ہی شمع عذار کا

گیسو نہین ہین چہرۂ پر نور شاہ پہ
دامن پڑا ہی مہر پہ ابر بہار کا

گرمی سی سرخ تھا جو رخ اکبر حسین
عارض کھلا ہی تھی سماں لالہ زار کا

دیکھی ہی جب سی تیزی رفتار اسپ شاہ
خون خشک ہو گیا ہی شرار کا

اللہ رے صفائی حسن شہ زمان
آئینہ حلب ہی نمونہ عذار کا

زلفین جو آئین آئینہ روی شاہ پہ
شہر حلب پہ ہو گیا دھوکا تتار کا

زلفین کھلی تھین شب دیجور کا سماں
عالم تھا روی شاہ پہ صبح بہار کا

جان دی ہی ماتم حسن سبز فام مین
گنبد زمردی ہی ہمارے مزار کا

دندان دہن مین دیکھ کی شہ کی ہوا یقین
معدن مین بن ہی گہر آبدار کا

صحرای حشر ہی غم شبیر مین چمن
ہی صور کی صدا مجھے نالہ ہزار کا

جب سے کیا ہے وصف گلوے امام میں | ہے ذائقہ زبان پہ خنجر کی دھار کا

پہنچی جو آہ سرد دل داغدار سے | جھونکا چلا چمن میں نسیم بہار کا

اللہ رے تجلی حسن شہ زمان | پرتو چراغ طور ہے شمع مزار کا

دندان شہ کا عکس جو پھیلا تھا دشت میں | دریا رواں تھا آب در شاہوار کا

تھا ہو شہ کے ابروے خمدار کا خیال | پیراک ہوں میں آب دم ذوالفقار کا

ہے صاحبان سوز کو قدر اہل سوز کی | بجلی سے پوچھو حال دل بیقرار کا

ڈوبا ہوں عشق گوہر دندان شاہ میں | غواص ہوں میں آپ در شاہوار کا

۱۴

فاخر رخ حسین ہے باغ جنان کا پھول
صدقے ہے سنبل زلف پہ ناف تتار کا

سلام ۴

اس وقت کیوں نہ خلق میں محشر بپا ہوا | سید کا تیغ کند سے جب سر جدا ہوا

رنج و ملال شاہ میں جو مبتلا ہوا | دنیا کی وہ اسیری غم سے رہا ہوا

اے چرخ کیون نہ دفتر عالم الٹ گیا
حضرت کا تن سے فرق مبارک جدا ہوا

پوچھا جو ابن سعد نے یہ پیک نے کہا
اب شہ کا لال عازم دشت وغا ہوا

اصغر تمام ہو گیا گودی مین شاہ کی
آخر کو تیر ظلم بھی تیر قضا ہوا

سب ملکے دیکھین صبر حسین غریب کا
گردون پہ قدسیونکو یہ حکم خدا ہوا

برچھی جو کھائی دلبر شبیہ رسول نے
پہلو سے شہ کے قلب تڑپکر جدا ہوا

یون آئین پیش حق پے فریاد فاطمہ
محشر مین جسکے حال سے محشر بپا ہوا

بہ بہ کے خون عدو کا گیا ہے جو نہرمین
کیا کیا ہے زور شور سے دریا بڑھا ہوا

دنیا مین کب حسین سا عابد ہوا کوئی
محراب تیغ تیز مین سجدہ ادا ہوا

صغرا کو شاہ دین کی قاصد نے دی خبر
امت پہ تین روز کا پیاسا فدا ہوا

ڈوبا جو خون مین کشتی امت کا ناخدا
رونے سے اہلبیت کے طوفان بپا ہوا

اکبر ہوئے جو قتل تو اعدا نے یہ کہا
لو اب شہید سبط رسول خدا ہوا

مجبور ہو کے آپ نے لی تیغ میان سے | اصغر بھی جب نشانۂ تیر جفا ہوا
فرمایا زیر زانو سے قاتل حسینؑ نے | صد شکر آج وعدۂ طفلی وفا ہوا

اشعار ۱۸

فاخر کہا جو فضل خدا سے سنا کہا
نوحہ ہوا سلام ہوا مرثیہ ہوا

سلام ۴

قاسم کے بعد قتل عجب ماجرا ہوا | شادی کا جو مکان تھا وہ ماتم سرا ہوا
اکبر کے بعد قتل جو اصغر فدا ہوا | بیبیوں میں اور طلاطم سوا ہوا
اصغر کو لائے شاہ تو اعدا نے یہ کہا | بہر امان ہے ہاتھ میں قرآن کھلا ہوا
مظلوم و بیکسا کی شہادت کے واسطے | لشکر میں ہر کمان کا ہے چلہ چڑھا ہوا
زینبؑ کو بعد شہ جو اٹھانی تھی قید ظلم | تھا ساتویں سے فاطمہ کا سر کھلا ہوا
بانو نے پوچھا آئے جو اصغر کو کھو کے شاہ | کیوں بے حواس آتے ہو صاحب کیا ہوا
کہتی تھی ہند دیکھ کے رانڈوں کو دور سے | آتا ہے کس کا قافلہ لوگو لٹا ہوا

زوار مر کے جاتے ہیں کیونکر بہشت میں
ہے کربلا سے خلد کا ڈانڈا ملا ہوا

بیٹھے ہیں آکے خیمے کے باہر امام دین
قاتل کرا رہے ہیں قتل مضطر بھرا ہوا

رو کر سکینہ دوڑ کے شمر سے لپٹ گئی
کوتل جو دیکھا در پہ فرس کو کھڑا ہوا

یہاں دوپہر کی دھوپ میں تنہا کھڑے ہو شاہ
وہاں چتر زر تھا سر پہ عمر کے تنا ہوا

تا حشر فرق شاہ بدن سے جدا رہا
کیوں چرخ کیا جہان میں یہ تفرقا ہوا

شمر سے علم ملا تو یہ عباس نے کہا
مدت کے بعد نخل تمنا ہرا ہوا

بیٹھے ہیں زین پہ یوں شاہ مشرقین
جیسے دھرا ہو رحل پہ قرآن کھلا ہوا

قاسم کی ماں یہ کہتی تھی لوگو دعا کرو
جاتا ہے لاڈلا میرا دولہا بنا ہوا

آیا جو ہے یزید کو مدت کے بعد رحم
اسباب مل رہا ہے حرم کو لٹا ہوا

کہتے ہیں اتنے تیر پڑے تھے حسین پر
غربال کی طرح تھا کلیجا چھنا ہوا

ہے تازگی پسند جو طبع بلند کو

اشعار ۱۸ | فاخر نہ باندھنا کبھی مضمون کہا ہوا | سلام ۵

اُس دن بہشت قابل مدح و ثنا ہوا
جس دن ورود قافلۂ کربلا ہوا

مد نظر جو آپ کو کسکو کمینا ہوا
قبضے سے ذو الفقار کا سر تھا ملا ہوا

جب قطع تیغ شاہ نے رشتوں کو کر دیا
بیٹے سے باپ باپ سے بیٹا جدا ہوا

اشکوں کے آگے اسکی بھلا کیا ہو آبرو
گوہر تو خود ہی چشم صدف سے گرا ہوا

آنسو جو پی گیا ہوں غم شاہ دین میں
دل کا کنول ہے آگ کا پیوستہ بجھا ہوا

بالوں سے منہ چھپا لیا ناموس شاہ نے
دربار میں یزید کا جب سامنا ہوا

اُمت کو تو بھی بخشدے کہتا تھا شوق شاہ
یارب ترے حسین سے وعدہ وفا ہوا

بیمار ہے گناہ نہ ہوتی تحسین دور
باعث شفا کا ذرۂ خاک شفا ہوا

ماں نے کہا پسر سے ملی کسطرح رضا
اکبر کہو تو کچھ کہ یہ کیا ماجرا ہوا

جلتا ہے گھر حسین کا مضطر ہیں اہلبیت
خیمہ کوئی بچاتا ہے گرتا جلا ہوا

دو دن کی بھوک پیاس میں ایسا کیا جہاد
ابتک ہے ضرب شاہ کا جھنڈا اگڑا ہوا

بیکس کا سر جو تن سے کیا تھا کبھی جدا
خنجر کا سر ہے شرم سے ابتک جھکا ہوا

خنجر سے سر جدا ہوا ذکر الٰہ میں
وقت قضا بھی شاہ سے سجدہ ادا ہوا

عباس شاہ دین پہ یہ کہکے مر گئے
مولا غلام حق نمک سے ادا ہوا

یون قید ہوکے شام کو جاتے ہیں اہلبیت
ہے ایک دوسرے کے رسن میں بندھا ہوا

کھولا قبا کا جلد گریبان حسین نے
ہنگام ذبح شمر کا جب سامنا ہوا

پیری میں لاش اٹھا کے جوانکی یہ بولے شاہ
کیا سوچتے تھے دل میں خدایا یہ کیا ہوا

سلام ۲	لیجا نہ کیوں جنان میں تجھے خود امام دین فاخر گناہگار جو ہے تو کیا ہوا	اشعار ۱۷

غل تھا فرس جو دیکھ کے شہ کو یہ کیا ہوا
بیٹھے جو زین پہ آپ تو گھوڑا ہوا ہوا

کیا ذوالفقار شاہ کی تیزی بیان کرون
تن سے چلی جو سر پہ تو محشر بپا ہوا

فرمایا شہ نے فوج ستم اسکا پسر ہین
نازل فلک سے جسکے لیے لافتا ہوا

چہرہ چھپا نہ کیون ہو ن ہر صف حسین کے
ابتک ہے قلب ماہ مین سکہ پڑا ہوا

سینے مین یون ہے داغ غم شاہ رنگ پہ
گویا ہے اک گلاب کا تختہ کھلا ہوا

بولے حبیب فوج سے سنکر لڑینگے ہم
پیری سے گو کہ قد ہے ہمارا جھکا ہوا

رونے مین اشک جو صدف چشم سے گرا
مردم کی وہ نظر مین در بے بہا ہوا

دیکھ حبکاتی شہ نے لگائی جو ہتکٹی
شانے سے ہاتھ ہاتھ سے شانہ جدا ہوا

لبریز جام دل ہے ولاے حسین سے
ہے مے سے ساقیا مرا شیشہ بھرا ہوا

یون سوز غم نے قلب و جگر کو کیا کباب
گرتا ہے میری آنکھ سے آنسو جلا ہوا

بکھرے ہین دشت مین جو ریاض نبی کے پھول
ہے منزلون ہی دامن صحرا لبا ہوا

آغوش چشم مین اسے رکھون نہ کسطرح
ہے طفل اشک ناز و نعم سے پلا ہوا

تنکو چھوڑون حسین کے غم مین نہ کسطرح
زردی سے جسم ہمہ تن کھربا ہوا

مشتاق جنگ میں جو شہنشاہ مشرقین
در پہ عقابِ خاص کھڑا ہو کھنچا ہوا
ای کلک جسکو دیکھ کر مانی بھی سر جھکا
دکھلا وہ جنگ شاہ کا نقشہ کھنچا ہوا
مثلِ حباب بحر جہان مین تھی زندگی
دم کی ہوا سے آپ مرا دم فنا ہوا

انتخاب ۱۹

فاخر محبتون پہ کسی کی نہ جائیو
بحرِ جہان مین کسکا کوئی آشنا ہوا

سلام

عنبرین گیسوی شہ کا جو نظارا ہوتا
ڈھیلا آنکھون کا سیہ سے عنبر سارا ہوتا
وسعتِ داغ جگر کا جو نظارا ہوتا
گھٹ کے خورشید جہانتاب بھی تارا ہوتا
رخِ پُر نورِ شہِ دین کی جو کرتا تعریف
نون ہوتا مہ نو نقطہ ستارا ہوتا
روک لیتے نہ اگر جنگ مین تلوار حسینؑ
لال پھر خون سے دریا کا کنارا ہوتا
شہ کو ہوتی نہ اگر اُمت مرحومہ عزیز
تیر کھانا علی اصغرؑ کا گوارا ہوتا
شام مین جا کے الٹ دیتا ہر اک تخت یزید
جان نثارون کو اگر شہ کا اشارا ہوتا

ہونٹھ سوکھے ہوئے دیکھے تھے شہ عالم کے ۔ کسطرح خشک نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتا سمجھا سا گلا تو نہ ہدف اصغر کا ۔ کاش پانی کی طلب مین نہ اشارا ہوتا

ڈبڈباتے ہوئے آنکھون مین جو آنسو رہتے ۔ گوشۂ چشم سمندر کا کنارا ہوتا

پاس زینب کو یہ تھا اُمّت جد کا ورنہ ۔ ہجر خواہر کو برادر کا گوارا ہوتا

قبر عباس کی ساحل پہ نہ کیونکر ہوتی ۔ مسکن شیر نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتے پابند نہ گر راہ خدا مین عابد ۔ طوق و زنجیر پہننا نہ گوارا ہوتا

غرق بحر تظلم مین نہ ہوتے شبیر ۔ ایک تنکے کا جو بیکس کو سہارا ہوتا

بُندے لینے تھے تو ای کاش شقی لے لیتا ۔ پر سکینہ کو طمانچہ تو نہ مارا ہوتا

بے ردائی حرم پہ جو بہاتا آنسو ۔ گوشۂ چادر زہرا کا سہارا ہوتا

شہ نے قاسم سے کہا تمکو پلاتے پانی ۔ جان عم آب پہ قابو جو ہمارا ہوتا

شاہ کہتے تھے فرس سے کہ ہے مجبور حسینؑ ۔ پانی دیتا مین تجھے گر کوئی چارہ ہوتا

لاش پائی نہ سکینہ نے تو زینب نے کہا | بھائی کو اپنی ابی کہکے پکارا ہوتا

اشعار ۲۱

ہوتی بخشش نہ پھر امت کی کبھی ہو فاخر
سر کٹانا نہ اگر شہ کو گوارا ہوتا

سلام ۸

جو کہ داغ غم شہ گل ہمہ بر ہوگا
دل کو سب داغوں میں وہ نیر اکبر ہوگا

دم میں انکو وہ رہی دردم کا اثر ہوگا
حملہ وہ رن میں جو ایک ایک دلاور ہوگا

دیکھ لیگا رخ تابندہ شبیر اگر
صورت آئینہ حیران سکندر ہوگا

چوم کر رو کے یہ کہتی تھی نواسے سے نبی
حلق ہوگا ترا اور شمر کا خنجر ہوگا

ہوگی گر ایک قفا اور ترقی اسکو
گھٹ کے خورشید بھی تھا سا اختر ہوگا

کہا بانو نے کہ اسدم مجھے کیا ہوگی خوشی
دودھ پینے کے جو قابل علی اصغر ہوگا

صدف چشم دکھائیگی جو نیسان کا اثر
گر کے آنکھوں سے ہر آنسو مرا گوہر ہوگا

جائیگی مر کے وفا بھی نہ وفاداروں سے
ساتھ نیزوں پہ شہ دین کے ہر سر ہوگا

آئینگے گیسوے شبیر کے جب دیوانے ۔ دھجیان دھجیان سب قبا مین محشر ہوگا

چشم گریان کے مقابل مین جو یہ آئیگا ۔ پانی پانی ابھی خجالت سے سمندر ہوگا

سر پکڑ آئینگے فریاد کو جب سبط نبی ۔ عرصۂ حشر مین ایک اور بھی محشر ہوگا

شاہ کہتے تھے کہ پانی کے لیے اے بانو ۔ ہدف تیر سہ پہلو علی اصغر ہوگا

اشک شوریدہ بہینگے جو غم سرور مین ۔ نام پھر دیدۂ گریان کا سمندر ہوگا

تیغ کھینچینگے جو عباس دلاور دم جنگ ۔ حشر ہر وار پہ ہر ضرب پہ محشر ہوگا

پیاسے دو دن کے جو ہونگے شہدا انمین شہید ۔ غل سب تشنہ لبون کا لب کوثر ہوگا

آتشین داغ کے ہونگے یہ وبال اگر ۔ نام پھر اسکا زمانے مین سمندر ہوگا

فاطمہ بھیجینگی خط فخر سلیمان کو اگر ۔ نامہ لیجانے پہ ہتیار کبوتر ہوگا

رن مین اُلٹینگے جو شبیر دم جنگ نقاب ۔ دشت عکس رخ انور سے منور ہوگا

سُرخ رونے سے جو ہوگا لب شہ کے غم مین ۔ دیدۂ تر مرا جام مے کوثر ہوگا

کہا بانو نے پھلے پھولے گا تب نخلِ مراد | سبزہ آغاز جو سیر اعلی اکبر ہو گا

اشعار ۱۹	خوف کیا تیر سے گیسے قبر سے تجکو فاخر / دل مین داغِ غمِ شہ مہر منور ہو گا	سلام ۹

ردیف باے موحدہ

نورِ عینِ اسدِ حق ہی جو رن مین بیتاب | شیر جنگل مین ہین آہو ہین ختن مین بیتاب

سر شہ مہر حرم یون ہی لگن مین بیتاب | جسطرح ہوتا ہی مہتاب گہن مین بیتاب

جنگ اعدا مین کوئی دم مین کھچا چاہتی ہی | تیغ کیون ہی کمر شاہِ زمن مین بیتاب

ایک رسی سی جو اٹھارہ بندھے ہین بازو | ہین غزالان حرم آج رسن مین بیتاب

ہی گل گلشن زہرہ جو خزان ای بلبل | جسکو دیکھو نظر آتا ہی چمن مین بیتاب

شمر کھینچے ہوئے خنجر جو چلا آتا ہی | روح زہرا ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

سر برہنہ حرم آئے ہین جو پیشِ حاکم | شاہ کا ہی سر پر نور لگن مین بیتاب

تڑپے جب کھا کے سنان شتمین ہمشکل نبی
پھر نہ کیون روح محمد ہو کفن مین بیتاب

دہشت برش شمشیر شہ عالم سے
روح رستم ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

بلبل گلشن زہرا جو نہین عالم مین
ساتھ گلچین کے ہی صیاد چمن مین بیتاب

صدر مین کب دل روشن ہی غم شہ مین طپان
شمع ہی صورت پروانہ لگن مین بیتاب

بحر و بر مین ہی عیان فخر سلیمان کا الم
مچھلیان نہر مین بلبل ہین چمن مین بیتاب

دل پرداغ ہی کب سینہ زخمی مین مرے
صورت برق ہی طاوس چمن مین بیتاب

شاہ مضطر ہین ادھر دیدکو زیر خنجر
ہی ادھر فاطمہ بیمار وطن مین بیتاب

ہونٹھ ہونٹھونکو چباتا پھرتا ہی میان لشکر
بحر ہی کیا عشق شہنشاہ زمن مین بیتاب

جوش پر تشنہ لبونکا ہی جو دریا ہی عطش
مثل ماہی ہی زبان سبکی دہن مین بیتاب

کیا گذرتی ہی دم ذبح شہ عالم پر
روح جبتی کہ نبی کی ہی کفن مین بیتاب

تیر کھا کر جو تڑپتا ہی عطش سے دو شیر
مچھلیان خلد کی ہین نہر لبن مین بیتاب

اشعار		سلام
۲۵	شوق دیدار لحد تک مجھے لے آیا ہے یا علی آپ کے فاخر ہے کفن میں بیتاب	۱۰

ردیف تائے مثناۃ فوقانی

بہر جہاد شیر جو آیا لب فرات
منہ سر کا اپنے تیغ سے پھیرا لب فرات

اک شور تھا کہ لاشہ عباس کے لیے
آتا ہے مصطفیٰ کا نواسا لب فرات

سقائے اہلبیت کی جرات ہو کیا بیان
لاکھوں سے لڑ کے مر گیا تنہا لب فرات

کہتے ہیں جبکہ ہاتھ جدا تن سے ہو گئے
عباس کا علم ہوا ٹھنڈا لب فرات

بولا عمر پکار کے سبط حسین سے
عباس قتل ہو گیا پیاسا لب فرات

فرمایا شہ نے خاک ہو پانی کی تجھکو چاہ
پیاسے جوان مر گئے کیا کیا لب فرات

خیرہ نگاہیں مردم آبی کی ہو گئیں
تیغہ نشان شہ کا جو چمکا لب فرات

فوجوں کا ذکر کیا ہے کہ موجیں پلٹ گئیں
منہ پہ نہ کوئی شیر کے آیا لب فرات

عاشور کو حرارت خورشید یہ بڑھی | اک اک حباب ہو گیا چھالا لب فرات

عین حباب ہو گئی عباسؑ کو حیات | آنکھوں میں دم سمٹ کے جو آیا لب فرات

دل ڈر سے چاک پنجۂ مرجان کا ہو گیا | عباس نے علم کو جو گاڑا لب فرات

دل تشنہ دیوں کی ہو گئے پانی سپاہ میں | شیر خدا کا شیر جو گونجا لب فرات

الیاس بھولے کوثر و طوبیٰ بہم ہوئے | عکس نشان سبز جو چمکا لب فرات

یوں رن پڑا تھا گھاٹ پہ سقائے شاہ سے | لہرا رہا تھا خون کا دریا لب فرات

اک ذوالفقار شاہ سے دو چار تھا سلک | آفت تھی رن میں حشر تھا برپا لب فرات

آتش زنی خیمہ سے کیوں نہ ہو قریب | عکس شفق حباب تک آیا لب فرات

عباس شہ سے کہتے اٹھے رستے کی ہے یہ جا | دل چھپ گیا ہے دیکھ سبزہ لب فرات

کیا آبدار تیغ علمدار شاہ تھی | ڈوبا سپاہ شام کا بیڑا لب فرات

چمکی مثال برق علمدار کی حسام | بادل جو فوج شام کا چھایا لب فرات

عباس کے جو دوش پہ احمد کا ہو علم
گر جا ہی کیون نہ دین کا جھنڈا لب فرات

کچھ فکر مین کھڑے ہین جو عباس گھاٹ پر
موجین بھی کھا رہی ہین تماشا لب فرات

بسمل جو مثل ماہی بے آب ہین طپان
عباس دیکھتے ہین تماشا لب فرات

عباس آب لیکے جو آتے خیام مین
لاشہ نہ مثل موج تڑپتا لب فرات

چھپتے ہین تیغ کھینچکے اس فکر مین حسین
پامال ہو نہ شیر کا لاشا لب فرات

سلام ۱۱	دریاے اشک دیدۂ فاخر سے بہگئے عباس کا خیال جو آیا لب فرات	اشعار ۱۶

خوب ڈھونڈا نہ کوئی پایا دوست
ایک خالق ہی بس ہمارا دوست

ہی ترائی تو شیر کا مسکن
کیون نہ عباس کو ہو دریا دوست

حسن وہ ہی کہ خود اسی ہی پسند
کیون نہ یوسف کی ہو زلیخا دوست

چومتے کیون نہ پاے عابد کو
تھے کف پا کے خار صحرا دوست

چشم تر کو نہ کیوں عزیز رکھوں ہوں میں بحر جہاں میں دریا دوست

اپنے مطلب کے سب ہیں عالم میں کب کسی کے ہیں اہل دنیا دوست

لشکر کین میں سب تھے دشمن جان ایک حُر تھا شہ ہدا کا دوست

عشق شہ میں ہی بادیہ گردی مثل مجنوں ہوا ہوں صحرا دوست

گئی احمد جو عرش پر غُل تھا دوست کے پاس آج آیا دوست

شاہ کہتے تھے جب شہید ہوا چھٹ گیا ہمسے کیا ہمارا دوست

شاہ کہتے تھے ذکر دشمن کیا مجھسے کرنے لگے کنارا دوست

شاہ کہتے تھے تھوڑے عرصہ میں کوئی باقی رہا نہ میرا دوست

کون لیتا ہے بعد مرگ خبر فاتحہ کو نہ کوئی آیا دوست

روح ہوتی ہے کب بدن سے جدا مجھسے چھٹتا ہے مدتوں کا دوست

ہمنے دنیا میں سب کو دیکھ لیا کوئی ہوتا نہیں کسی کا دوست

سلام ۱۳	سبکو مرنا ہی ایک دن فاخر دیکھ اُٹھے جہان سی کیا کیا دوست	اشعار ۱۶
	ردیف ثاے مثلثہ	

شاہ کہتے تھی کہ ہی ضعف بصر کیا باعث
نہین آتا میرے آنکھون سی نظر کیا باعث

دل جلاتی نہین داغونکی شرر کیا باعث
آگ بھی میرا جلاتی نہین گھر کیا باعث

شاہ کہتے تھے اگر اکبر و اصغر کی ہی جیس
دل کے ہمراہ تڑپتا ہی جگر کیا باعث

جرأت و شوق شہادت تھا نہ گر حضرتکو
جنگ مین منھ پہ نلاتے تھے سپر کیا باعث

فاطمہ کہتی تھی وعدہ تو کیا تھا لیکن
آئی بھیا میرے لینے کو نہ گھر کیا باعث

آہ بھی مین نے تو کھینچی نہین سوز غم مین
شعلہ داغ سی اُڑتے ہین شرر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ بھائی نہ ابھی تک آئے
نہین ہوتا میری آہ مین اثر کیا باعث

ہان یہ کہتی تھی گیا کیا علی اکبر ان کو
مجھ سی آیا بھی نہ ملنے کو پسر کیا باعث

بولے حیدر کہ بڑا تو تو جری تھا قنبر
آج اٹھتی نہیں چہرہ سے سپر کیا باعث

شاہ فرماتے تھے عباس تو زندہ ہیں ابھی
بڑھتا جاتا ہے مرا درد جگر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ مدت ہوئی حضرت کو گئے
آج تک آئی نہ بابا کی خبر کیا باعث

بولی بانو یہ ذرا دیکھ تو جا کر فضہ
اب تلک آیا نہ مرا ان سے پسر کیا باعث

بولی بیمار کہ ہو خیر سبھوں کی یا رب
بڑھ گیا آج مرا درد جگر کیا باعث

ستانا اللہ کو منظور جو رنج شبیر
دو کیا پیچ سے پھر [illegible] لے گھر کیا باعث

بولی بانو سے یہ زینب مرا دل ہلتا ہے
شاہ نے میدان میں کی تیغ دو سر کیا باعث

آتے جاتے ہیں یہاں لوگ وہاں کو اکثر
پر [illegible] ملک عدم کی نہ خبر کیا باعث

فرقت اکبر و اصغر میں یہ بانو نے کہا
آج کچھ [illegible] شمس و قمر کیا باعث

پیشگی باعث اشتاد جو دنیا میں نہیں
[illegible] کیا باعث

عیش و راحت نہیں گر ایک دم [illegible]

سلام ۱۳	آتی ہی دہر مین رو تی بیشکر کیا باعث	اشعار ۲۳

ردیف جیم

زور بر نیمہ ہی جو شکر غدار کا مزاج
پیشہ ہم ابن حیدر کرار کا مزاج

دی موت نے صدا کہ سر کجا و سکشہ
بگڑا ہوا ہی سید ابرار کا مزاج

کہتے تھے شاہ بھائی کو میری ہی دستیاب
حیدر کی شان جعفر طیار کا مزاج

تھا شور فوج شام مین ہشیار گھات سی
برہم ہی بہر آب علمدار کا مزاج

گرما کے شہ نے باگ جو لی ہی سمند کی
بگڑا ہوا ہی جنگ مین رہوار کا مزاج

اک دم مین نار ریگ نے تن کو جلا دیا
کیا آگ تھا حسین کے تلوار کا مزاج

کھینچے جو اپنے ہاتھ سی دست خدا کا لال
کیونکر نہ پھیر ہو چہ خم تلوار کا مزاج

اکبر سے جو نسبی ہو بڑھکر کیون شہ کو ہون عزیز
شکل نبی ہی حیدر کرار کا مزاج

کہتی تھی شاہ کیون نہ بگڑ جائی وقت جنگ
نازک کہیں ہی تیغ سے رہوار کا مزاج

جاتی جو آسمان پہ اُڑ کر قدم کی گرد
کیونکر نہ پھر ہو عرش پہ رہوار کا مزاج

باعث یہی تھا کر نہ سکے باپ کی مدد
ناساز تھا جو عابد بیمار کا مزاج

چشمانِ نورِ عین علی سے جو دی مثال
ملتا نہیں ہے نرگس بیمار کا مزاج

لب سے سوا ہے چشم شہ دین کی نازکی
لو بڑھ گیا مسیح سے بیمار کا مزاج

لب چشم دُر فشاں سے ہوئی اسکو ہمسری
کیوں ہے ہوا پہ ابر گہر بار کا مزاج

اک حُر تھا اپنی ذات سے بس شہ کا دوستدار
لشکر کے برخلاف تھا سردار کا مزاج

بو خلیل آگ سے نکلے جو تندرست
پانی سے سرد تر ہے کہیں نار کا مزاج

پہنچے ہیں جب کہ حضرتِ سجاد کے قدم
لیتا ہے نوک جھوک کی ہر خار کا مزاج

بیٹھے سنبھل کے زین پہ جب شاہ وقت جنگ
برہم کچھ اور ہو گیا رہوار کا مزاج

کیوں فصل گل میں خار نہ لیں گلسے نوک کی
اک رنگ پر ہے مفلس و زردار کا مزاج

کیا آب تھی کہ لگتے ہی اوتر کر جلا دیا
پانی سے آگ ہو گیا تلوار کا مزاج

پاس ادب تھا شاہ کا جبتک کمر مین تھی | کھنچتے ہی اور ہو گیا تلوار کا مزاج
علی ہی چشم شہ کی لہو سے جو منزلت | ملتا نہین مسیح سے بیمار کا مزاج

اشعار ۲۳ — **فاخر** ہر ایک دہر سے جاتا ہی خالی ہاتھ / کیون ہو نہ ایک مفلس و زردار کا مزاج — سلام ۱۴

ردیف حاے مہملہ

کیونکر نہ بھاگی فوج گنہگار کی طرح | حضرت لڑین جو حیدر کرار کیطرح
نالے کرون جو بلبل گلزار کی طرح | کیونکر نہ دل دو نیم ہو منقار کیطرح
بوسہ لیا جو تیر نے حلق صغیر کا | منھ رہ گیا کھلا ہوا سوفار کیطرح
بادل سیاہ شام کے آئے جو جھوم کے | چمکی حسام برق شرربار کیطرح
مردم کو کیون نہ خوف ہو فوج یزید مین | ابرو ہی شہ مین کاٹ ہی تلوار کیطرح
چمکی ادھر صفون پہ کبھی اور کبھی ادھر | چل پھر ہی تیغ شاہ مین رہوار کیطرح

کیونکر نہ اشک رشک در بے بہا بنے | برسے جو چشم ابر گہر بار کیطرح

کشتی تن کی خیر ہو طوفان چشم سے | آیا ہے جوش قلزم زخار کیطرح

شہ بولے کیوں نہ غیرت مسطر ہو زمین | پھرتا ہے دشت میں پرکار کیطرح

فیض ثنائے سرور ریاض قبول سے | ہوں نغمہ سنج بلبل گلزار کیطرح

دست حسین ہم کے حر نے بصد ادب | سر رکھدیا قدم پہ گنہگار کی طرح

پھرتی ہے سب بسر و شہ احاطہ کیے ہوئے | گردش ہے ذوالفقار کو پرکار کیطرح

رہتے ہیں شعر دائرہ بحر میں جو سب | گردش قلم کو ہے مری پرکار کیطرح

نقطہ سمٹ کی تنگی ہے سب پہ شام | پھرتا ہے ذو الجناح جو پرکار کیطرح

لکھوں جو میں روانی تیغ امام دیں | گردش ہو دائرہ کو بھی پرکار کیطرح

سرکا نہ ایک گام بھی اپنی جگہ سے میں | کھنچا نہ توان کو پاؤں نے پرکار کیطرح

مژگان شہ کی یاد میں کیونکر نہ قلب میں | چبھتا ہے دلمیں نیش الم خار کیطرح

کیا بچتی رن مین مرگ مفاجات سے لعین — گرتے ہی تیغ برق شرر بار کی طرح

فرما دشمنو رن مین شبیہ رسول کی — چھٹی حسین حیدر کرار کی طرح

کھینچے جو تیر سینۂ اقدس سے شاہ نے — سینہ زخم کا کھلا رہا سوفار کی طرح

ناگفتہ بہ عمر نے کہا کچھ جو شاہ سے — عباس جھپٹے حیدر کرار کی طرح

صدمون سے پیر ہوگئے اک دوپہر مین شاہ — غم نے گھلایا آپ کو آزار کی طرح

اشعار ۱۵	فاخر محو ولائے علی سے جو مست ہے بیہوش کب وہ ہوتا ہے میخوار کی طرح	سلام ۱۵

دیکھوں جمال مہدی دین کا کس طرح — اٹھے کہین غیاب کا پردا کسی طرح

دیکھیں نہین لمعہ مین رخ مولا کس طرح — دکھلائے شام نور کا تڑکا کسی طرح

خجالت ہوئی یہ چہرۂ پر نور شاہ سے — رخ مہر نے ادھر کو نہ پھیرا کسی طرح

ہوگا کبھی نہ حضرت عباس سا جری — مرنے پہ بھی نہ نہر کو چھوڑا کسی طرح

مقتل میں شہ یہ کہتے تھے اے خالق جہاں
ملجا ہے بھائی کا مجھے لاشا کسی طرح

ہو دیکھیں کسطرح رخِ شہ بے مثال دوں
پھر فلک دکھائے تو چہرہ کسی طرح

سیلاب اشک کیا غم شبیر میں تھمے
رکتا نہیں ہے باڑھ پہ دریا کسی طرح

اک شور تھا کہ جان لڑا دو لڑائی میں
عباس لینے پائے نہ دریا کسی طرح

اللہ رے صبر پیاس میں انصار شاہ کا
دریا کو آنکھ اٹھا کے نہ دیکھا کسی طرح

بی آپ بے حسینؑ پہ اتنا فزو دوں میں
اشکوں سے تر ہو دامن صحرا کسی طرح

کیا کیا ہوا نہ خاک اڑائی نہ دشت میں
لیکن نہ ذوالجناح کو پایا کسی طرح

اکبر چلے جو رن کو تو زینب نے یہ کہا
بیٹا دکھا دے پھر مجھے چہرہ کسیطرح

کہتا تھا ذوالجناح جہانمیں وہ ہوں بپا
دیکھا نہ جسکا جن نے بھی سایا کسی طرح

دکھلا دوں میں جو بزم کو رنگینی کلام
گویا نہ پھر ہو بلبل شیدا کسی طرح

فاخر وہ ناتواں ہوں غم شہ میں گر کے ہیں

سلام ۱۶	اٹھانہ مثل نقش کف پا کسی طرح	اشعار ۱۵

حافظ ہو گر علی سا مسیحا کسی طرح
ٹوٹے کبھی نفس کا نہ رشتہ کسی طرح

سنتی اگر فصاحت مولا کسی طرح
ہوتے کبھی کلیم نہ گویا کسی طرح

کیونکر سکون ہو پیاس میں اطفال شاہ کو
دیکھا نہ دو دن سے کبھی تو دریا کسی طرح

عباسؑ کہتے تھے مجھے ہاتھوں کا غم نہیں
مشکیزہ دیتا نہ ظالم لب دریا کسی طرح

وہ ناتوان ہوں ماتم سجاد زار میں
آنسو کا تار جس سے نہ ٹوٹا کسی طرح

کہتی تھی شہ رولاؤ نہ اتنا حسینؑ کو
سمجھو تو قدر باپ کی بیٹا کسی طرح

دو ٹکڑے صاف ہوں سپر ماہ کی ابھی
پڑ جائے تیغ شہ کا جو سایا کسی طرح

عباسؑ کو خدا نے بنایا تھا وہ اسد
ضیغم بھی جسکے آگے نہ ٹھہرا کسی طرح

دوزخ سے عاصیوں کو نہ ملتی اگر نجات
خیمہ امام دین کا نہ جلتا کسی طرح

باندھی نہ جاتی نیزے سے گیسوے شہ اگر
سینے میں دم مرا نہ الجھتا کسی طرح

ہاتھون سے دلکو تھامے نہ کیونکر بہن حسینؑ
رکتا نہین ہے گود کا پالا کسی طرح

گر غم حسینؑ سے آنسو نہ کچھ تھمو
سدّی سے بھی رکا نہ یہ دریا کسیطرح

قاسم سے کچھ کہا تو کبرانے شرم سے
دامن مگر نہ ہاتھ سے چھوڑا کسی طرح

سجاد راہ حق مین یہ پابند درد تھے
کھینچا نہ جھک کے پانون سے کانٹا کسیطرح

اشعار ۳۴

فاخر غم حسین مین ایسا ضعیف ہون
مانند اشک گر کے نہ اٹھا کسی طرح

سلام ۱۷

ردیف خاے معجمہ

عابد کے خون پاسے ہے سب سبزہ زار سرخ
ہے فرق خون مین زمرد نگار سرخ

ہے چھوٹ سے چھپا نگانہ کیون سبزہ زار سرخ
جب سیل خون ہے قصر شہ ذیوقار سرخ

اسطرح سے مرا ہے دل زخمدار سرخ
جسطرح سے بہار مین ہو لالہ زار سرخ

کب لخت دل سے ہے مژہ اشکبار سرخ
ہے گل کے جوش رنگ سے ایک ایک خار سرخ

اعدا کا خون پی کے نکھرتی ہو دمبدم — مثل عروس کشتن ہے ذوالفقار سرخ

روتا ہون خون آنکھون سے کب یادشاہ مین — گرتے ہین لو صدف سے در شاہوار سرخ

دل خون ہو یاد گیسوے مشکین شاہ مین — آنسو بہا رہا ہو غزال تتار سرخ

قبر حسن پہ خون جو روتی ہین شاہ دین — ہو ہو گئی ہو لوح زمرد نگار سرخ

روتی ہین گیسوے شہ والا کی یاد مین — آنکھین ہین لال یا ہین غزال تتار سرخ

رویا جو خون بعد قضا یادشاہ دین — کب ہو گیا کفن میرا زیب مزار سرخ

آنکھین ہین دونون لہو ہی رونے سے خون لال — جیسے کوئی ہو آہوے مشک تتار سرخ

چھینٹا لہو جو اصغر نادان کا شاہ نے — مثل زمین ہوا افلاک زرنگار سرخ

خونناب دل مین گرتے ہین آنکھون سے لخت دل — اولون کے ساتھ پڑتی ہو دیکھو بہار سرخ

ڈھالین سیاہ کار رونگی خون مین ہوئین لال — زنگی بچارے ہو گیا لو زنگبار سرخ

گرمی مین دوپہر کی جو لاکھون سے ہی دغا — ہو دھوپ سے رخ شہ عالی وقار سرخ

ناوک جگر کو زور سے کھینچے ہیں اس طرح
ہے خون سے قبائے شہ ذی وقار سرخ

اس دم یقین قتل شہ کربلا ہوا
شیشے ہیں فاطمہ نے جو دیکھا غبار سرخ

تقلید اسکی کی ہیں شہیدوں کی حال کی
ہے شکل زخم چہرۂ شمع مزار سرخ

اک یہ بھی تھی علامت قتل امام ہیں
اٹھا جو کربلا کو زمین سے غبار سرخ

اشعار ۱۷

فاخر غم حسین میں دل ہو جو پاش پاش
سینہ نہ کیوں ہو پھر صفت لالہ زار سرخ

سلام ۱۸

ردیف دال مہملہ

نہ کس طرح کرے دل پھر حفظ جان فریاد
کہ ال کی لیے کرتے ہیں پاسبان فریاد

فلک پہ جا کے گئے تا بہ لامکان فریاد
پہنچ گئی مری دیکھو کہاں کہاں فریاد

عدم ملک ہیں باغ جنان میں قدسیں
غم حسین میں کی ہے کہاں کہاں فریاد

صدا یہ راہ میں آتی ہے یاس عابد سے
ہمارے حال پہ کرتی ہیں بیڑیاں فریاد

نشانہ تیر کا کوئی جو بیٹھا ہو جا بے — نہ کسطرح کرے چلا کے پھر کمان فریاد

میان سینہ پہ داغ یون ہوئے نالان — کہ جیسے باغ مین کرتے ہین باغبان فریاد

عطش سے صورت سیماب ہون طپان جو صغیر — تڑپ تڑپ کے کرین کیون نہ بے زبان فریاد

مہار اونٹ کی کھینچین جو سید سجاد — چٹک چٹک کے کرین کیون نہ انگلیان فریاد

سبھونکو گریہ یعقوب کا گمان ہوتا — غم پسر مین جو کرتے شہ زمان فریاد

قوی بھی سن نہین سکتے ہین نالہ سجاد — کچھ ایسے درد سے کرتا ہے ناتوان فریاد

کہا حسین نے یاد آئیگی جو حشر مین پیاس — کرینگے حق سے زبان لب و دہان فریاد

طپان جو ہین مین شہ مثل ماہی بے آب — تڑپ تڑپ کے کرین کیون نہ مچھلیان فریاد

وہ ناتوان ہون کہ آئے نہ تا بہ گوش صدا — کبھی کرون بھی اگر بہر امتحان فریاد

سکینہ کہتی تھی زندان مین ہو کہان بابا — نگاہبان مجھے دیتے ہین گھڑکیان فریاد

اٹھائے دلیہ جوانون کے داغ پیری مین — مگر حسین کے آئی نہ تا زبان فریاد

لگایا حلق پہ وہ حرملہ نے تیر ستم | تڑپ کے کرنے لگا جس سے بےزبان فریاد

اشعار ۱۷

غم حسین سے دنیا مین آج تک فاخر
زبان موج سے کرتی ہین مچھلیان فریاد

سلام ۱۹

غلط ہو آئی تھی کب شہ کے تا زبان فریاد | بھلا حسین سا صابر کہان کہان فریاد

نہ ہر قدم پہ کرون کیون مین نیمجان فریاد | کہ اٹھتے بیٹھتے کرتے ہین ناتوان فریاد

خیال گیسوی اکبر مین دل تھی نالان | کہ جیسے رات کو کرتے ہین پاسبان فریاد

کہا یہ شاہ نے بھائی کے ہاتھ جب ہوئے قلم | کرین نہ کیون میری بازو کی مچھلیان فریاد

جو دیکھے اصغر ابرو کمان کی بیتابی | کڑک کڑک کے کرے کیون نہ ہر کمان فریاد

لحد مین عالم رویا مین دل ہوا نالان | اندھیری رات مین کی ہے کہان کہان فریاد

غضب مین تو دل کی شمشیر جب بھی شبیر | صفون مین غل ہوا یا شاہ دو جہان فریاد

ابھی تلک ہی یہ تاثیر غربت سجاد | کہ بانگ ناگ سے کرتا ہی کاروان فریاد

نہ سنتا ایک بھی آواز استغاثہ کی
حسین کرتے نہ گر بہر امتحان فریاد

نجانے راہ مین عابد پہ کیا گذرتی ہی
ہر اک قدم پہ جو کرتی ہین بیڑیان فریاد

ازل سی روح نبی نو مصیبت شہ مین
جو بیزبان کبھی نالے تو بیدہان فریاد

خیال آتا ہی جب کاروان عابد کا
جرس کیطرح سی کرتا ہی دل نشان فریاد

بڑھا ہی راہ مین یہ ضعف عابد بیمار
کہ دل سے آ نہین سکتی ہی تا زبان فریاد

کشان کشان جو لیے جاتی ہین اسیرونکو
حسین سی کرتی ہین بی بیان فریاد

چلا ہی قافلہ رو خونکا سوے ملک عدم
جرس کیطرح سی کرتی ہین ہچکیان فریاد

صدا یہ رعد سی آتی ہی کب جہنے مین
غم حسین مین کرتا ہی آسمان فریاد

اشعار ۱۷	دم فشار ہی فاخر یہ یا علی ولی مدد کو آئے کرتے ہین استخوان فریاد	سلام ۳۰

ردیف ذال معجمہ

سنو قلم سے اگر حال بے زبان کاغذ — تو سینہ میں ابھی کرنے لگے فغان کاغذ

سنے جو حال غم شاہ دو جہان کاغذ — کہ ہے زبان قلم سے نہ کیون فغان کاغذ

لکھون جو حدت خورشید روز عاشورہ — مثال سنگ ابھی ہو شرر فشان کاغذ

دم اخیر جو آیا ہے قاصد صغرا — نہ روئین دیکھ کے کیونکر شہ زمان کاغذ

رقم کرون میں جو احوال بخشش حیدر — تو فیض جود سے ہو جائے زر فشان کاغذ

گل ریاض نبی کی لکھون جو رنگینی — ہر ایک سطر سے نکہت جنان کاغذ

رقم کرون جو دل بیقرار شاہ کا حال — مثال نے کرے نالہ و فغان کاغذ

جو فصل گل میں لکھون تیغ شاہ کا جوہر — تو مثل غنچہ نہ کیونکر ہو زر فشان کاغذ

تمام صفحہ جو مسطر کشیدہ ہو اسکا — ہر ایک سطر سے ہو مانند کہکشان کاغذ

لکھو جو خال و جبین مہ علی کی ثنا — ستارے ہون نقطے تو آسمان کاغذ

لکھون جو حال میں زردی جسم عابد کا — تو صاف صاف دے خوشبوی زعفران کاغذ

لکھون جو اسپہ مین حرفِ اسیریِ عابد
تو پھینکو کیون نہ دو اثر کی بیڑیان کاغذ

شبیہ اصغرِ مہرو اگر قلم کھینچے
تو ٹکڑے ٹکڑے ہو سب صورت کتان کاغذ

رقم ہو شمہ اگر سوزشِ تپِ سجاد
تو دم مین جل کے کرے نالہ و فغان کاغذ

لکھون جو قافلۂ اہلبیت کی روداد
فغان کرے صفتِ زنگِ کاروان کاغذ

مثال بید لرزتے ہین ہاتھ صغرا کے
پئے حسین جو لکھتی ہے ناتوان کاغذ

اشعار ۲۵	مثال دون ورق آفتاب سے فاخر جو دستیاب کہین سے ہو زرفشان کاغذ	سلام ۲۱

ردیف رائے مہملہ

نہ فتحیاب ہوئی پر وہ فوج سرور پہ
ہزارون حملے کیے لاکھون نے بہتر پہ

کئی ہین قتل جو ہو کے پیاسے کوثر پہ
تو دوڑ دوڑ کے گرتی ہین وہین ساغر پہ

خیالِ تشنگیِ شاہ دین جب گذرا
غش آیا ساقیِ کوثر کو حوضِ کوثر پہ

کہا مریض نے یارب دیا تو ہی خط شوق — نہ آفت آئے کہین راہ مین کبوتر پر

چلا ہی کب یہ خط شوق فاطمہ لیکر — رکھا ہی تاج سلیمان سر کبوتر پر

چلا جو فخر سلیمان کے پاس خط لیکر — گمان بال ہما ہی پر کبوتر پر

جو دیکھا فخر سلیمان کو خون مین غلطان — چلی الم کی چھری گردن کبوتر پر

کہا یہ دیکھ کے صغرا نے خیر ہو یارب — پڑا ہی خون یہ کسکا پر کبوتر پر

بھلا جہان مین گوہر کی آبرو کیا ہو — کہ فوق [?] رکھتا ہی آنسو مرا [?] ہر اختر پر

یہ قتل شوق ہی انصار شاہ والا کو — کہ دوڑ دوڑ کے رکھتے ہین حلق خنجر پر

اوڑا کے آئے فرس مین جب [?] شبیہ نبی — ہوا براق کا دھوکا عقاب اکبر پر

جو پھر کی قید سے سجاد آئے مقتل مین — چڑھائی اشکونکی چادر مزار سرور پر

شہید ہوتے نہ کیونکر خوشی سے مقتل مین — کہ مہر آپنی خود کی تھی اپنے محضر پر

ہدف کیا یوہین سینے مین دل شہ دین کا — کہ جیسے تیر لگائے تھے نعش شبر پر

لہو کو پونچھ کے تلوار میان میں رکھی — نگاہ کی جو دم عصر شہ نے محضر پہ

یہ قلب پھنکتا تھا پیاسوں کا تشنہ کامی سے — کہ حلق دوڑ کے رکھتی تھی آب خنجر پہ

جب آئی کان میں آواز استغاثۂ شاہ — تو اٹھ کے گر پڑے سجاد زار بستر پہ

کہا حسین نے اے شمر روک لے خنجر — گلا جناب نبی نے رکھا ہی خنجر پہ

ادب سے جھک گیے جو جو بشر تھے فوجوں میں — گمان ختم رسل کا ہوا جب اکبر پہ

گریں زمیں پہ پشت فرس سے کیوں نہ حسین — ہزاروں تیر جو پڑ جائیں جسم لاغر پہ

شکستہ جسم گریں تشنہ کام صورت خنجر — گمان آب بقا ہو جب آب خنجر پہ

پچک گیا جسم ہے صدموں سے شاہ کا لاغر — کہ خوں کا ایک بھی دھبا لگا نہ خنجر پہ

پسینہ آ گیا ماتھے پہ ڈھل گیا منکا — لگا خدنگ جو آ کر گلوئے اصغر پہ

بڑی تلاش میں پایا ہی ریگ پر جو نشان — گرے ہیں دوڑ کے شبیر لاش اکبر پہ

سلام ۲۲	صدائے گریہ زہرا سنی ہے اے فاخر	اشعار ۱۴

پڑھا ہی یہ شعر شہ جو مین نے ممبر پر

دکھلا دی کلک درد کی تصویر کھینچکر	زخمون سی شہ نکالتی ہین تیر کھینچکر
ہمت بڑھی یہ شاہ کی شمشیر کھینچکر	اک آہ کی نہ زخم سے سو تیر کھینچکر
سینے سے پھینکا شہ نے وہان تیر کھینچکر	یان آہ دل سی رہگئی شمشیر کھینچکر
اللہ رے صبر شاہ کا شمشیر کھینچکر	قاتل کو زخم تن سے دیے تیر کھینچکر
دو چار تیر آگئے جب قریب شاہ	عباس اٹھ کھڑے ہوئے شمشیر کھینچکر
میدان سے بھاگتی ہے جدھر شام کی سپاہ	لاتی ہے منہ پہ تیغ کی تقدیر کھینچکر
پہونچے ارم مین گلشن ہستی کو چھوڑکر	اک آہ سرد ضعف سے شبیر کھینچکر
زینب کے لاڈلون کو نہ ملتی جنان ہی جنگ	رکھ لیتے گر گلے پہ نہ شمشیر کھینچکر
عباس کے مزار کا آتا ہی جب خیال	روتے ہین خط زمین پہ شبیر کھینچکر
کوئی مٹا سکا خط پیشانی آج تک	لکھا غضب ہے کاتب تقدیر کھینچکر

دسن ہیں اور تن پہ شہ دین کے پڑ گئے
دو چار پھینکے زخم سے گر تیر کھینچکر

مانی بھی مثل خامہ ہو عالم مین رو سیاہ
دکھلا دون جنگ شہ کی جو تصویر کھینچکر

کسطرح قطع اس سے ہو راہ دراز شام
رکھتا ہو ہر قدم پہ جو زنجیر کھینچکر

اکبر کی لاش آئی تو غش کھا کے گر پڑی
اک آہ سرد زینب دلگیر کھینچکر

کیون متصل رجز پڑھین جنگ مین حسین
کرتی بھی ہو زبان کہین شمشیر کھینچکر

عباس سی ملول ہوئے فوج کی جوان
بچے جو آئے جنگ کو شمشیر کھینچکر

سلام ۲۳	فاخر تمام ہو گئے زینب کے سامنے پانون زمین پہ اکبر دلگیر کھینچکر	اشعار ۱۰

ردیف زای معجمہ

خدا کو ہین جیسے پیمبر عزیز
نبی کو ہین اوسطرح حیدر عزیز

کہا شہ نے یہ ہین شبیہ نبی
مجھے کیون نہ دل سے ہون اکبر عزیز

عطا اک سے دختر ہوئی اک سے تیغ
خدا و نبی کو ہین حیدر عزیز

قدمبوسی شاہ ہو گی نصیب
مجھے کیون نہ ہو روز محشر عزیز

نبی شہر یثرب جو بازار مصر
تو کیون مثل یوسف ہو اکبر عزیز

نہ کیون خال ابروے شہ ہون پسند
کہ ہوتا ہی خنجر کا جوہر عزیز

یون آنکھونکو میرے ہین آنسو پسند
صدف کو ہون جس طرح گوہر عزیز

کیا عہد طفلی سے مرنا قبول
نہ کیون حلق شہ کو خنجر عزیز

سر شاہ نیزے پہ پایا دا آگیا
نہ کیونکر ہو خورشید محشر عزیز

سلام ۲۴	عزادار و غمخوار شبیر ہے رکھے کیون نہ فاخر کو حیدر عزیز	اشعار ۲۰

کیا سنتی حرم عابد دلگیر کی آواز
جاتی تھی فلک تک غل و زنجیر کی آواز

دی نیزۂ خامہ جو پہ تیر کی آواز
آئی دل حاسد سے بھی نخچیر کی آواز

شبیر تڑپ جاتے تھے مقتل مین فہم — آجاتی تھی جب نالۂ ہمشیر کی آواز

نالان ہے ابھی تک یہ اسیری پہ بیکسی — آتی ہے جو ہر گام پہ زنجیر کی آواز

عباس یہ ہر وار پہ کہتے تھے دم جنگ — کانون کو بھلی لگتی ہے شمشیر کی آواز

سمجھے یہ کہ مرحب کو کیا قتل علی نے — جسوقت نبی نے سنی تکبیر کی آواز

ہو جاتا تھا دھوکا انھین ہر آن صدا کا — جب سنتے تھے شہ زینب دلگیر کی آواز

جب مچکا ہوا گردن اصغر کا تصور — آنے لگی کانون مین پر تیر کی آواز

رونے لگے منہ پھیر کے فوجون مین ستمگر — جسوقت سنی نالۂ شبیر کی آواز

غربت مین جو مونس تھا سجاد کا کوئی — بہلاتی تھی دل آ کے زنجیر کی آواز

سینون مین جگر کانپ گئے اہل جفا کے — غصہ مین سنی جب شہ دلگیر کی آواز

اتنے مین گلا کٹ گیا سید کا بدن سے — نکلی تھی نہ منہ سے ابھی تکبیر کی آواز

دنیا مین نہ پابند محن ہو کوئی ایسا — تھی پانون مین عابد کے یہ زنجیر کی آواز

ہر گام پہ عابد کے لیے کرتے تھے نالے
دل سبکے ہلا دیتی تھی زنجیر کی آواز

سونے میں جو عابد کو ہلا دیتے تھے اعدا
غُل کرکے جگا دیتی تھی زنجیر کی آواز

چلتی تھی جو میدان میں شیا شب شبیہ دفعتہً
گردون سے گذر جاتی تھی شمشیر کی آواز

غصے میں جو للکارتی تھی مثل یداللہ
چھا جاتی تھی دو لاکھ پہ شبیر کی آواز

یہ ضعف تھا کانون تلک آئی نہ ہنسیے
نکلی بھی اگر عابد دلگیر کی آواز

کہتے ہیں جدا ہو گیا جب سر شہ دین کا
آتی تھی کٹے حلق سے تکبیر کی آواز

اشعار ۲۵	فاخر یہی محشر میں کہونگا میں خدا سے یارب تو سُنا دے مجھے شبیر کی آواز	سلام ۲۵

ردیف سین مہملہ

عباس کب ہیں اگر گلگون قبا کے پاس
گویا علی کھڑے ہیں رسول خدا کے پاس

ہمسری اپنی کرتے ہیں سب انتہا کی پاس
کیونکر نہو مسیح کو خاک شفا کی پاس

نیزے پہ سر ہیں یوں سر شاہ ہدا کے پاس — کوکب ہوں جیسے چرخ پہ بدر الدجا کے پاس

سب کچھ ہے رطب و یابس عالم خدا کے پاس — ہاں عاجزی و عجز نہیں کبریا کے پاس

توصیف اس سے بڑھ کے ہو کیا ذوالفقار کی — برسوں رہی جناب شہ لافتا کے پاس

دل میں جگر دو سوز غم و اشک و آہ ہیں — ہمکو ہیں خاک و آتش و آب و ہوا کے پاس

ماں نے جو پوچھا حال پسر شہ نے یہ کہا — اکبر گئے جناب رسول خدا کے پاس

بے آب تین دن سے جو تھی فرط تشنگی — مشکیزہ لے کے آئی سکینہ چچا کے پاس

عباس جب گرے تو یہ شبیر نے کہا — پہنچا دو ہاتھ تھام کے بیٹا چچا کے پاس

لخت جگر کہاں ہیں مژہ پر قریب اشک — ہیں لعل شب چراغ در بے بہا کے پاس

کہتے تھے شہ بس اکبر و عباس ہو گئے — قاسم بھی جا چکے حسن مجتبی کے پاس

کیا بزدلی تھی دور سے لڑتے تھے اہل شر — آیا نہ ایک بھی لاکھوں میں شاہ ہدا کے پاس

برباد کر دیا مری مشت غبار کو — جز خاک اڑانے کے ہے بھلا کیا ہوا کے پاس

عکس شہ پڑی ہی رخ زرد شہ پہ کیون — آتی ہی کاہ دوڑ کے خود کہربا کی پاس

فوراً خدا نے بچہ آہو عطا کیا — طفلی ہین روتے آئے جو شہ مصطفیٰ کی پاس

کہتا تھا حُر کرینگے نہ کیون عیب پوشیان — آیا ہون چھپ کے شبکو امامِ ہدا کی پاس

رونے کی بی بیون کی صدا آئی شش جہت — پہونچا جو کاروان حرم کربلا کی پاس

زینب یہ بولی آئیے یا مرتضیٰ علے — شمر آیا تیغ کھینچ کے شاہ ہدا کی پاس

فضہ پکاری خیر ہو رانڈونکی ای کریم — فوج آگئی ہی لوٹ کو دولتسرا کی پاس

گرتے ہین آ کے تیغ پہ انصار شاہ کب — جاتے ہین پیاسے دوڑ کی آب بقا کی پاس

میکال و جبرئیل و ملایک چلو ہین یاں — جاتے ہین کس شکوہ سے احمد خدا کی پاس

چھوڑا نہ ساتھ مر کے بھی انصار شاہ نے — قبرین ہین سبکی مرقد شاہ ہدا کے پاس

تھا شور کب شبیہ محمد کا کوچ ہے — دنیا سے پھر چلے ہین پیمبر خدا کی پاس

برپا ہی ماتم گرم ہی مر کے بھی دشت مین — لاشے پڑے ہین لاشۂ شاہ ہدا کی پاس

سلام ۴۶	فاخر کی التجا ہی خدائے کریم سے مدفن مرا ہو قبر شہ لافتا کے پاس	اشعار ۱۹

ردیف شین معجمہ

کعبہ کو یون ہی حیدر کرار کی تلاش
جیسے صدف کو ہو دُرِ شہوار کی تلاش

شبیر کو ہی عابد غمخوار کی تلاش
دو دیکھو ہی مسیح کو بیمار کی تلاش

بلبل کو یون ہی غنچہ زردار کی تلاش
مفلس کو جیسے ہو زر و دینار کی تلاش

ہو شہ کو کیون نہ شمر ستمگار کی تلاش
جیب حلق کو ہو خنجر خونخوار کی تلاش

چھپٹی ہین تیغ کھینچ کے کس لیے سبب حسین
سردار کو ہی لاش علمدار کی تلاش

پھرتا تھا کو بکو جو رسالہ لیے ہوئے
حُر جری کو تھی شہ ابرار کی تلاش

یون زخم تیغ و تیر کی تھی شہ کو آرزو
جیسے ہو عندلیب کو گلزار کی تلاش

باعث جو یہ ہو نشو و نما کا جہان مین
پھر کیون نہو مسیح کو بیمار کی تلاش

اکبر کی خط ... کو کیونکر رکھون نہ دوست | ہی زخم دلکو مرہم زنگار کی تلاش
خیمہ مین بعد شاہ جو آئی ہین لوٹ کو | ظالمونکو ہی زیور و دینار کی تلاش
ٹھنڈا کریگی دم مین انھین آب تیغ شاہ | ہونا ریونکو تیغ شرربار کی تلاش
پاتیگی گر دبھی نہ کبھی ذوالجناح کی | بیکار پھر ہوا کو ہی رہوار کی تلاش
عاشور کا جو وعدہ ہی آئیگا خلد مین | حورونکو ہی حسین کی انصار کی تلاش
جو بھاگا اسکو ڈھونڈھ کی لا کہنین کیا | اللہ ری تیغ سید ابرار کی تلاش
اسباب قید لیکی جو آئی ہین بعد شاہ | جلادونکو ہی عابد بیمار کی تلاش
پہونچی ہی تو ر تاک پر جبریل کا ٹکر | اللہ ری تیغ حیدر کرار کی تلاش
سب ڈھونڈھتی ہین نہین شبیہ نبی کو شاہ | ہی مرتضی کو احمد مختار کی تلاش
ابروئی شہ کا آ گیا رونا مین جب خیال | اٹھ اٹھ کی فرش خواب تلوار کی تلاش

دوزخ مین لیچلی ہین ملایک کشان کشان

اشعار ۷	فاخر نہ کیون ہو رحمت غفار کی تلاش	سلام ۲۷

ردیف صاد مہملہ

عترت ہی کو کیون نہ ہو شاہ ہدا کی حرص
ہوتی ہے آشنا کو صدا آشنا کی حرص

اکبر ہم سے شوق زیارت مین ہین
لائی مجھے کہان سے کہان کربلا کی حرص

بچہ کہ خون پینے تھی فوج شریر کا
بڑھتی تھی اور تیغ شہ لافتا کی حرص

سو طرح کی بلائین ہین بستی لعین مین
کیونکر نہ مر کے اور ہو خاک شفا کی حرص

آیا ہون شوق آہ غم شہ سے کب یہان
لے آئی ہے اڑا کے عدم سے ہوا کی حرص

بڑھتی ہی جاتی ہین شب معراج پیش حق
اللہ ری جناب رسول خدا کی حرص

اشعار ۱۱	اپنے کلام تو کا ہے سحبان سے داد خواہ فاخر ہے ابتدا مین تجھے انتہا کی حرص	سلام ۲۸

ردیف ضاد

طمع گدا کو مسند زر سے کیا غرض | جو خاکسار ہو اُسے بستر سے کیا غرض
تشنہ کہتے تھے کہ سب ہین ہی راہ مین فدا | اصغر سے کیا غرض مجھے اکبر سے کیا غرض
فرماتے تھے یہ شوق شہادت مین شاہ دین | سر بار دوش ہے مجھے اب سر سے کیا غرض
سر دین جو شاہ بخشش امت کے واسطے | شیعو تمکو پھر ہو وحشت محشر سے کیا غرض
زینب یہ بولی جاؤنگی مقتل مین ننگے سر | مقنع سے کیا غرض مجھے چادر سے کیا غرض
زینت یہ بولی مین نہ رہونگی یہان کبھی | جب جانہو حسین تو اس گھر سے کیا غرض
تشنہ کہتے تھے کہ آب اسے دو تو ظالمون | تمکو تو مجھ سے کام ہے اصغر سے کیا غرض
منظور جبکہ شاہ کو مرنا ہے ہر طرح | پھر تیغ و تیر نیزہ و خنجر سے کیا غرض
دشمن ہو جو کہ آل کا انکے جہان مین | پھر اس عدو کو شافع محشر سے کیا غرض
پانی حسین کو نہ دیا جسنے تا بمرگ | پھر اس دنی کو ساقی کوثر سے کیا غرض

اشعار ۶	فاخر ہون عندلیب گلستان مرتضیٰ	سلام ۲۶

پھکون گا باغ خلد مین میسر کیا غرض

اشعار ۹ — سلام ۳۰

ردیف طاے مطبقہ

کب نہو ہی پہ سید ابرار کا خط ۔ پڑھ کی تفسیر سی ہی مصحف رخسار کا خط

ہو کی بیتاب بانی بھی دی کچھ پیغام ۔ لے کے قاصد جو چلا فاطمہ بیمار کا خط

جنگ مین آپ جو مشتاق شہادت تھی حسین ۔ جادۂ راہ عدم مین کیا تلوار کا خط

شوق مین فاطمہ بیمار یہی کہتی تھی ۔ دیکھیے آتا ہی کب سید ابرار کا خط

پاس عیسی کی جو زرد آیا ہی مثل مدقوق ۔ حال بیمار کہو دیتا ہی بیمار کا خط

لبکہ مضمون شکایت تھی لکھے صغرا نے ۔ لاش اکبر پہ پڑھا شاہ نے بیمار کا خط

ہنسکے نوشاہ نی یہ ازرق شامی سی کہا ۔ نہ پڑا ایک بھی تن پہ تری تلوار کا خط

رگ گلو ہی دیدۂ سے کی جو کاٹا تھا گلا سرور کا ۔ کٹی جا حلق پہ تھا خنجر خونخوار کا خط

اشعار ۱۰ — گل فردوس ہو جب عارض اکبر فاخر — سلام ۳۱

سبزہ باغ جنان کیون نہو رخسار کا خط

ردیف ظاے معجمہ

ہماری جان کی کیونکر نہو بھلا حافظ ۔ مثل یہ سچ ہی کہ انسان کی ہی قضا حافظ

ہوا لحد مین غم شاہ یون مرا حافظ ۔ کہ جسطرح ہو مسافر کا رہنما حافظ

ہی آہ ماتم سرور سی داغ دل روشن ۔ یہان چراغ کی تو آپ ہی ہوا حافظ

کہا یہ شاہ نی کیا خوف گو مین تنہا ہون ۔ نہین ہی جسکا کوئی اسکا ہی خدا حافظ

پسر کو دفن مین یہ کر کی شہ نی کہا ۔ تو اس صغیر کی رہنا مری ذرا حافظ

رہا نہ یاد سی اکدم جو روز و شب غافل ۔ ہوا ہون مصحف رخسار شاہ کا حافظ

چلین جو شام کو زینب تو رو کی یہ بولین ۔ تمھاری لاش کا ہی بھائی کبریا حافظ

فلک کی جور و ستم سی بچی نہ دل کیونکر ۔ برای دانہ ہی کب سنگ آسیا حافظ

رضا پسر نے جو مانگی کہا یہ سرور نے ۔ سدھارو شوق سی میدان کو خدا حافظ

اشعار ۱۲	دخیل صورت اعراب جب ہین ای فاخر نہ کسطرح ہو مرا شاہ کربلا حافظ	سلام ۳۲

ردیف عین مہملہ

بزدل ہوی کب رن مین علمدار کو مانع
فرار ہون کیا حیدر کرار کو مانع

دو کر گئے خود و زرہ و بکتر اعدا
ہوتی تھی کوئی چیز نہ تلوار کو مانع

دریا سی یہ مشکیزہ کو بھر کر نکل آئے
لاکھون مین ہوا اک نہ علمدار کو مانع

ٹھوکر سی الٹ دیتی یہ تخت ملک شام
زنجیر ہوئی عابد بیمار کو مانع

آیا طرف حق نہ سنی ایک کی اسنی
فوجین ہوئین گو حر وفادار کو مانع

زندان سی چلا آتی پے دفن شہ دین
تھین بیڑیان کب عابد بیمار کو مانع

شمشیر شہ دین سی نہ کیون دل ہو دو پارہ
یہ ڈھال وہ ہی جو نہین تلوار کو مانع

اڑتا تھا اشارے مین شہ دین کی دہ شبک
فوج نکی یہ ہی بھی نہ تھی رہوار کو مانع

پھر رکتی بھلا خاک یہ کیا اور سپر سے
جبریل کے پر جب نہوں تلوار کو مانع

رک رک کے جو چلتا تھا گلے پر شہ دین کے
تھیں خشک رگیں خنجر خونخوار کو مانع

عباس اُلٹ دیتے پرے فوج کے بڑھ کر
سردار نہ ہوتا جو علمدار کو مانع

اشعار ۱۱

فاخر جو در رحمت غفار کھلا تھا
رضوان نہ ہوا مجھ سے گنہگار کو مانع

سلام ۳۳

ردیف غین معجمہ

جس طرح شاہ دین نے بہتر اٹھائے داغ
صابر وہ ہے جو ایک بھی دل پہ کھائے داغ

کیونکر نہوں میں صاحب گنجینہ ہائے داغ
قلب و جگر میں کچھ نہیں میرے سوائے داغ

کیونکر غم حسین کو رکھوں میں عزیز
ہے داغ میرے دل کو لئے دل لئے ہوئے داغ

اٹھا گلے کو کاٹ کے جب شمر روسیاہ
خنجر سے خون شہ کو کشتی نے اٹھائے داغ

تھی صبح تک جوان تو ہوئے پیر ظہر تک
اک دوپہر میں شاہ نے اتنے اٹھائے داغ
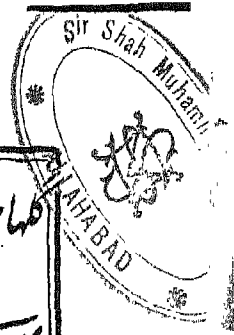
کھلا ہی زخم دلمین کبھی جب نئی نئے
سینے مین شہ کی باغ نہ کیونکر لگا ئی داغ

میسے تو داغ دلکو ترقی ہی دمبدم
دعوی ہی ماہ کو بھی تو ایسا دکھا ئی داغ

کھتی تھی بعد اکبر و عباس شاہ دین
ایسا کلیجہ جب ہو تو ایسی اٹھا ئی داغ

تاریک جب مکان ہو تو لازم ہی روشنی
کیونکر نہ شمع خانۂ دلمین جلا ئی داغ

بڑھ جا ئی گر حرارت سوز غم حسین
خورشید حشر دلمین مرے ہو بجا ئی داغ

اشعار ۱۳	فاخر سے اسکی حد ہو بھلا کسطرح بیان خود دلپر آج تک کھلے انتہا ئی داغ	سلام ۳۴

ردیف فا

اہل دنیا تو رہی فرقۂ باطل کیطرف
ایک لاکھو نمین ہوا حر شۂ عادل کیطرف

شاہ فرما تی تھے چھن جا ئی نہ سینہ کیونکر
لاکھون تیر فنگی ہین تو ا ایک مرے دلکیطرف

بھیجا تو نکا تماشا جو پسند آیا ہی
نظرین عون و محمد کی ہین بسمل کیطرف

سپر آجاتی ہے یون چہرۂ شہ پر دم جنگ
ابر آجاتا ہے جیسے مہ کامل کیطرف

کربلا سے طرف شام چلے کب قیدی
لٹکے منزل سے چلا قافلہ منزل کیطرف

منھ چھپائی ہوئی ناموس نبی بالون سے
جاتے ہین حاکم غدار کی محفل کیطرف

عابد زار کو پہنانے جو حداد آئے
دیکھا کن حسرتون سے طوق و سلاسل کیطرف

جوڑکر ہاتھ فغان کرنے لگا بہر امان
نظر غیظ جو کی شہ نے چلا جل کیطرف

اے ہوا فخر سلیمان کی بہن ہوگی سوا
اُڑکے طائر بھی نہ آئے کوئی محمل کیطرف

جبھی عباس جو دریا پہ ہوا شور بپا
دیکھو بپھرا ہوا شیر آتا ہے ساحل کیطرف

سر برہنہ جو درِ شام مین ہے زینب علی
چادرین آرہی ہین گرد کی محمل کیطرف

شمر کھینچے جو دم ذبح چلا آتا ہے
یاس سے تکتے ہین شہ خنجر قاتل کیطرف

اشعار ۱۳	جبکہ حامی ہو ترے عقدہ کشا اے فاخر فکر دوڑ آتا ہے کیون عقدۂ مشکل کیطرف	سلام ۳۵

ردیف قاف

کیا ہو بیان شہ کی شہادت کا اشتیاق
آفت کا شوق تھا تو قیامت کا اشتیاق

دولھا کو تھا عروس کی رخصت کا اشتیاق
اکبر کی دید کا تھا قیامت کا اشتیاق

حر کیون نہ جان شہ پہ فدا کرتا وقت جنگ
حورون کا تھا جو شوق تو جنت کا اشتیاق

گرتے تھے بار بار قدم پر امام کے
عباس کو تھا رن کی اجازت کا اشتیاق

کیونکر خوشی سے طوق پہنتے نہ بعد شاہ
عابد کو تھا خلاصی امت کا اشتیاق

کیون خوش نہوتے خنجر و تیغ و تبر سے شاہ
ہر عضو جسم کو تھا جراحت کا اشتیاق

چالیس سال تک نہ رکا ایکدم بھی اشک
عابد کو ایکسان رہا رقت کا اشتیاق

جیسے کیا تھا شاہ نے محضر پہ دستخط
اسدن سے آپ کو تھا شہادت کا اشتیاق

کہتے تھے بار بار شہ مشرقین سے
اکبر کو تھا جہاد کی رخصت کا اشتیاق

کھولیسے قبلہ رو گری سجدے کے واسطے
تھا مرتے مرتے شہ کو عبادت کا اشتیاق

چھٹتے ہی کربلا کو چلی قید شام سے
پہلے ہوا حرم کو زیارت کا اشتیاق

اللہ رے دل کہ عون و محمد کو وقت جنگ
مرنے کا ولولہ تھا شہادت کا اشتیاق

استعارہ — جز سبط مصطفیٰ کے زمانے میں کون ہے
فاخر جسے ہو درد و مصیبت کا اشتیاق — سلام ۱۲۶۶

ردیف کاف

کہا شہ نے اعدا سے تقریر کب تک
کبھی جنگ میں تیغ تاخیر کب تک

یہ کہتے تھے سجاد وقت اسیری
رہے دیکھیں پاؤں میں زنجیر کب تک

سر شہ سے کہتی تھی اشتر پہ زینب
رہے سر برہنہ یہ ہمشیر کب تک

یہ یاد خط شہ میں کہتی تھی صغرا
مرے پاس آتی ہے تحریر کب تک

چلیں شام کو جب تو کہتی تھیں رانڈیں
پھرائیگی در در یہ تقدیر کب تک

یہ شوق شہادت میں کہتے تھے سرور
پھرے میری گردن پہ شمشیر کب تک

چلو قید خانہ سے کہکر یہ عابد — رہی بے کفن لاش شبیر کب تک

کہا شہ نے پانی اسے دو تو یارو — رہے پیاسا یہ طفل بے شیر کب تک

یہ کہتی تھے بیمار ام البنین سے — مدینہ مین آتے ہین شبیر کب تک

چلے جبکہ اکبر تو صغرا پکاری — رہی منتظر بھائی ہمشیر کب تک

کہا شہ نے زینب سے روکو نہ مجھکو — بچاؤ گے بھائی کو ہمشیر کب تک

جفا و تعدی کرین جبکہ اعدا — سہو ظلم پر ظلم شبیر کب تک

کہا شاہ نے رن مین گرمی بہت ہے — چلے گی ہوا اسے پر تیر کب تک

سنان پر بھی اللہ و اکبر تھا جاری — زبان پر رہی شہ کی تکبیر کب تک

استغفار ۱۵

لکھین مدح سرور رہین تو فاخر
ملے خلد کی دیکھین جاگیر کب تک

سلام ۳۷

ردیف لام

سفید بال ہکیون ہین خضاب کے قابل
کہ حسن موئے سپید ہے شباب کے قابل

اگر ہیم خلد مین تو بے حساب کرداخل
نہین ہین جرم ہماری حساب کے قابل

لہو صغیر کا چہرے پہ مل کے شہ نے کہا
یہ ریش ہے مری خونی خضاب کے قابل

مصر ہوا جو وغا کا پسر تو شہ نے کہا
نہین سوال تمھارا جواب کے قابل

حقیقت اور کی کیا تھی جو جانشین ہوتا
جگہ رسول کی تھی بوتراب کے قابل

زمانہ ہو گیا اے نہر علقمہ سیراب
حسین کیا نہ تھا اک جام آب کے قابل

طمانچے ماری سکینہ کو شمر کیون اے چرخ
یہ ظلم آل رسالتمآب کے قابل

مثال مین نے بہت ڈھونڈھی پر ملی نہ مجھے
رخ شبیہ رسالتمآب کے قابل

کہا احد مین یہ روح الامین نے وقت جدل
یہ ذوالفقار ہے لیکن بوتراب کے قابل

چمک کے ذرۂ طالع مرا بنے خورشید
جو ہو یہ خاک در بوتراب کے قابل

جو ڈر کا بڑھ کے علمدار نے تو حر نے کہا
نہین ہین یہ عاصی عتاب کے قابل

دکھائی دیگا بھلا دیدۂ پر آب سے کیا
کہ روشنی نہیں چشم حباب کے قابل

یہی ہے درد ہیں انصاف تیرے اے گردون
حسین ہو نہ ہم شراب کے قابل

کہا یہ شاہ نے کب آیا نامہ صغرا
رہا حسین نہ جسم جواب کے قابل

اشعار ۱۵

بچانا قبر میں یا بوتراب فاخر کو
یہ استخوان نہیں میرے عذاب کے قابل

سلام ۳۸

ردیف میم

کہا اکبر نے کیونکر لڑیں کفار سے ہم
لیکے اذن دم تا سید ابرار سے ہم

شاہ کہتے تھے دم جنگ جو پاؤں گاڑیں
نکلیں باہر نہ کبھی نقطہ پرکار سے ہم

زمین اکبر نے اپا کھلینگے سر فوجون کے
لینگے قاسم کا عوض لشکر غدار سے ہم

دُرفشاں ہو کے یہ کہتے ہیں مرے دیدۂ تر
کم برستے نہیں ابر گہر بار سے ہم

کہتے تھے عون محمد جو نہ رو کیں شمشیر
کاٹ لیں سر پسر سعد کا تلوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ اے شمر جدا گر ہیں سر
جا کے جنت میں ملیں حیدر کرار سے ہم

جبکہ یاد آتی ہمیں خانۂ زندان حرم
سر کو ٹکرائیں نہ کیونکر در و دیوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ سو بار کٹے حلق اگر
منہ نہ موڑینگے کبھی خنجر خونخوار سے ہم

فوج سے کہتے تھے زینب کے پسر وقت جنگ
ہیں تو بچے پہ صدا کھیلے ہیں تلوار سے ہم

شوق دیدار میں کہتے تھے یہ ہمشکل نبی
دیکھئے ملتے ہیں کب فاطمہ بیمار سے ہم

عون کہتے تھے کہ مانگیں تو علم شہ سے مگر
ڈرتے ہیں حضرت عباس علمدار سے ہم

چشم عابد کو کہی اور کوئی یوں نرگس
دینگے بیمار کو تشبیہ نہ بیمار سے ہم

جنگ خیبر میں پس قتل یہ مرحب نے کہا
لینگے حارث کا عوض حیدر کرار سے ہم

برچھیاں کھا کے یہ کہتے تھے جوانان حسین
عید ہے آج گلے ملتے ہیں تلوار سے ہم

سلام ۳۹	چور ہوں جبکہ مے حب علی سے فاخر کس طرح پھر نہ چلیں جھومتے میخوار سے ہم	اشعار ۲۱

ردیف نون

کہتی تہی شاہ وصل ہو صورت نما کہین | قاتل کی تیغ تن سے کرے سر جدا کہین

تہا ذوالجناح شاہ سا بہی بادپا کہین | بجلی کہین تہا ابر کہین تہا ہوا کہین

کیون پہر مغفرت نہ وسیلہ ہو شہ کا فیض | ہوتی ہی پار کشتی بے ناخدا کہین

عباس کہتی تہی کہ بہگا دون مین فوج کو | دیدین جو اذن جنگ امام ہدا کہین

پہونچا جو زلف شاہ مین دل تو عجب ہی کیا | تقدیر نارسا ہو کبہی تو رسا کہین

عبرت سرا ہی دہر بہی طرفہ مقام ہی | بزم سرور ہی کہین بزم عزا کہین

توصیف مختصر سی ہی یہ تیغ شاہ کی | پانی کہین ہی آگ کہین ہی ہوا کہین

لڑتا تو کیا شاہ سی اتنا تو پوچہیے | پایا کسی نے بہاگنی کا راستا کہین

لشکر کو کہا کی سیر ہو شمشیر شاہ کیا | بہرتا ہی مور سے شکم اژدہا کہین

اک وار جس سوار پہ حضرت کا پڑ گیا | راکب کہین تہا زین کہین بادپا کہین

کس شہ کی ہی یہ بزم کہ پڑھتے ہیں الحمد ۔۔۔ نوحہ کہین سلام کہین مرثیا کہین

ام البنین سی کہتی تھی صغرا دوا نہ ہو ۔۔۔ ایسے مریض کو بھی ہوئی ہی شفا کہین

جوہر الگ ہوئی تیغ سی شہ کی مجال ہی ۔۔۔ ہوتی ہی موج بحر روانسی جدا کہین

تھا بعد ہر ایک گام پہ کیونکر کرین شہ آہ ۔۔۔ چلتے ہین اہل ضعف بھلا بے عصا کہین

زینب نے شہ سی بیٹونکو رخصت دلا تو لی ۔۔۔ جام شہادت انکو بھی بخشے عطا کہین

خجلت سی اسپ شاہ کی روپوش یہ ہوا ۔۔۔ عنقا کا آجتک نہین ملتا پتا کہین

تھی زہر دشمنونکو تو امرت تھی دوستونکو ۔۔۔ حیدر کی تیغ ورد کہین تھی دوا کہین

کیونکر ادا ہو سجدہ کرین شہ نہ زیر تیغ ۔۔۔ ہوتی ہین عابدونکی نمازین قضا کہین

سجاد فرط ضعف سی ہین جاتے شام کو ۔۔۔ ہو جائے ریگ دشت نہ زنجیر پا کہین

اکبر کا حسن اور ہی یوسف کا حسن اور ۔۔۔ یکتا یہ در ہی جسکا نہین دوسرا کہین

فاخر کا اب ملال سی گھبرا گیا ہی دل

سلام ۴۴	یارب ہون اسکی جلد مطالب روا کہین	اشعار ۱۱

ہو سیہ رو وہ ظلم جو فلک کج ادا کری ہین
لاشی زمین پہ چھپے ہین آل عبا کی ہین

وارث جو ہین جہان مین نعمان خلیل کے
محتاج کربلا مین وہ آب غذا کی ہین

لشکر مین غل تھا دیکھو عباس کا جہاد
زور اس مین انہین بازوی مشکل کشا کی ہین

ہر چند ہاشم شہ دین مین ہزار ابر تر
کہتی ہین جسکو آہ وہ جھونکی ہوا کی ہین

بولے حسین تیر جو آئے سپاہ سے
پیغام یہ اجل کی ہین خط قضا کی ہین

رخصت یہ دیکے بھائی سی کہنی لگے حسینؑ
پانی کہان کا سب یہ بہانے قضا کی ہین

کیا ذوالجناح شاہ کی تیزی بیان کرون
بجلی کی ہین جو ہاتھ تو پاؤن ہوا کی ہین

کیا سر بچا سکین تیغ سی انصار شاہ دین
سالک یہ لوگ جادۂ راہ فنا کی ہین

سمجھو جہان کو راہ گزاری مسافرو
مطلب تہ قافلے مین صدای درا کی ہین

کہتی تھی شاہ قاصد صغرا کی خبر ہو
کثرت سی فوج شام کی سب بند راہ کی ہین

قاسم کی مان یہ کہتی تھی کیون ہو نہ فدا یہ
عہدِ طفولیت سے یہ عاشق چچا کے ہین

ازرق کو قتل کرکے یہ نوشاہ نے کہا
کہتے ہین اسکو جنگ یہ معنی وغا کے ہین

پھر کیون نہ پیاسے حلق رکھین آبِ تیغ پہ
مشتاق مثلِ خضر یہ آبِ بقا کے ہین

اسکے سبب سے خلق کو چھوڑا مسیح نے
ادنی یہ فیض صرۂ خاکِ شفا کے ہین

اشعار ۱۵

کب دیکھیے بلاتے ہین فاخر امام دین
مشتاق آجکل تو بہت کربلا کے ہین

سلام ۴۱

طالب نہ تاج کے ہین نہ ظلِ ہما کے ہین
فاخر گدا جو شاہ کے دولتسرا کے ہین

دو کر کے ہر شقی کو یہ کہتے تھے شاہ دین
یہ وار تو سنجھو کہ شیرِ خدا کے ہین

تھا شور سر جو گرد تھے برگِ خزان کی طرح
تیغِ حسین یہ ہے کہ جھونکے ہوا کے ہین

عباس کی دعا تھی خدایا بچائیو
ظالم کمین مین مشکِ سکینہ کو تاکے ہین

دو دو جگر کو ساتھ ہے آہِ غمِ حسین
دیکھو یہ ابرِ تر ہے وہ جھونکے ہوا کے ہین

وہ کربلا کی خاک مین تپتے ہوئے ہین جا کے خاک | پتلے جو لوگ خلق مین خاکِ شفا کے ہین

بولی حرم کہ چھن گئی چادر تو کیا ہوا | صحرا کے گرد باد تو دامن ردا کے ہین

محتاج نقد روح ہین لاشے سپاہ کے | فرقِ بریدہ جو ہین وہ کاسے گدا کے ہین

کہتے تھے تیغین دیکھ کے شاہِ فلک کے | بادی یہ میرے واسطے ملکِ بقا کے ہین

کبریٰ نے آکے لاشۂ قاسم پہ یہ کہا | دامن مین خون بھرا ہے کہ دھبے حنا کے ہین

عابد علاج فاطمۂ صغرا کا کیا کرین | محتاج خود مسیح مریضان دوا کے ہین

کہتی تھی شہ عمر سے صفین توڑ توڑ کے | فاقون مین دیکھ زور یہ دستِ خدا کے ہین

کیون مشتعل ہے اس نہون سرورِ زمان | ٹکڑے یہ تن شبیہ رسول خدا کے ہین

دولہا کی لاش پر بھی نہ کبریٰ نے آہ کی | کہتے ہین اسکو شرم یہ معنی حیا کے ہین

سلام ۴۳	فاخر کا بھی شمار انھین مین ہوا کریم زوار جو کہ تربت شاہ رضا کے ہین	اشعار ۱۲

غنچۂ زخم شہید اللہ جو چٹک جاتے ہین
فرسخون وادی پہ خار مہک جاتے ہین

تیغ لیکر جو شہ جن و ملک جاتے ہین
زمین فوجون کو پہ ہی ڈر سے سرک جاتی ہین

دیکھ کر برق ستمگار جھجک جاتے ہین
نیزۂ عون و محمد جو چمک جاتے ہین

صورت ابر حسینؑ کیون نہ جگر گردو نکا
تیر آہون کی مری تا بہ فلک جاتے ہین

گرم آہین جو غم شاہ مین بھرتا ہون کبھی
شعلے داغون کی مری ہو اور بھڑک جاتے ہین

آتے تھی پھر کہک دیکھ کے شہ کو بے سر
ہو گیا بس سوی چرخ ملک جاتے ہین

آہین کرتا ہون غم شاہ مین جیسے مثل نسیم
غنچۂ زخم مرے دلکی چٹک جاتے ہین

رن مین جب کوندتی ہے برق حسام شبیر
زخمہای تن مجروح چمک جاتے ہین

دھوپ کا خورشید قیامت کا مجھی ہوتا ہی
داغہای غم سرور جو چمک جاتے ہین

یاد آجاتی ہین آنکھون کو جو سبطین رسول
ساغر کوثر و تسنیم چھلک جاتے ہین

کربلا ہمرہ حر شاہ نہ کیونکر آتے
خضر دین بھی کہین راہ بھٹک جاتے ہین

دولہن لڑکی کہتی ہین اٹھا دو جلدی | شاہ کھینچے ہوئی تلوار چلے آتے ہین

عرصۂ حشر مین سب پیش شفیع امت | خلد لینے کو گنہگار چلے آتے ہین

ہمرہ شہ رفقا کہتے ہین وان سید انکو | ساتھ یوسف کے خریدار چلے آتے ہین

منہ چھپائی ہوئی بانو سے سوئے تخت یزید | حرم احمد مختار چلے آتے ہین

زین جاتے تھے جو عباس تو کہتے تھے عدو | جنگ کو جعفر طیار چلے آتے ہین

شور ہے گھاٹ سے دریا کے دلیر و ہشیار | مشک بھرنے کو علمدار چلے آتے ہین

جام کوثر لیے ہاتھوں مین کھڑی ہین حورین | خلد مین شہ کے جو انصار چلے آتے ہین

خاک پر زین سے کیا دیکھتے ہین گرتے حسین | کانپتے عابد بیمار چلے آتے ہین

غل ہوا رن کو جو باہم چلے عباس و حسین | جعفر و حیدر کرار چلے آتے ہین

شاہ فرماتے تھے اک جانکی خاطر زینب | صبح سے لشکر خونخوار چلے آتے ہین

سامنے نیزوں کے مشتاق شہادت فاخر

اشعار ۱۵	سینے تانے ہوئے جرار چلے آتی ہین	سلام ۴۴

قتل ہوئے یار و مددگار چلے آتے ہین — رن کو تنہا شہ ابرار چلے آتے ہین

ہی سوی فوج جو ہمشکل نبی کی آمد — شور ہی احمد مختار چلے آتے ہین

شور ہی شام مین لو آل نبی کو دیکھو — سر برہنہ سر بازار چلے آتے ہین

گرم ہی موت کا بازار جو عاشور کو دن — نقد جان لے کی خریدار چلے آتی ہین

دود دل آہ سی اٹھتی ہین ان مین آنسو — جھومتے ابر گہربار چلے آتے ہین

عرصہ حشر مین فریاد کو پیش داور — سرکٹے سید ابرار چلے آتے ہین

سنکے فریاد علی اکبر مہرو رن مین — گرتے پڑتے شہ ابرار چلے آتے ہین

حشر مین آتی ہین کب مست مئے حب علی — لڑکھڑاتے ہوئے میخوار چلے آتے ہین

بخت دیکھو تو کہ لینے کو حر غازی کے — پسر حیدر کرار چلے آتے ہین

چھپتی پھرتی ہین حرم لوٹ کا خیمہ مین ہی غل — گھوڑے پھیکے ہوئے غدار چلے آتے ہین

حشر مین ہجوم نہ کیونکر ہو گنہگارونکی
تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہین

جوش پہ ہی جو کرم بخشش حق حشر کے دن
طالب رحمت غفار چلے آتے ہین

کیون نہ شہ بخشش امت کی لیے سر دیتے ہین
عہد طفلی سے یہ اقرار چلے آتے ہین

دیکھیے لاشہ شبیر پہ اب کیا گذرے
سر اٹھائے ہوئے رہوار چلے آتے ہین

اشعار ۱۵

بیچ خیمین نہ خود شاہ بھی آئی فاخر
اب اسی خیمہ مین کفار چلے آتے ہین

سلام ۳۵

دلمین داغ غم شبیر کو جا دیتے ہین
گھر کو ہم آتش سوزان سے جلا دیتے ہین

خون بھری پلکین نہ دم شیب حسینؑ
ریش کو پیر سبھی رنگ حنا دیتے ہین

کیا عجب داغ جوانی مین جو پائے دلمین
شب کو سب گھر مین چراغ اپنے جلا دیتے ہین

قحط مین آب کی آتا ہے جو بچونکا خیال
نہرین وہ آنکھوں سے شبیر بہا دیتے ہین

کیون نہ داغونکو دم شیب بٹھاؤن اپنے
روز روشن مین انھونکو بجھا دیتے ہین

دھیان اپنا نہین شبیر کو زیر خنجر — جنبشین لب کو ہین امت کو دعا دیتے ہین

سر جو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی — جان مرنے پہ اسی سی شہدا دیتے ہین

روضۂ شہ کی زیارت کو جو آتی ہین ملک — چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتے ہین

خوف دوزخ ہی انھین کیا جو ہین دلسوز حسینؑ — ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتے ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہوگا بیدار — شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتے ہین

ماتم شہ مین جلا دیتے ہین دل اشکون سے — آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتے ہین

شاہ فرماتے تھی کیون تیر نکالون دل سے — گھر مین مہمان جو آتی اُسی جا دیتے ہین

ثمر اشک سی کیونکر نہ جھکے نخل مژہ — پھل بھی باغون مین درختون کو جھکا دیتے ہین

پھر جو پڑتی ہین صفون پر شہ دین وقت نماز — چلے اُتری ہوئے غدار چڑھا دیتے ہین

اشعار ۱۵	گل نہ کسطرح سے ہو شمع امامت فاخر زخم ہائے تن شبیر ہوا دیتے ہین	سلام ۴۶

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین — آھر کو یون امت عاصی کو لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین — خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب دیدۂ گریان میرے — ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

رہے محفوظ خزانے چمنستان بتولؑ — غنچۂ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا — اوڑکے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغونکے بھڑک جاتے ہین آہونسے میرے — ہمتو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی — ڈھیر گلہای مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہوس دید گل روی حسینؑ — آنجو آئینہ پھولونکا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتے ہین جب جنگمین فرزند علیؑ — فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالے میرے جب اٹھا لیتے ہین سر پر گردون — فتنۂ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر چمک جاتے ہین جب محشر مین — ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپ کی گرمی سے جب آتی ہے جلدی تکلیف | تیغوں کے سایہ میں شاہ جھکا دیتے ہیں

یاد روائی حرم یاد جب آتی ہے ہمیں | دھجیاں جیب و گریباں کی اڑا دیتے ہیں

واہ رے رحم فرس ہانپتا ہے دھوپ میں جب | دامن پاک سے شبیر ہوا دیتے ہیں

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہیں تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہیں پاؤں کو بڑھا دیتے ہیں

سلام ۲۷

طبع فقیر خلق میں رفعت نشان نہیں | یہ ہے وہی زمین کہ جہاں آسمان نہیں

ہے ڈھنگ کلام جو لطف زبان نہیں | کیسا کلام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہیں

توصیف ذوالفقار میں کٹتی ہے میری عمر | کب آب تیغ میں سے کشتی روان نہیں

رہتی ہے داغہائے الم پہ سدا بہار | دخل خزان ہو جس میں وہ بوستان نہیں

بڑا آہ کس طرح متحرک ہو دل مرا | کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہیں

یوں تو تمام سو ہوئے بدن ہیں زبان مری | لیکن ہو جسے تمہیں تری وہ زبان نہیں

حشر میں دھوم نہ کیونکر ہو گنہگاروں کی
تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہیں

جوش پہ ہے جو یم بخشش حق حشر کے دن
طالب رحمت غفار چلے آتے ہیں

کیوں نہ شہ بخشش امت کے لیے سر دیں
عہد طفلی [illegible] چلے آتے ہیں

دیکھیے لاشہ شبیر پہ اب کیا گذرے
سر اٹھائے ہوے [illegible] ہوار چلے آتے ہیں

اشعار ۱۵

بیچ خیمین نہ خود شاہ بھی آئے فاخر
اب اسی خیمہ میں کفار چلے آتے ہیں

سلام ۳۵

دل میں داغ غم شبیر کو جا دیتے ہیں
گھر کو ہم آتش سوزاں سے جلا دیتے ہیں

خون چہرے پہ ملیں کیوں نہ دم شیب حسین
ریش کو پیر سبھی رنگ حنا دیتے ہیں

کیا عجب داغ جوانی ہیں جو پائے دل میں
شب کو سب گھر میں چراغ اپنے جلا دیتے ہیں

قحط میں آب کی آتا ہے جو بچوں کا خیال
نہریں دو آنکھوں سے شبیر بہا دیتے ہیں

کیوں نہ داغوں کو دم شیب مٹاؤں اپنے
روز روشن میں چراغوں کو بجھا دیتے ہیں

دکھان اپنا ہمین شبیر کو زیر خنجر
جنبشین لب کو ہین مت کے دعا دیتی ہین

سر جو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی
جان مرنے پہ اسی سی شہدا دیتی ہین

روضہ شہ کی زیارتکو جو آتی ہین ملک
چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتی ہین

خوف دوزخ کا دلون سی جو ہین دلسوز حسین
ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتی ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہو گا بیدار
شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتی ہین

ماتم شہ مین جلا دیتی ہین دل اشکون سے
آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتی ہین

شاہ فرماتے تھی کیون تیر لگا اون دل سے
گھر مین مہمان جو آئی اسی جا دیتی ہین

ثمر اشک سی کیونکر نہ جھکے نخل مژہ
پھل بھی باغون مین درختونکو جھکا دیتی ہین

پھر جو پڑتی ہین صفون پر شہ دین وقت نبرد
چلے اتری ہوئی تلوار چڑھا دیتی ہین

سلام ۴۶	گل نہ کسطرح سے ہو شمع امامت فاخر زخم ہای تن شبیر ہوا دیتی ہین	اشعار ۱۵

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین
گھر کو یون امت عاصی کے لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین
خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب دیدۂ گریان میرے
ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

ہے محفوظ خزانے چمنستان بتولؑ
غنچہ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا
اوڑکے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغونکے بھڑک جاتے ہین آہون سے میرے
ہم تو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی
ڈھیر گلہاے مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہوس دید گل روے حسینؑ
آبجو آئینہ پھولونکا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتے ہین جب جنگ مین فرزند علیؑ
فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالے میرے جب اٹھا لیتے ہین سر پر گردون
فتنۂ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر جگر کے جلاتے ہین جب محشر مین
ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپکی گرمی سے جب ہوتی ہی جلد کی تکلیف
تیغونکے سایہ مین شاہ جھکا دیتے ہین

بردائی حرم پا جب آتی ہی ہین
دھجیان جیب و گریبانکی اُڑا دیتے ہین

واہ ری رحم فرس ہانپتا ہی دھوپ مین جب
دامن پاک سے شبیر ہوا دیتے ہین

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہین تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہین پانونکو بڑھا دیتے ہین

سلام ۴۷

طبع فقیر خلق مین رفعت نشان نہین
یہ ہی وہی زمین کہ جہان آسمان نہین

ہی بے نمک کلام جو لطف زبان نہین
کس کام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہین

توصیف ذوالفقار مین کٹتی ہی میری عمر
کب آب تیغ مین مرے کشتی روان نہین

رہتی ہی داغہای الم سے سدا بہار
دل خزان ہو حسین وہ بوستان نہین

ہی آہ کسطرح متحرک ہو دل مرا
کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہین

یون تو تمام موے بدن ہین زبان مری
لیکن ہو جسمین حمد تری وہ زبان نہین

دانا ہی دہر کیون نہ پسین روزگار ہین | یہ سر پر آسیا ہی روان آسمان نہین

کیسر ہی زرد لالۂ گلشن ہی سرخ رنگ | وہ کونسی بہار ہی جسمین خزان نہین

محفل مین کسطرح نہ رہون شمع سان خموش | ناکام گو زبان ہین لطف بیان نہین

بی عیب ہی فقط چمن داغہای دل | ورنہ بغیر خار کوئی بوستان نہین

مضمون ہر ایک نظم کو زینت نشان ہین کیون | بہر زمین شعر اگر آسمان نہین

کیون رنگ پر رہین نہ سدا داغہای دل | ای باغبان ہمارے چمن مین خزان نہین

کیون زرد ہون شباب مین عشق حسین سے | موسم ہی یہ بہار کا فصل خزان نہین

محتاج غیر صنعت صانع نہین کبھی | درکار ذوالفقار کو سنگ فسان نہین

اشعار ۱۵

فاخر زمین شعر کے دنیا مین ماورا
وہ کونسی زمین ہی جہان آسمان نہین

سلام ۴۶

حیرت زدہ جو مجھسا کوئی ناتوان نہین | آنسو بھی آب تیغ کی صورت روان نہین

کہتی تھی شاہ زمن جو اکبر ہوئے شہید | قدرت خدا کی پیر تو ہیں نوجوان نہیں

اٹھو نہ مثل نقش قدم گر کے راہ میں | بیمار کربلا سا کوئی ناتوان نہیں

ہمدردِ شبیہ نبی کا جو ہے خیال | برچھی کی نوک کان ہے دل کی کمان نہیں

داغِ غم حسین سے کیونکر میں دوں مثال | پھول اس روش کا باغ ارم باغبان نہیں

گو گھاٹ پر ہے جانب صحرا ابھی علم | اک ذوالفقار شاہ کا جلوہ کہاں نہیں

سینے کو داغ کیوں نہیں خنجر دیجئے | وہ باغ یہ ہے جسکا کوئی باغبان نہیں

لوٹ گئے گنہ سے پاک نہ کیونکر ہوں اہل بین | آب بقا سے کم مرے اشک روان نہیں

رنگین مزاج کیوں نہ کثافت سے پاک ہوں | روشن ہے یہ کہ آتش گلشن میں دھوان نہیں

وہ عجیب بات منہ سے نہ نکلے محال ہے | خالی ہو حرف سے کوئی ایسا بیان نہیں

چہرہ اتر گیا ہے عطش سے جو شاہ کا | تصویر کیطرح تن زینب میں جان نہیں

ماہی فلوس وار ہے مہتاب داغدار | ضرب ابوتراب کا سکہ کہاں نہیں

روشن ہی حسن مہدی دین سے زمین عرش
اس ایک نور پاک کا جلوہ کہاں نہین

ہاتف بھی سے رہی مری تاریخ مین شریک
فکر جدید کا مری شہرہ کہاں نہین

۱۲۹۸ھ

اشعار ۲۳

نکلے کا پھر جہان مین کوئی کام کیا بھلا
فاخر اگر زبان طلاقت نشان نہین

سلام ۴۹

موسی کی طرح کیون نہو لکنت بیان مین
کانٹے پڑے ہین پیاس سے شہ کی زبان مین

باتین نبی سے جبکہ ہوئین لامکان مین
شیر خدا کی صاف صدا آئی کان مین

دم آیا بید مومنین تو جان آئی جان مین
خون پونچھ کر جو تیغ رکھی شہ نے میان مین

کہتے تھے شہ کہ جنگ کیون یہ ہو یادگار
ہوگا نہ معرکہ کبھی ایسا جہان مین

حربون کی ابتری ہوئی یون تیغ شاہ سے
پیکان نہ تیر مین تھے نہ چلے کمان مین

شہ نے کہا یہ فوج سے جب ہین کے مر رہی
جسکا کہ نام لیتے ہو تم سب اذان مین

چھوٹا نہ بعد قتل بھی عباس سے فرات
مر کر بھی فرق آیا نہ کچھ آن بان مین

کہتے تھے اہل شام اسیروں کو دیکھ کر — جکڑے ہیں آہوان حرم ریسمان میں

کیونکر دہل نہ جائیں یتیمان شاہ دین — آئی صدا دہل کی جو بچوں کے کان میں

دیکھا جو رعب ضیغم ضرغام ذوالجلال — جرأت رہی نہ پیر میں اور نہ جوان میں

سبط نبی کے قتل کا اُس دم یقین ہوا — آئی صدا جو باجون کی رانڈوں کے کان میں

پہنچی جو تیر آہ نبی فاطمہ وہان — سوراخ مثل ابر ہوا آسمان میں

کرتا سوال آب کا بی شیر کسطرح — طاقت نہ لب ہلانے کی تھی بیزبان میں

زینب شبیہ فاطمہ زہرا تھین ہوبہو — حسن و جمال و شکل شمائل میں شان میں

اُلفت سے حُر کی شہ کو زیادہ نکیون ہو چاہ — ہے فرق میزبان میں اور میہمان میں

نیزہ پہ سر تو شاہ کا ہے مثل آفتاب — قائم نہ کسطرح ہو قیامت جہان میں

میت اٹھائی شبیب میں کرئیل جوانکی — ایوب بہی ٹھہرتے نہ اس امتحان میں

تاریکی لحد سے نہ اُلجھن ہو دلکو کیون — ہوتا ہے خوف راتکو خالی مکان میں

گھبرا کے آنکھیں کھولدیں عشق حسین نے
نسبت علی کی آئی جو آواز کان میں

آئی تڑپ کے تیغ و سنہ پہ جب یہ تو غل ہوا
لو برق ذوالفقار گری اصفہان میں

پہنچے نجم رسول پہ وہ قدر کے پاس جب
کتنے کیے کلام خدا کی زبان میں

آئی ندائے غیب پس از قتل شاہ دین
ثابت قدم حسین رہا امتحان میں

اشعار ۲۶	فاخر یکسوں ہیں ثانی سحبان میں خلق میں ہے فیض مدح شہ سے فصاحت بیان میں	سلام ۵

عاجز ہوں میں تو گیسوئے شہ کی مثال میں
کیونکر نہ خون خشک ہو نافہ غزال میں

بل کب ہیں ابروان شہ خوشخصال میں
جوہر جھلک رہے ہیں یہ تیغ ہلال میں

اشک غم حسین سے کی اسنے ہمسری
شبنم نہ تر ہو کیوں عرق انفعال میں

اللہ رے صبر ظلم و جفا پر سہا کیے
خوش خوش رہے حسین نہ تھے ہم ملال میں

خواہش عروس قبر کی کسطرح میں کریں
رہتے فراق میں ہے تو ایذا وصال میں

فیضِ شہا شاہ نے شاعر کیا مجھے
داخل ہوا ہوں دفترِ اہلِ کمال میں

بانوے بولی تیغِ خزاں اسپہ چلی
پھل بھی نہ آنے پائے مری نونہال میں

اشکِ غمِ حسین ہیں گریہ شست و شو
تیغ چاہیے پھر یہ دل مرا اگر دِ ملال میں

نسبت ہو ذوالفقار سے ابرو خم کیا اسے
یہ آب و تاب ہے کہیں تیغِ ہلال میں

محشر میں ہو جو خجلتِ عصیاں سے آب آب
پھر کیوں نہ ڈوب دے وہ عرقِ انفعال میں

کٹوائیں راہِ حق میں کیوں سر خوشی خوشی
تعجیل و اہتمام ہے شہ کو قتال میں

آنسو نہیں ہیں موتی مژہ پر یہ جلوہ گر
گوندھا ہے میں نے موتیوں کو بال بال میں

نازاں نہیں کمال پہ اپنے مثالِ بدر
اک آدھ ہو گا نقص بھی اہلِ کمال میں

پہنے زرہ اور تیغ ڈھالوں کی جل جل کے قتل کو
برقِ نگاہِ شہ جو کر گئی جلال میں

عابد کھڑے ہوں تخت پہ بیٹھا ہو روسیاہ
کیا بس کسی کا مصلحتِ ذوالجلال میں

دیکھا کریں نہ غور سے کیوں سبطِ مصطفےٰ
حسنِ نبی ہے اکبرِ یوسف جمال میں

کیونکر رہی نہ یاد رخ شہ مجھے سدا
آتی نہین خزان کبھی باغ خیال مین

الجھن سی دین بچا دین بکھیرن قلب ناز کو
کھلتی ہے مشکلو نمین گرہ پیچ کی بال مین

شیر خدا کی لال کا جب بھی رکے نہ وار
فولاد بھی ملا ہو جو گینڈے کی ڈھال مین

مانگو سے ایک تل بھی ہلیگا نہ ادھر بس
نقطہ نہین ہے دیکھ لو لفظ سوال مین

تر خونمین ہین جو گیسوی مشکین شاہ دین
پیدا ہو بو لہو کی بھی مشک غزال مین

کیا ابروان شاہ سے کرتا ہے ہمسری
دو تین روز تک ہے شباہت ہلال مین

آنکھین یہ لال لال ہین کیا سپہ شاہ کی
بادہ بھرا ہے ساغر چشم غزال مین

کیون گوش و چشم خلق نہ اکبر پہ ہون فدا
داؤد ہین یہ لحن مین احمد جمال مین

اکبر دھری ہین ہاتھونکو کب بیچ افق پر
پرتو فگن ہے بدر کا جلوہ ہلال مین

ایسی تو بہ کا فرونسی طلب آب شہ کرین
آتی نہین یہ بات ہماری خیال مین

شرم و حیا سے بیوۂ قاسم کے ذکر سے
تر ہو گیا ہون مین عرق انفعال مین

اکبر جوان بھی تبر کی قابل بھی ہوگیے | کیا کچھ نہ ہوگیا اسی اٹھارہ سال مین

اشعار ۳۰

دنیا سے دو رنگی مگر سے فاخرؔ بچے رہو
دیکھیو پھنسے نہ طائر دل جا کی جال مین

سلام ۱۵

ردیف واو

ملی ہین شیر کے دل شاہ کے جوانونکو | کہ برچھیون کو چھپاتے سینہ پہ لیتے ہین سنانونکو

وغا کی ولولے کیونکر نہون جوانونکو | نثار شاہ پہ کرنا ہی اپنی جانون کو

وغا کا جوش جو آیا ہی نوجوانون کو | چلے ہین اسپ چباتے ہوے دہانونکو

سوال آب کا کیا کرتے خود علی اصغر | بھلا کلام سے کیا کام بے زبانونکو

عزیز دلکو نہ کیون ہین غم و ملال و الم | کہ دوست رکھتے ہین دنیا مین میہمانونکو

مقابلے مین علم لیکے آئے جب اعدا | جھپٹ کے چھینا علمدار نے نشانونکو

پہ ظلم ہوگئی سجاد زار پر ورنہ | کہین پنہاتی ہین زنجیر ناتوانون کو

بیان جو قصہ دلچسپ جرات شہ ہو — سنو نہ پھر کوئی رستم کی داستانون کو

یہ بولی فوج سے شہ لن ترانیان نہ کرو — زبان دراز کرو بند اب زبانون کو

کوئی اسیر نہ چلا کر روئے زندان مین — یہ حکم آیا ہے حاکم کا پاسبانون کو

کسو ہین نظم جو معراج مصطفیٰ کی حال — زمین شعر بنایا ہے آسمانون کو

خبر سنی جو اسیران شہ کے آنے کی — کیا یزید نے آراستہ دوکانون کو

غم حسین مین دوران سر ہے آٹھ پہر — یہ گردشین نہین بیکار آسمانون کو

کڑک سے ڈر گئے اطفال گودیون مین ادھر — کمان کشون نے جو کھینچا ادھر کمانون کو

صدا شکست کی کانون مین فوج کی آئی — بنا ہے گوشہ تلک کھینچا جب کمانون کو

فلک سے تیر چلا پے چلے ندامت کے — لیے صغیر جو کھینچا ادھر کمانون کو

بلا کے شاہ کو شیر سے خوب کی دعوت — دیا نہ قطرہ بھی پانی کا میہمانون کو

وطن سے نکلے ہین شبیر ایسی گرمی مین — کہ چھوڑتے نہین طائر بھی آشیانون کو

یہ شہ سے حُر نے کہا انکو بھی ملے پانی | فرس کھڑے ہیں نکالے ہوئے زبانوں کو

اشعار

سنا ہے بعد شہادت حسینؑ کے فاخر
زمیں کیطرح تزلزل تھا آسمانوں کو

سلام ۱۵

اُٹھا ہے شہ نے غیظ میں رخسے نقاب کو | رعشہ نہ کیوں ہو خوف سے اب آفتاب کو

پایا نہ پھر ہوا نے بھی شہ کی عقاب کو | ہمسر میں جو ہوگئی جنبش رکاب کو

کیونکر فرس پہ نور الٰہی نہ ہو سوا | دیدِ قدم کا شوق ہے چشمِ رکاب کو

دعوی جبین و خالِ رخِ شہ سے ہے عبث | زہرہ کو مشتری کو مہ و آفتاب کو

ہے جستجوِ ساقیِ کوثر اسے مدام | گردش عبث نہیں قدحِ آفتاب کو

اکدم کی زیست پھر فنا ہیں ملی اسے | کیونکر کہوں نہیں گنبدِ گردانِ حباب کو

شہ کہتے تھے ہوا ہے بے آب پیاس سے | کیونکر سکون ہو اس دلِ پر اضطراب کو

اکبر کو زین سے گرتے ہوئے شہ نے دی | بیٹا سنبھالو سیدِ رسالت مآب کو

نیزہ کو لگا کے سپاہ یزید نے ... زین سی گرا دیا شہ گردون رکاب کو

شہ نی کہا یہ فوج سی اسکا پسر ہون مین ... جسنی اوکھاڑا جنگ مین خیبر کی باب کو

بعد وفات امت عاصی کیواسطے ... چھوڑا نبی نے آل کو حق کی کتاب کو

سوز غم حسینؑ تو روز ازل سی ہی ... کیونکہ ہمیشہ تپ نہ ہے آفتاب کو

برچھی جو کھینچی سینہ اکبر سے شاہ نے ... غش آگیا شبیہ رسالت مآب کو

شہ کہتی کہ صورت بسمل نہ ہو طپان ... یارب تو صبر دی دل پہ اضطراب کو

رخسار شاہ سی جو کبھی کی تھی ہمسری ... فردوس مین جگہ نہ ملی آفتاب کو

شہ کہتی تھی جوانی اکبر نے ای بہن ... دکھلا دیا شباب رسالت مآب کو

سلام ۵۲	نوبت جب آئے قبر مین فاخر سی یا علیؑ آسان کیجیے گا سوال وجواب کو	اشعار ۱۵

ردیف ہاے ہوز

ہر دم رہے علیؑ بھی مصطفےٰ کے ساتھ
معراج میں بھی آپ تھے خیر الوریٰ کے ساتھ

آنسو رواں ہیں یعنی میں یہ آہ رسا کے ساتھ
ہوتی ہے جسطرح کبھی بارش ہوا کے ساتھ

جاری ہیں اشک آنکھوں سے ہچکی کے ساتھ یوں
جیسے رواں ہو قافلہ بانگ درا کے ساتھ

عبداللہ حسن نے کہا وقت قتل شاہ
میں بھی گلا کٹاؤنگا اپنے چچا کے ساتھ

پیاسا شہید خنجر بے آب سے کیا
کیا دشمنی تھی شمر کو شاہ ہدا کے ساتھ

ماں سے دم وداع یہ بیمار نے کہا
میں بھی چلونگی سبط رسول خدا کے ساتھ

ہو قبر شہ کے پاس نہ کیوں تربت حبیب
لازم ہے آشنا کو رہے آشنا کے ساتھ

نکلے مدد کو شاہ کی فوج یزید سے
بھائی پسر غلام حر باوفا کے ساتھ

ہمراہ تا بہ گور زمانہ میں سب ہیں دوست
دفن آشنا ہوا نہ کوئی آشنا کے ساتھ

کہتی ہوئی وطن سے چلی یہ شہ زماں
ہمراہ ہے قضا مری میں ہوں قضا کے ساتھ

انصار شاہ کی یہ رفاقت تھی مر کے بھی
نیزوں پہ سر ہے سر شاہ ہدا کے ساتھ

صغرا یہ بولی زیست کی پھر کیا امید ہے
پانی بھی جب گلے سے نہ اترے دوا کے ساتھ

سچ ہے کہ وقت بد مین کسیکا کوئی نہین
ہفتاد و دو ہی رہ گئے شاہ ہدا کے ساتھ

کیون سمجھون ذوالفقار کو مثل علی شہ
لاسیف کی صدا بھی تو تھی لافتا کے ساتھ

فاخرہ حقیقی یہ ہین نہ انسے ہے حق جدا
ہمراہ ہے علی کے خدا یہ خدا کے ساتھ

اشعار ۲۱

سلام ۵۳

مریم سی سیکڑون ہین کنیزان فاطمہ
کیا ہو بیان صل علی شان فاطمہ

جن و ملک سے کیا ہو بیان شان فاطمہ
ایزد ہو جبکہ آپ ثنا خوان فاطمہ

جب ہاتھ مین ہے حشر کو دامان فاطمہ
جائین نہ کیون جنا مین غلامان فاطمہ

اے ہمصفیر جب ہین ثنا خوان فاطمہ
پھر کیون نہ ہین ہم بلبل بستان فاطمہ

سایہ فگن طیور رہے سر پہ شاہ کے
پہونچا جو کربلا مین سلیمان فاطمہ

باد خزان چلی جو ریاض بتول پہ
گل دوپہر مین لٹ گیا بستان فاطمہ

نیزہ سے لگائی راکب دوش رسول کو ۔ زین سے گرا زمین پہ دل و جان فاطمہ

بے آب و بے غذا تو گیا گھر سے شاہ کے ۔ خیر کیوں نہ ہو بہشت میں مہمان فاطمہ

انصار جبکہ سبط نبی پر فدا ہوئے ۔ ہونے لگے شہید جوانان فاطمہ

مقتل میں شہیدوں کی لاشیں پڑی ہیں کب ۔ پھولوں سے ہی بسا ہوا بستان فاطمہ

چلتی اگر نہ باد مخالف جہان میں ۔ پھر گل نہ ہوتی شمع شبستان فاطمہ

حقا کہ ہے امام سوم شاہ مشرقین ۔ جسم رسول و روح علی جان فاطمہ

بے آب پسر جو روئیں مثال ابر ۔ تر آنسوؤں سے ہو گیا دامان فاطمہ

اندھیر کس طرح نہ ہو پھر مشرقین میں ۔ جب ہو غروب مہر درخشان فاطمہ

حسن و جمال و صورت و سیرت میں شکل میں ۔ زینب تھیں ایک خلق میں ہمشان فاطمہ

روباہ کی طرح سے گریزان ہوئی عدو ۔ گونجا جو رن میں شیر نیستان فاطمہ

پردہ نہ فاش ہوگا گناہوں کا روز حشر ۔ یارب ہو میرے ہاتھ میں دامان فاطمہ

دو دن کی بھوک پیاس میں لاکھونکو دی شکست
کیا کیا لڑے ہیں رن میں جوانان فاطمہ

جنت میں وقت ذبح شہ مشرقین کے
دامن تلک تھا چاک گریبان فاطمہ

بازار شام میں یہ منادی کی تھی ندا
آتے ہیں کربلا سے اسیران فاطمہ

فاخر عدو و دوست پہ کچھ منحصر نہیں
کس پر نہیں جہان میں احسان فاطمہ

اشعار ۱۲ — سلام [illegible]

ردیف یاے تحتانی

جبریل کی آتی تھی صدا چرخ کہن سے
سن لو سر شبیر جدا ہو گیا تن سے

کہتی تھی سکینہ یہ سر شاہ زمن سے
فریاد ہے بابا مجھے باندھا ہے رسن سے

اے مومنو سر پیٹو یہ ہے وقت بکا کا
لپٹی ہیں حرم لاش شہنشاہ زمن سے

اک کوک پڑی خیمہ میں وقت ہوئی آہی
جس وقت کہ رخصت ہوئے شہ اپنی بہن سے

یہ پیاس کی شدت تھی یہ آتش کی تھی گرمی
نکلی تھی زبان اصغر نادان کو دہن سے

پیاسی ہوئی صغرا تو کہا شاہ نے رو کر | سیراب کرے تمکو خدا نہر لبن سے

دامان قبا پہاڑ کر دی اپنی نشانی | رخصت ہوئی جب قاسم نوشاہ دولہن سے

دربار مین جب آل نبی آئی کھلے سر | حسرت کی نظر کی شہ والا نے لگن سے

جب شام سی پہونچے حرم شاہ وطن مین | کہتے تھے یہ سجاد حزین اپنی بہن سے

صغرا مین کہون کیا جو مصیبت ہوئی مجھپہ | بیمار تھا بازو مری باندھی تھی رسن سے

افسوس جو گل کھلنے نہ پائی تھے قضا نے | توڑا انھین پھولونکو شہ دین کے چمن سے

کبرا سی نہ ناشاد دولھن ہوگی جہان مین | کنگنا نہ کھلا تھا کہ بندھی ہاتھ رسن سے

کہتی تھی سکینہ مرا دم گھٹتا ہی بھیا | صدقے گئی گردن مری کھلواؤ رسن سے

اشعار ١٥

فاخر کو بلائین شہ دین روضہ پہ اپنے
ہر وقت یہ ہی عرض مری شاہ زمن سے

سلام ٥٥

رخ حسین پہ جبتک نقاب باقی ہی | فلک پہ مہر کو اک اضطراب باقی ہی

جہاد شاہ کا یہ رعب و داب باقی ہی
ہنوز رنہین ہی یہ جگر مین آب باقی ہی

ازل سی مست ہی جب پیری ہون فلک
نہین ہی خواب خمار شراب باقی ہی

قفس مین ین نہو تسکین بلبل شیدا
سکون قلب کو حوض گلاب باقی ہی

دعا سی ہاتھ کو روکی کھڑی ہین یون شبیر
شکن جبین پہ ہی رخ پر عتاب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کسطرح دون ضیا بہائی
ابھی شبیہ رسالت مآب باقی ہی

محال ہی جو نشان بجاہ شاہ مٹے
درم رہیگا جو چشم حباب باقی ہی

محیط دہر مین پوچھو نہ کچھ ثبات بشر
سمجھ بوجھ مین کبتک حباب باقی ہی

روانہ ہوگئے سر پر جناب زینب کے
یہی حسین کو بس اضطراب باقی ہی

عذاب کا بھی نہوگا شمار محشر مین
غم حسین اگر بے حساب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کیونکر لڑونگا لاکھون سے
نہ تن مین تاب و توان نا شباب باقی ہی

نہین ہی نرگس گلگون شاہ مین آنسو
گلون کی جام مین شبنم کا آب باقی ہی

ہو دل میں داغ تو صبر و قرار خاک سے
فنا کتان کو ہی گر ماہتاب باقی ہی

الٰہی خوب نبے مجھسی اور فرشتون سے
بڑا لحد کا حساب و کتاب باقی ہی

اشعار

وہ ظلم کیا ہوے تھی شہ پہ جس سے اہ فخر
غریب و بیکس مضطر و خطر ب باقی ہی

سلام ۵۶

جو فیض نور رخ بو تراب باقی ہی
تو مہر و ماہ مین بھی آب و تاب باقی ہی

رخ حسین مین وہ آب و تاب باقی ہی
کہ مہر و ماہ کو جس سی حجاب باقی ہی

رخ حسین سے سرکی ہوئی ہی کچھ جو نقاب
غروب کچھ ہی تو کچھ آفتاب باقی ہی

سفید بال ہوں سر پہ تو صاف پیری سے
خضاب کرنے سی فرضی شباب باقی ہی

عدو تو پیتی ہین بھر بھر کی جام دریا سے
پئے حسین فقط قحط آب باقی ہی

شہید ہو گئی اکبر حسین زندہ ہین
نہین ہی ماہ مگر آفتاب باقی ہی

خط حسین کرے کیون نہ رہنمائی خلق
ہدایتون کو خدا کی کتاب باقی ہی

برسکی دیدۂ تر کہتی ہین غم شہ مین | کوئی زمانے مین اب بھی سراب باقی ہی

جو چشم تر ہی تو داغ جگر بھی تازہ ہین | چمن ہرے ہین اگر جوۓ آب باقی ہی

چلی ہین شام کو سطح اہلبیت حسینؑ | ردا ہی سر پہ نہ منھ پر نقاب باقی ہی

کہین عقاب پہ اے نور حق سوار تو ہو | قدم کے دید کو چشم رکاب باقی ہی

رخ حسین سی روشن نہ کیون ہو دشت تمام | کھلی ہی چاندنی گر ماہتاب باقی ہی

حرم کی پاس جو کچھ تھا وہ لیگئی اعدا | رخون پہ شرم کی بس اک نقاب باقی ہی

کہا یہ فوج سی تنکے حبیب نے دم جنگ | تنِ ضعیف مین رونقِ شباب باقی ہی

چلین نہ شام سی کسطرح کربلا کو حرم | زیارتِ پسرِ بوتراب باقی ہی

اشعار ١٨

چمک رہا ہی لحد مین بھی داغ دل فاخر
ہوئی ہی رات مگر آفتاب باقی ہی

سلام ٥٧

مدنظر ہی مدح رسول زمن مجھے | نطق عرب دکھائیگی اردو زبان مجھے

منظور ہی ثنائے شہ انس و جان مجھے | عیسیٰ نفسی جو ہو پاک وہ دی حق زبان مجھے

یہ شوق سوز غم ہی کہ پہونچا ہو کیطرح | آیا جہان نظر تہ گردون دہوان مجھے

کہتے تھے شاہ ڈہونڈہ کی اکبر کدہر ہی تو | ملتا نہین ترا مری یوسف نشان مجھے

بولی سکینہ صورت بسمل طپان ہون مین | یہ پیاس نے کیا ہی چچا نیم جان مجھے

گرد غم حسین اگر اور کچھ بڑھے | آتے نظر غبار کی صورت دہوان مجھے

کہتے تھے شاہ زخم نہین ہین برائے شکر | اللہ نے دیے ہین ہزارون دہان مجھے

شہرہ ہی آفتاب قیامت کا حشر مین | دکھلائینگے یہ داغ جگر گریبان مجھے

جب ضعف بڑھ گیا تو یہ سجاد نے کہا | ایذا کمال دیتی ہین اب بیڑیان مجھے

ہون عندلیب باغ خزان دیدہ بتول | کیونکر نہو مثال قفس آشیان مجھے

کہتا تھا یہ شباب علی اکبر حسین | تھا موسم بہار کہ آئی خزان مجھے

سجاد کہتے تھے کہ مین پابند صبر ہون | پہنائینگے نہ اہل خطا بیڑیان مجھے

کہتے تھے بعد خاتمۂ فوج شاہ دین ۔۔۔ افسوس ہے کہ چھوڑ گیا کاروان مجھے

کہتے تھے شاہ رن مین جو اکبر ہوئے شہید ۔۔۔ کر دیگا پیر داغ غم نوجوان مجھے

شہ نے کہا کہ اے عمر سعد روسیاہ ۔۔۔ پڑھ لون نماز عصر جو تو دے امان مجھے

اے چرخ کیون نشانۂ تیر الم ہون ۔۔۔ یاد آگیا ہے اصغر ابرو کمان مجھے

کہتی تھی شاہ ہجر پسر مین پکار کے ۔۔۔ تم تو سدھارے چھوڑ گئے نیمجان مجھے

تھی یہ صدا ہے لاشۂ بے دفن شاہ دین ۔۔۔ ملتی نہین زمین نہ آسمان مجھے

اشعار ۱۱

فاخر تو نوحہ خوان ہے عزائے حسینؑ مین ۔۔۔ تو بھی سنا دے بلبل شیدا فغان سے مجھے

سلام ۶۸

کر دینگے پاک جرم سے اشک روان مجھے ۔۔۔ پہونچائیگا بہشت مین یہ کاروان مجھے

منظور وصف ساقی کوثر ہے اے کریم ۔۔۔ دے مثل موج شستہ و رفتہ زبان مجھے

یارب کس طریقہ سے اہل عدم گئے ۔۔۔ آئی نظر نہ گرد رہ کاروان مجھے

رہتی ہی یادوسینہ ہمشکل مصطفے — پھر کسطرح نہو دل مضطر سنان مجھے

رضوان تمہی چمن کیطرف رخ نہ مین کرون — گر باغ کربلا مین ملا آشیان مجھے

کہتی تھی شاہ ای علی اکبر کہان ہو آپ — دکھلاؤ بار بار نہ سوکھی زبان مجھے

بولی حبیب تیر سا جاؤنگا فوج پر — پیری نے گو کیا ہی سراپا کمان مجھے

زینب یہ بولی صبح کا تارہ عیان ہوا — اکبر مین صدقے جاؤن سنا دو اذان مجھے

کہتا تھا شمر دونگا نہ شہ کو جو آب تیغ — سو بار بھی دکھائین جو سوکھی زبان مجھے

جسدم نظر پڑی رخ ماہ بتول پر — تار نگاہ ہو گیا تار کتان سے مجھے

آہین غم حسین کی رکھون نکیون عزیز — لیجائینگی بہشت مین یہ آندھیان مجھے

تھا عندلیب گلشن خاتون روزگار — ملتا نہ باغ خلد مین کیون آشیان مجھے

کہتی تھی لاش شاہ وہ عالیمقام ہون — ملتی نہین زمین تہ آسمان مجھے

مین آشنای نالہ شبگیر ہون فلک — مرغ سحر سنائین بھلا کیا اذان مجھے

حر نی کہا کہ نار سی پہونچا مین نور تک
لا ئی مری نکیب بالنسی کہان مجھے

روشن مثال شمع ہن بحر جہان مین یا
پھر کس طرح سی گل نکرین آندھیان مجھے

لکھتا ہون طرح تیزی رفتار اسپ شاہ
جنبش قلم نہ کیون نظر آئی روان مجھے

لکھتا ہون طرح نکہت گیسوی شاہ دین
کیونکر نہو زبان قلم عطر دان مجھے

اشعار ۱۹

فاخر کی یہ دعا ہی خدای کریم سے
دکھلا دی اب ظہور امام زمان مجھے

سلام ۵۹

اشکون کی تری نرگس جادو مین نہین ہے
خون نام کو جسم شہ خوشخو مین نہین ہے

شبیر ہین تنہا کوئی اردو مین نہین ہے
اصغر کے سوا ایک بھی پہلو مین نہین ہے

تشبیہ مین کیا دون فرس سرور دین سے
یہ چال یہ شوخی دم آہو مین نہین ہے

شہ کہتے تھے تو دیکھ تو بیکس کے بھی حملے
گو زور وہ اب ساعد و بازو مین نہین ہے

کیون قامت اکبر کا تصور نہو مجھکو
ہی سر و سہی دل مرے پہلو مین نہین ہے

مرحب سے علی کہتے تھی لڑ جم کی جفا جو
تجھسا تو بہادر کوئی اور دین نہین ہے

ہندی مین ہو گیا مصحف دہر اکی ثنا مین
قرآن عربی مین ہے یہ اردو مین نہین ہے

جیسی خلق خلیل عشاہ ہے دین لمین
وہ نبش نبی تو کسی کچھو مین نہین ہے

کسطرح سے دم نکلے غزالون کا نہ اسپر
کچھ خون کے سوا نافۂ آہو مین نہین ہے

جسطرح کی ہے گیسوئے شبیر مین نکہت
اسطرح کی تو خوشبو گل شبو مین نہین ہے

یہ پیاس ہے پاس آنکھونکو لادی ہین نکابت
اک اشک بھی پر چہرہ کی چلو مین نہین ہے

رہبر نہ ہو کیون کاکل شہ کا دل صد چاک
جب شانہ کوئی کوچۂ گیسو مین نہین ہے

تشبیہ مین شہباز سے دیتا اسے لیکن
خو صید کی شاہین تراز و مین نہین ہے

اڑتا ہے یہ بحر قت و غادشت مین کیونکر
پرواز جو اسپ شہ خوش خو مین نہین ہے

مرجھا گیا رن مین گل تر کہتی تھی بانو
خوشبو وہ مرے تکیۂ زانو مین نہین ہے

زینب نے کہا دیکھ کے لاشونکو پسر کے
مین کیا کرون دل اب مرے قابو مین نہین ہے

شہ نے کہا اصغر نے جو لب خشک دکھائے — ای جان پدر آب تو قابو مین نہین ہے

اُف اُف جلے جاتی ہین بن کہتے تھے ناری — کیا آگ تو تیغ شہ غیور مین نہین ہے

کچھ سوچ کے کہتے تھے یہ عباس دم جنگ — افسوس کہ دریا مرے قابو مین نہین ہے

فاخر ہی جو ضو ذرہ مین خاک در شہ کی
وہ نور وہ تابندگی جگنو مین نہین ہے

اشکون مین تڑپ جو ہے وہ جگنو مین نہین ہے — پانی تو کہین ق کا آنسو مین نہین ہے

آرام جگر آج جو پہلو مین نہین ہے — دل بانوے ناشاد کا قابو مین نہین ہے

آنکھون سے یہ چشمک تھی لب سرور دین کی — اعجاز مین جو حسن ہے جادو مین نہین ہے

بولا یہ عمر توڑین صفین جب وہ پکارا — اب ضعف و نقاہت شہ خوشخو مین نہین ہے

کیون بحر مین ہم وزن اشعار مری ہون — ہستی وہ کمی سنگ ترازو مین نہین ہے

جو طفل سر شاک آنکھون کو سجرتی ہین طرارے — وہ جست وہ رم [illegible] آہو مین نہین ہے

ہنس ہنس کے ستم سہتے تھے عمر سعد سے ستم آرا | خاک اڑتی ہے شہ کی کوئی اردو میں نہیں ہے

کیونکر صدف چشم کو قدر انکی نہووے | کیا آبرو گہر ہر آنسو میں نہیں ہے

سوفار کے ماتند ہے پیکان بھی سر خم | اصغر کا لہو تیر سہ پہلو میں نہیں ہے

زخم تن صد چاک جو ہوجاتے تھے نیلے | کچھ زہر تو تیغ شہ خونخوار میں نہیں ہے

تشبیہ قد اکبر گلرو سے ہو کیونکر | اک پھول بھی تو سرو لب جو میں نہیں ہے

یوں بند ہوئے شہ کی پئے افواج ذرستے | رہرو کا پتہ کوچہ گیسو میں نہیں ہے

کس طرح حرم سے شہ سوا اسکی ہو رخصت | اصنام کی جا کعبۂ ابرو میں نہیں ہے

شہ کی صف مژگان قرین تیغ کھنچی ہے | سرمہ کا نشان نرگس جادو میں نہیں ہے

پلکیں جو تصدق نہوں شہ کی بھووں پر | کیا طوف اسا کعبۂ ابرو میں نہیں ہے

کیوں داغ غم شہ سے دلوں سے جہاں سے | خورشید جہانتاب سیاہی میں نہیں ہے

شہ کہتے تھے عباس کہ کیا تیغ کو کھینچوں | طاقت کے ٹوٹے ہوئے بازو میں نہیں ہے

صغرا نے کہا خیر سے ہونٹوں کی ہو آلہی | یہ کیا ہے دل اس وقت جو قابو میں نہیں ہے
آئی ہے جو تو ضیغم ضرغام خدا کی | گھوڑا کسی اسوار کے قابو میں نہیں ہے
بانو کو جو پیارا رخ اکبر میں ہی سکتا | پر تو مگر آئینہ زانو میں نہیں ہے

کسطرح نہ آرام سے تربت میں میں سوؤں
فاخر دل مضطر مرے پہلو میں نہیں ہے

تسمے جو پابند لڑائی میں سپر کے ہوتے | جسم پہ پھر کبھی تیغ کی چپکی ہوتے
دور یہ پھر نہ کبھی شمس و قمر کے ہوتے | گر مقابل یہ مرے داغ جگر کے ہوتے
ٹکڑے گر آنسو نہیں قلب و جگر کے ہوتے | دھوکے اشکوں پہ سپہر لعل و گہر کے ہوتے
غیظ سے دیکھتی تو چونکو جو حضرت دم جنگ | سیکڑوں آن میں ہدف تیر نظر کے ہوتے
بولی ازرق سے یہ قاسم کہ بہادر تھا اگر | پہنچے اک گام قدم تیرے نہ سر کے ہوتے
وعدہ طفلی سے تو سر کا تھا کیا خالق سے | شاہ مشتاق نہ کیوں تیغ دو سر کے ہوتے

ابروی شاہ کا مردم سے اشارہ یہ تھا
حربے بیکار ہین سب تیغ دو سر کے ہوتے

آنکھین صغرا کی نہ وارستی ہین پیوستہ بدر
کان مشتاق نہ کسطرح خبر کے ہوتے

برق شمشیر علیؑ گرتی اگر ڈھالون پہ
ٹکڑے اڑ اڑ کے ہوا پر نہ سپر کے ہوتے

قصد شہ دیکھ کے میدان کا یہ اکبر نے کہا
جانے مرنے کے لیئے باپ پسر کے ہوتے

جوش گریہ سے جو پھر نوح کا آتا طوفان
شہر ہی کیونکر نہ مری دیدہ تر کے ہوتے

شاہ کہتے تھے کہ ہی خاک مرے جینے پہ
برچھی سینہ پہ پسر کھائی پدر کے ہوتے

حضرت آدم و حوا کا جو رہنا ہوتا
خلد مین پھر بنی آدم کے نہ گھر کے ہوتے

ہوتی جب معتبر اشک سے اظہار غم شاہ
جوہر اسوقت عیان اہل نظر کے ہوتے

صبح عاشور کو بڑھ جاتی جو انکی دھڑکن
پار کانونکو مری شور گجر کے ہوتے

دیکھتا وادی پرخار جبین عابد کے
تلوے انگار مربا ہی نظر کے ہوتے

مر کے بھی ساتھ ہوتا شہ مم سرور کا
داغ دل مین نہ مہمان سفر کے ہوتے

چمکین شعلہ شمشیر علی سے جلتین
چارون روشن جو کبھی داغ سپر کے ہوتے

کربلا ماہ محرم مین پہونچنا تھا ضرور
شاہ مشتاق نہ کسطرح سفر کے ہوتے

زمزمہ سنتے جو یادگل زہرا مین مرے
پیچھے اور ہی مرغان سحر کے ہوتے

سوزش زخم جگر ایک ہی شب مین جاتی
گر اثر مرہم کافور سحر کے ہوتے

تیرگی چہرۂ شب کی تو مٹائی اسنے
کیا اثر اور طباشیر سحر کے ہوتے

لحن داؤدی مین دیتے علی اکبر جو اذان
ناطقے بند نہ مرغان سحر کے ہوتے

سر فدا کرتے اسیطرح رفیقان حسینؑ
زندہ سو بار اگر خلق مین مر کے ہوتے

شہ سے زینب نے کہا انکو بھی کرتی مین فدا
گر کہین لخت جگر لخت جگر کے ہوتے

نزع مین یاد نہ آتے اگر انصار حسین
ٹکڑے ہی ہفتاد نہ شبر کے جگر کے ہوتے

عون کہتے تھے عبث رایت حیدر کی ہے فکر
ہونگے حقدار نواسے جو پیمبر کے ہوتے

یاد صغرا مین یہ بانو کہتی تھی واری آؤ
شب کو رہتا ہے کوئی دشت مین گھر کو ہوتے

تھی شہیدونکی ورثت تو ازل سے ثابت — کسطرح جنس شہادت کی نہ تر کے ہوتے

یاد اکبر مین جو آجاتی مجھے یاد حسین
ٹکڑے **فاخر** نہ مرے قلب و جگر کے ہوتے

چشم سے جب شاہ کی آنسو چھلک کر گر پڑے — خلد مین جام شراب روح پرور گر پڑے

زمین جب گھوڑے سے ہمشکل پیمبر گر پڑے — ہاے محبوب خدا فرماکے سرور گر پڑے

ذوالفقار حیدری سے کٹ کے یون سر گر پڑے — ٹوٹ کر شاخون سے جیسے پھل زمین پر گر پڑے

قتل ہو کر شہ سا وارث جب زمین پر گر پڑا — خود بخود سر سے نکیون بانونکی چادر گر پڑے

کٹ گئے تیغ ظلم سے حضرت کی یاور گر پڑے — یا خدا کی عرش تارے زمین پر گر پڑے

ڈگمگا کر سطرح گھوڑے سے سرور گر پڑے — رحل پر سے جسطرح قرآن زمین گر پڑے

چھد گئی تیر ستم سے مشک جب عباس کی — ہاتھ سے بچونکی چھوٹ کر خالی ساغر گر پڑے

آگیا زد فی مین جب دندان سرور کا خیال — اشک آنکھونسے چمک کر مثل گوہر گر پڑے

انکی منھ کی سامنی کیونکر تھین ڈھالین بھلا | کٹکے جس تلوار سی جبریل کے پر گر پڑے

شاہ کہتی تھی بہن بچنا اسی کا ہی محال | جسکے دم کیواسطے کٹکر بہتر گر پڑے

دیکھ لی گر آب و تاب چہرۂ شبیر کو | خاک پر آئینہ کی صورت سکندر گر پڑے

آسمان روتا ہی بعد قتل ماہ فاطمہ | دور کیا گر اشک کی صورت ہر اختر گر پڑے

شاہ کہتی تھے نہین ملتا مجھی تیر الشان | کونسی جا میری اکبر میری دلبر گر پڑے

یون پی فریاد عشر بکو لب کوثر ملے | آنکھ سی دیکھا کین جو رین اور ساغر گر پڑے

دہشت شبیر سی لشکر کا یہ نقشہ ہوا | میانسی تیغین گرین ہاتھو نسی خنجر گر پڑے

اسقدر تھی محو یاد ایزد باری مین شاہ | کچھ نہ سمجھی کب گئی اور کب بہتر گر پڑے

کیا وفاداری مین کامل تھی رفیقان حسین | زیر تیغ و زیر تیر و زیر خنجر گر پڑے

شاہ نی ہل من مغیث جب کہا میدان مین | اٹھ کے سجاد حزین بالای بستر گر پڑے

نکلی دیکھی جب کا سب بای شہ تو ملکا سا | ہی یقین گھوڑی سی اب سبط پیمبر گر پڑے

ضربت دندان محبوب خدا جب آئی یاد | جوہری کے ہاتھ سے یہ لرزے کہ گوہر گر پڑے

سلام

کسطرح فاخر سلامی کا ہون پابند مین
آگے جب مضمون خود میرے قدم پر گر پڑے

اشعار ۱۵

آہون سے کیون نہ چادر اشک روان گرے | طوفان آیا کشتیون سے بادبان گرے

گھوڑے سے زخم کھا کے شہ انس و جان گرے | حیرت ہے کیون زمین پہ نہ آسمان گرے

کسکی مجال بات کرے شہ سے وقت جنگ | بولے جو کوئی تیغ سے کٹکر زبان گرے

گرتے تھے شاہ ڈھونڈھ کے اکبر کی لاش کو | آواز تو سناؤ کہ بیٹا کہان گرے

عباس آہ کیون نکرین فرط ضعف سے | نزدیک ہے کہ ہاتھ سے چھوٹ کر نشان گرے

اک آہ گرم سے مری آئین یہ آفتین | آندھی اٹھی جہان چلے آسمان گرے

آتا ہے ضعف حضرت سجاد زار یاد | اٹھ اٹھ کے کیون زمین پہ ہر ناتوان گرے

کھائی جبھی شکست سپاہ یزید نے | جب چھوٹ کر نشان ضلالت نشان گرے

افتادہ لاکھوں دل ہیں نخچران شاہ مین
یوسف کیطرح چاہ مین ہو کاروان گری

اسطرح آنسوؤنسی یہ تن منہدم ہوا
بارش کی فصل مین کوئی جیسی مکان گری

پیری مین بحث دل نہ مژہ سی ہون کیونکر یہ ان
شاخون سی پھول ٹوٹ کی وقت خزان گری

عابد کو یاد آئی عزیزان رفتہ جب
آنکھون سی اشک مثل گرد رہ کاروان گری

اک جائی مری غیرونکو منظور کیا ہو خاک
ہم یان گری تو سایہ ہمارا وہان گری

پانی نہ مانگی خاک پہ گر کر بجز حسین
جس پیر پر یہ کوہ غم نوجوان گرے

اشعار ۱۵

فاخر ضعیف ماتم عابد سے یہ ہوتے
اٹھی نہ نقش پا کی طرح ہم جہان گرے

سلام

اسطرح تیغ شہ سی قوی تن جوان گری
جسطرح اڑ اڑا کی زمین پر مکان گری

اکبر جو زمین کھاکے ستم کی سنان گری
دل تھام کر زمین پہ امام زمان گری

دیکھین جو شہ کا ابروئے مژگان کی جنبش
ہاتھون سی اہل ظلم کی تیر و کمان گری

نالان جرس ہی قافلی والی ہین اشکریز
یارب کوئی نہ تھمتا کی بیکس کا کاروان ہی

زخم سنان جو کھا کی گری ہی اکبر حسین
بیکس کیطرح اٹھ کی امام زمان گری

جیسی ہی سموم تیغ شہ لافتا چلی
سر اڑ گری تن سی صورت برگ خزان گری

ہلچل ہی وہ تیغ شاہ سی سنتا نہین کوئی
بانگ پکار تی ہین سینہ پانو نشان گری

اللہ رہی ضعف حضرت سجاد ناتوان
آنکھی نہ گر کے اشک کیصورت جہان گری

گر جوش عشق چاہ زنخدان شاہ ہو
یوسف ابھی کنوئین مین مع کاروان گری

ہلچل دکھائی قبر کا نقشہ کیسطرح
لیٹی کفن سی فوج جو سر پر نشان گری

چھوڑین جو دست آہ سی سجاد ناتوان
دنیا مین ابر مرد کیصورت دھوان گری

گلزار کربلا مین سکونت کا ہی یہ شوق
تنکی چمن ہوا سی اگر آشیان گری

دیکھو کسطرح متحرک ہو دل مرا
کیونکر چلا جہاز اگر بادبان گری

تلوارین بیشمار پڑین جبکہ ایکبار
گھوڑی سی ڈگمگا کی امام زمان گری

اشعار ۱۹

فاخر ارم مین پھل غم سرور کا یہ ملا
اُٹھا جو ہاتھ میوۂ باغ جنان گری

سلام

کیا فیض تشنگی شہِ ذیوقار ہی
جو اشک ہی مرا گہر آبدار ہی

روئی نقاب شاہ کا حسن آشکار ہی
یہ آفتاب اور وہ ابر بہار ہی

دلکو خیال اکبر رنگین عذار ہی
برچھی کی یہ نشان ہی کہ دل بیقرار ہی

شہ کی مصیبتونکا ثبات آشکار ہی
صدمہ ہی جو وہ داغ دل بیقرار ہی

لکھتا ہون وصف گیسوی خمدار شاہ دین
نقطہ ہی جو وہ نافہ مشک تتار ہی

پیری مین بھی ہین داغ غم شاہ رنگ پسر
فصل خزان بھی باغ مین ثمر شعار ہی

محتاج شاہ دین ہین لحد اور کفن کی آہ
ای چرخ بس یہ گردش لیل و نہار ہی

کہتی تھی شہ سی پسری بندونکا مین اذن جنگ
اصرار ہی تو خیر تمہین اختیار ہی

ماتم مین شہ کی رہتی ہین تازہ جگر کی داغ
یہ وہ چمن ہی جسمین ہمیشہ بہار ہی

جبتک رہیں حسین شہ عالم پدر کو
بیتاب ہی حسام فرس بیقرار ہی

پانی بھی مانگتے نہیں بسمل پدر ہیں
کیا ذوالفقار شاہ اسم آبدار ہی

سرعت وہ ذوالجناح امام زمان میں
شرمندہ جسی آہوی ملک تتار ہی

تھا زندگی میں داغ غم شاہ جسکا نام
مرنے کے بعد اب وہ چراغ مزار ہی

رخسار شاہ ہیں کہیں کس سی مثال دوں
مہر فلک ہی زرد قمر داغدار ہی

گلہای زخم سی ہی چمن وادی پدر
کیا تیغ شاہ موج نسیم بہار ہی

بیتاب ہی غم شہ دین سی بھی زندگی
جسکو کہ موت کہتی ہین دلکا قرار ہی

کیون اشک دلکی پھول [illegible]
ہر آہ مری اشک نسیم بہار ہی

خواہان ہی قلب دیدۂ مژگان شاہ کا
ہی طرفہ سیر تیر کا جو باشکار ہی

فا خیر کہد سی ہین یہ صدا دونگا یا علی
[illegible] آستی کہ وقت فشار ہی

سلام

کیونکر شکست کفر کا مذہب پا چکے
دست خدا کی ہاتھ بتون کو گرا چکے

جیسی چمن بتول کا پژمردہ پا چکے
غنچے دلونکو باغ جہان سے اٹھا چکے

بچپن مین جو زبانسی کہا تھا دکھا دیا
سب گھر حسین امت جد پر لٹا چکے

اکبر کو خط مین فاطمہ صغرا نے یہ لکھا
بھائی نہ آپ آئے نہ مجھکو بلا چکے

اللہ ری حر اول ذی حرمت حسین
جو انکو اشتیاق ہی حر پہلے آ چکے

کہتے تھے لوگ آکے مبارک ہو ای امام
زین سی زمین پہ شاہ امم کو گرا چکے

چہرہ کا داغ آنسوؤں سی ہوا شہ پہ فرض عین
اصغر سے تشنہ لب کی جو تربت بنا چکے

کہتی تھی یہ سکینہ کوئی تو مجھے بتا دے
دریا پہ مشک لیکے چچا جان جا چکے

قطرون مین کیون نہی کرتہ تاریک جہان ہے
باد فنا جو شمع امامت بجھا چکے

اسوقت شہ نے ایک کو اذن وغا دیا
فوج عدو سی تیر ہزارون جب آ چکے

خیمہ جلا اسیر ہوئی بعد شاہ دین
کیا کیا ستم نہ حضرت عابد اٹھا چکے

اکبر کے غم مین شاہ نہ کیونکر ہون بیقرار
پوچھو یہ داغ اُنسی جو صدمہ اُٹھا چکے

جاتے ہین کربلا سے وطن پھر کے اہلبیت
دل کے چراغ شہ کی لحد پر جلا چکے

ہو گی اُسی کو قدر شہ مشرقین کی
سو کو وہ غم جو ایک جگر پر اُٹھا چکے

اشعار ۱۵

فاخر غم حسینؑ مین یہ دیدۂ پر آب
فردِ گنہ کی رو کے سیاہی مٹا چکے

سلام

جب اوج ماتم شہ والا مین پا چکے
آہ رسا سے عرش کا پایا ہلا چکے

ناوک عدو کی فوج سے پیہم جب آ چکے
حضرت بھی کچھ سمجھ کے پرے دنکو جما چکے

غل فوج مین ہوا کہ خبردار گھات سے
رخصت وغا کی حضرت عباس پا چکے

کہتے تھے اہل شہر مدینہ اوجڑ گیا
شبیر کربلا سے معلے بسا چکے

اُسوقت شاد شاد ہوئے دل سپاہ کے
پہلو کے بل حسین کو جبدم گرا چکے

شوق جنان مین کہتے تھے انصار شاہ دین
یارب ہماری موت کہین جلد آ چکے

اب کسطرح فرس پہ تھمے سرورِ زمان
برچھی لگی خدنگ پڑی تیغ کھاچکے

باجے بجائے فتح کے فوجِ یزید نے
گھوڑے سے جبکہ سبطِ نبی کو گراچکے

صحرائے کربلا نہ منور ہو کسطرح
رخ سے نقاب سید والا اٹھاچکے

کہتے تھے شاہ صبر دے اسوقت ای کریم
جب نور عین سامنے آنکھیں پھرا چکے

دیکھی نگاہ بھر کے وہ ابروے حسین کے
منھ پر ہزار بار جو تلوار کھاچکے

دیکھیں اب اشک ماتم شبیر کیا کرین
داغ جگر تو ماہ مین دھبا لگا چکے

مدت کو بعد پائی ہے سایہ شہ نے قبر
ای کاش گردباد بھی گنبد بنا چکے

اوس پیر ناتوان کا کیون بیٹھ جاے دل
فرزند نوجوان کا جو لاشہ اٹھا چکے

اشعار ۱۷	فاخرؔ یہ سب مہارت ماہر کا فیض ہے اسطرح مین جو زور طبیعت دکھا چکے	سلام

آتے ہی کربلا مین یہ توقیر ہوگئی
جنت عطائے شاہ سے جاگیر ہوگئی

جب ابروئے حسین کی تاثیر ہو گئی
ہر آہ جھک کے صورت شمشیر ہو گئی

جب ان کو یاد اصغر بے شیر ہو گئی
آہ جگر ہوائے پر تیر ہو گئی

دھوتے گنہ سے پاک کیونکر ہون نہ ہیت
آب روان اشک سے تطہیر ہو گئی

در در پھرایا قید کیا چھین لی ردا
کیا کیا نہ اہلبیت کی توقیر ہو گئی

نقشہ فراق کا جو دکھایا حسین نے
زینب خموش صورت تصویر ہو گئی

شہ بولے جلد سب رفقا تو گذر گئے
لیکن ہماری موت مین تاخیر ہو گئی

صغرا یہ بولی سمجھو نگی نسخہ شفا کا مین
حاصل جو شہ کے ہاتھ کی تحریر ہو گئی

اللہ رے وحشت تپ سجاد ناتوان
برق جہندہ پاؤن کی زنجیر ہو گئی

دشت بلا مین سر تھا کبھی گہ تنور مین
فرزند فاطمہ کی یہ توقیر ہو گئی

صغرا یہ بولی مجھ کو کسی سے نہین گلا
اچھا ہین سب بری مری تقدیر ہو گئی

زخمی ہو قلب الفت ابروئے شاہ سے
دیکھو کمان بھی میرے لیے تیر ہو گئی

بڑا انتھا جو ضعف سی سجاد جھک گئی
زنجیر مثل طوق گلو گیر ہو گئی

کچھ یاد کرکے حُر نے یہ شبیر سی کہا
مولا معاف کیجیے تقصیر ہو گئی

یہ خاک اُڑائی ہین نے غم بوتراب مین
نایاب گرد صورت اکسیر ہو گئی

شہ نی کہا مین دی نہین سکتا جواب کچھ
بیٹا ترے رسول کی تقریر ہو گئی

اشعار

ہر بیت مدح شاہ سی پایا جنان مین گھر
فاخر کے قسمتون سے یہ تدبیر ہو گئی

سلام

قرآن کی طرح فرد بیان امام ہی
اسمین نہ کوئی شک ہی نہ اسمین کلام ہی

طرفہ یہ گردش فلک تیرہ فام ہے
یہ خواہر حسین ہی وہ بزم عام ہی

خیمہ مین شہ کی بعد جو انبوہ عام ہی
مضطر کمال زینب عالی مقام ہی

غش ہی سکینہ پیاس سی اصغر تمام سے
برباد خاندان رسول انام ہے

جز حق کسی کے اور روا کیا ہی بندگی
سجدہ سوائے ذات الٰہی حرام ہے

آکر یہ شمر نے پسرِ سعد سے کہا — آخر ہین اب حسین یہ قصہ تمام ہے

آرام سے وہ قبر مین سوئیگا حشر تک — جو عاشقِ حسین علیہ السلام ہے

رفتار دیکھ دیکھ کے اسپِ حسین کی — صرصر بھی کہتی ہے کہ عجب تیز گام ہے

کہتا تھا شمر دیکھ لو اے ساکنانِ شام — یہ خواہرِ حسین علیہ السلام ہے

نزدیک روے شاہ ہے کب زلفِ عنبرین — قدرت خدا کی صبح کے پہلو مین شام ہے

اس قوم کے حسین ہین مہمان دشت مین — مشرب ہین جنکو پانی پلانا حرام ہے

آئی ندائے غیب کہ بس اب نہ لڑ حسین — یون ہی لڑیگا تو تو یہ امت تمام ہے

مشتاق دید ابروے شبیر کیون نہون — دل مائل زیارت بیت الحرام ہے

اوروں کی یاد دل سے نکال اے خدا پرست — خلوت سرا ہے خاص مین کیون دخل عام ہے

کہتی تھی زلفِ شاہ یہ دستِ شمر مین — بیشک یزید حاکم اقلیم شام ہے

اشعار ۱۷	ہر بیت بیتِ خلد ہے مدحِ حسین مین	سلام

فاخر ترا اسلام بھی دار السلام ہے

میدان کو جب شبیہ رسول زمان چلے ‏— بہنون کا تھا یہ شور کہ بھیا کہان چلے

یون یاد زلف شاہ مین اشک روان چلے ‏— جسطرح سے کہ شب کو کوئی کاروان چلے

رخصت جو ہو کی بادشہ انس و جان چلے ‏— سر کھولے اہلبیت رسول زمان چلے

ویسی دھوان تو آنکھو نسی اشک روان چلے ‏— کیونکر نہو غبار جہان کاروان چلے

زمین سموم چل گئی جب تیغ شاہ کی ‏— سر اڑ اڑ کی تن سی صورت برگ خزان چلے

اکبر سنان جو کھا کی پکاری حسینؑ کو ‏— ہی ہی رسولؐ کہکے امام زمان چلے

اوٹھی پسر کی لاش تو بانو یہ کہتی تھی ‏— غربت مین ماں کو چھوڑ کی بیٹا کہان چلے

اللہ ری ضعف حضرت سجاد ناتوان ‏— گر گر کے مثل گرد رہ کاروان چلے

وائے کیطرح کیون نہ زمانے مین ہین پسون ‏— جب سر پہ آسیا کیطرح آسمان چلے

برچھی جو کھا کے سینے پہ گرنے لگا پسر ‏— اک آہ کرکے زمین امام زمان چلے

موقوف دل کی اک حرکت آہ پر نہین — کشتی بھی ہی محال کہ بے بادبان چلے
مرنے جو نور عین چلا شاہ نے کہا — بیٹا پدر کو چھوڑ کے تنہا کہان چلے
تڑپا جو قلب سینہ اکبر کی یاد مین — اسطرح نکلے آہ کہ جیسے سنان چلے
آتا ہی ضعف حضرت سجاد زار یاد — گر گر کے کیون نہ مین پہ نہ ناتوان چلے
گھر بیٹھے یون سفر مین ہین حسب سخن تمام — جبطرح سے دہنمین کسی کے زبان چلے
اکبر کا جب عقاب اوڑا رخ مین عل ہوا — لو پھر فلک پہ آج رسول زمان چلے

اشعار ۳۰

فاخر کو یہ مزار مین یارب صدا سنا
جلد اوٹھ پے جہاد امام زمان چلے

سلام

جوہن جو دکھائے سر زین شاہ نے آکے — گھوڑا بھی چلا تھو تھنی سینے سے ملا کے
سر اوڑ تے تھے پتون کی طرح اہل جفا کو — تلوار تھی حضرت کی کہ جھونکے تھے ہوا کے
دھیان آگئی حسب مدت محبوب خدا کے — کھانے لگے شہ برچھیان گردن کو جھکا کے

نیزی جو دو جگر مین برابر اوتر گئے
گھوڑے سے گرکے اکبر دلگیر مر گئے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے
فرمایا شہ نے گود مین باباکے مر گئے

کہتا تھا جبکہ صاف علم پشت شاہ مین
ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے

زینب سے شاہ کہتے تھے دیکھو یہ انقلاب
سب دوست دو پہر مین جہان سے گذر گئے

اللہ رے ضرب سیکڑون سر ہو گئے دو نیم
جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی
شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی
ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین
تھا نور کا سب باپ کی اکبر کدھر گئے

دیکھا علم جو خیمہ مین لاتے حسین کو
فضہ پکاری بی بیو عباس مر گئے

اکبر کو پوچھا مان نے تو شبیر نے کہا
برچھی جگر پہ کھا کے جہان سے گذر گئے

کہتی تھی مان یہ لاش پہ اکبر بتاد تو
جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لائے مشک و علم جبکہ شاہ دین
بولی سکینہ ہای چچا جان مر گئے

اللہ رہی صبر مان نی کہا شکر کردگار
جسدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے

چھپتی حرم سی کیا خبر قتل شاہ دین
باجی پکارتے تھی کہ شبیر مر گئے

اشعار

گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے

سلام

زینب نے دیکھی لاشن جو اکبر سے ماہ کی
خیمہ بھی اٹھ کے رہگیا یون دل سی آہ کی

قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی
زنجیر بن گئی مرے پاے نگاہ کی

اکبر کے خط رخ کو مین دیکھا کرون نکلنو
بڑھتی ہی رنگ سبز سی قوت نگاہ کی

عبرت کا ہی مقام زمانیکا انقلاب
دوروز تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی

بد مثل ہین حسین تو تلوار لاجواب
ہی اسمین شک نہ اسمین جگہ اشتباہ کی

پانی کیطرح فرط خجالت سی بہ چیلا
آئینہ نے جو چہرہ شہ پر نگاہ کی

یون دو دو جگر ساتھ چلا آہ رسا کے
جسطرح روان ابر ہو جھونکونسی ہوا کے

کہتے تھے علمدار یہ فوجونکو بھگا کے
لڑنا اسی کہتے ہین مستی ہین وغا کے

جلدی کی جو اک بات بہت لبین ٹھنی تھی
دریا کو لیا شیر نے دو ہاتھ لگا کے

تاخیر سی رخصت کی یہ عباس کا تھا حال
رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹونکو چبا کے

کیون صورت گل گوش بہ آواز نہو ہم
تا نو ہین سے عمر نگ ہین بلبل کے نوا کے

ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر ظلم
سیدانیین شہ آئے جو گھونگرونکو اوڑہا کے

کیون قلب مکدر کو نہ ٹکڑونکی کرون قید
کہلاتی ہین ضرّیہی خاک شفا کے

یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے
جسطرح کہ خاک اڑتی ہو جھونکونسی ہوا کے

شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو
کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے

پیدا ہوئی ہو خاک شفا خلق مین جسسی
اس سے مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے

اسو آہ دل سوز دہ آفت سے نکل جلد
چلتے ہین رہ خوف مین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھو دل پُرداغ مین میرے | اترائی ہی کیون بادِ صبا باغ مین لگکے
یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا مین | رہ جاتے ہین آنسو مرے رخسار پہ آکے
شپیر نہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر | بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھاکے
یون مجمع احباب مین بیٹھے ہین شہ دین | ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشے شہدا کے
گو صبر مین یکتا ہی زمانہ تھے شہ دین | دل بیٹھ گیا لاشہ فرزند اٹھا کے

استغفار — جو بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین فاخر
وہ حق سے ادا ہوتے ہین محبوب خدا کے — سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے | عباس جسطرف صفت شیر نر گئے
کیا کیا نہ ستم شاہ امم پہ گذر گئے | بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے
قاسم کی ماں یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے | بدلے حنا کے ہاتھ ترے خون مین بھر گئے
ماں کہتی تھی کہ جھولے کو ویران کر گئے | بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

یون دو دو جگر ساتھ چلا آہ رسا کے | جسطرح روان ابر ہو جھونکونسی ہوا کے
کہتے تھے علمدار یہ فوجونکو سنا کے | لڑنا اسی کہتے ہین سنی ہین وغا کے
جلدی کی جو اک بات بہت دلمین ٹھنی تھی | دریا کو لیا شیر نے دو ہاتھ لگا کے
تاخیر سی رخصت کی یہ عباس کا تھا حال | رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹھونکو چبا کے
کیون صورت گل گوش بر آواز نہو ہم | تاثیر نہین ہے مرے نالہ مین بلبل کے نوا کے
ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر اظلم | سیدھا انہین شہ آئے جو گھوڑونکو اڑا کے
کیون قلب مکدر کو نہ ٹکڑونکی کرون قدم | کہلاتی ہین صرصر ہی خاک شہدا کے
یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے | جسطرح کہ خاک اڑتی ہے جھونکونسی ہوا کے
شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو | کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے
پیدا ہوئی ہی خاک شفا خلق مین جیسی | اس در سے مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے
اس آہ دل سوز و آفت سے نکل جلد | چلتے ہین رہ خوف مین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھو دل پرداغ مین میرے — اترائی ہی کیون باد صبا باغمین آکے

یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا ہین — رہ جاتے ہین آنسو ٹھہرکے رخسار پہ آکے

شپیر شہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر — بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھاکے

یون مجمع احباب مین بیٹھے ہین شہ دین — ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشے شہدا کے

گو صبر مین یکتا ہی مردانہ تھے شہ دین — دل بیٹھ گیا لاشۂ فرزند اٹھاکے

اشعار

جو بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین فاخر
وہ حق سے ادا ہوتے ہین محبوب خدا کے

سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے — عباس جس طرف صفت شیر نر گئے

کیا کیا نہ رنج شاہ امم پر گذر گئے — بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے

قاسم کی مان یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے — بدلے حنا کے ہاتھ ترے خون مین بھر گئے

مان کہتی تھی کہ جھولے کو ویران کر گئے — بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

نیزے جو دو جگر میں برابر اتر گئے | گھوڑے سے گر کے اکبر دلگیر مر گئے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے | فرمایا شہ نے گود میں بابا کے مر گئے

کہتا تھا جبکہ صاف علم دشت شاہ میں | ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے

زینب سے شاہ کہتے تھے دیکھو یہ انقلاب | سب دوست دو پہر میں جہاں سے گذر گئے

اللہ رے ضرب سیکڑوں سر ہو گئے دو نیم | جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی | شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی | ہمراہ فرق شاہ رفیقوں کے سر گئے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین | تھا نور کا ب باپ کی اکبر کدھر گئے

دیکھا علم جو خیمہ میں لاتے حسین کو | فضہ پکاری بی بی یہ عباس مر گئے

اکبر کو پوچھا ماں نے تو شبیر نے کہا | برچھی جگر پہ کھا کے جہاں سے گذر گئے

کہتی تھی ماں یہ لاش پہ اکبر تباہ تو | جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لاے مشک و علم جبکہ شاہ دین
بولی سکینہ ہاے چچا جان مرگئے

اللہ رے صبر مان نے کہا شکر کردگار
جسدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے

چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین
باجے پکارتے تھے کہ شبیر مرگئے

اشعار

گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے

سلام

زینب نے دیکھی لاش جو اکبر سے ماہ کی
خیمہ بھی اٹھ کے رہگیا یون دلسے آہ کی

قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی
زنجیر بن گئی مرے پلے نگاہ کی

اکبر کے خط رخ کو مین دیکھا کرون نہ کیون
بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی

حیرت کا ہے مقام زمانیکا انقلاب
دو روز تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی

بے مثل ہین حسین تو تلوار لاجواب
ہے اسمین شک نہ اسمین جگہہ اشتباہ کی

پانی کیطرح فرط خجالت سے بہ چلا
آئینہ نے جو چہرہ شہ پہ نگاہ کی

قربان سرعت فرس خاص شاہ دین | پائی ہوا نے بھی نہ کبھی گرد راہ کی
بانو یہ بین کرتی تھی اصغر کی لاش پہ | جنگل بسا دیا مری بستی تباہ کی
منظور ہو جو وصفِ خط روی شہ کی مشق | وصلی بناؤن ہین ورق مہر و ماہ کی
ادنا بھی رنج تھ ہی نازک مزاج کو | آندھی ہی بوی گل کو ہوا برگ کاہ کی
کہتی تھی خون مین ڈوبکی اعدا کہ بس حسینؑ | لشکر کے آب تیغ نی کشتی تباہ کی
اعلی کا عیب بھی ہنر ہی تو ہی ساتھ حسین کے | بڑھتی ہی زینت اور بھی سر کلاہ کی
قد خمیدہ سی مری تو خوف کر فلک | ہاتھ آگئی ہی مجکو کمان تیر آہ کی
ٹھنڈا ہوا علم ہوا لب دریا جو شاہ کا | بیساختہ حسین نے اک سرد آہ کی

اشعار ۱۵

فاخر کو روز حشر بچانا جہنم سی
یارب تجھی قسم ہی رسالت پناہ کی

سلام

رخصت جو نورِ عین نی لی رزمگاہ کی | کچھ سوچ کر امام دو عالم نے آہ کی

باقی دو چند دشت مین گرمی سپاہ کی ۔ جب دُر سے بی بیون نے صفون پر نگاہ کی

اندر سے جنگ بادشہ دین پناہ کی ۔ ٹھہرا رہی تھی ڈر سے زمین رزمگاہ کی

قربان آبداری تیغ امام دین ۔ خشکی مین فوج شام کی کشتی تباہ کی

تھمنے سے اشک غم کے نکیونکر ملائک ہون ۔ باران کا قحط موت ہے مردم گیاہ کی

آیا سبکروی سے جدھر اسپ شاہ دین ۔ نقش قدم بنا نہ اڑی گرد راہ کی

ہل مین مبارزون کا اٹھا غل جو فوج مین ۔ اکبر نے بڑھ کے جانب حضرت نگاہ کی

آتا نہین نظر جو خط روی شاہ دین ۔ عینک لگائے پیر فلک مہر و ماہ کی

تربت مین بھی کدورت دل اپنے ساتھ ہے ۔ گھر تک لگا کے لائے ہین ہم گرد راہ کی

اوڑنا یہ بے سبب نہین اسپ حسین کا ۔ صحرا مین آگی کوئی پتی گیاہ کی

بولا عمر سے پیک سیاہ کہ ہوا ہے امیر ۔ حالت ہے غیر سبط رسالت پناہ کی

مثل زرہ جو تیر سے تن شہ کا چھن گیا ۔ تھرا گئی ضریح رسالت پناہ کی

آئی رہ صواب پہ جس دم نہ اہل شر
قبضے پہ ذوالفقار کے شہ نے نگاہ کی

آواز آرہی تھی یہ قرنا سے دشت مین
دم مین کٹے گی آل رسالت پناہ کی

خنجر سے حلق شاہ جو ہونے لگا جدا
آواز آئی اشہد ان لا الہ کی

اشعار

فاخر ہر ایک آہ سے آتی ہے یہ صدا
اشکون سے فرو ہوگئی تیزی نگاہ کی

سلام

چارو طرف سے وار جو تیغون کے چل گئے
شبیر ڈگمگا کے فرس پر سنبھل گئے

عاشور کو شجر بھی نہ صحرا کے جل گئے
حدت سے آفتاب کے پتھر پگھل گئے

اعدا کے منھ سے حرف کچھ اپنے نکل گئے
عباس نامدار کے تیور بدل گئے

لاکھون جو ایکبار بڑھے کارزار کو
تلوار لے کے پیاسے حضرت سنبھل گئے

لکھا جو حال گرمی عاشور کلک نے
کاغذ پہ ہر الف صفت شمع جل گئے

پہونچے فلک کو توڑ کے عرش آلہ تک
منھ سے جو شہ کے جنگ مین نعرے نکل گئے

دریای خون یہ باڑھ پہ تھا تیغ شاہ کا
تہ بہ کی سر حباب سی بالا ہی تل گیئے

کانٹی جو پای لالہ رخونکی زبان مین
دریا لہو کے دیدۂ شہ سی ابل گیے

روکا کبھی مژہ نی جو جوش خروش مین
طفل اشک ماتم شہ دین مین مچل گیئے

چمکے جو ذرہ ہاے بیابان کربلا
نار حسد سے مہر و مہ و نجم جل گیے

دیکھا جو زہر افعی شمشیر شاہ کو
تنکے کی طرح موذیونکی بل نکل گیے

اک اشک گرم بھی مرا شامل ہوا اگر
حدت سی خار ماہی دریا بھی گل گیئے

دلمین پڑے ہین داغ غم شاہ شب مین
دن سی چراغ آج مری گھر مین جل گئی

انصار شہ کی کیا ہون وفاداریان بیان
رکھا سر انکو پاونپہ اور دم نکل گئی

اشعار ۱۸۱

فاخر پل صراط پہ کانپے تو تھے قدم
منھ سے لیا جو نام علی کا سنبھل گئے

سلام

مردے تڑپ کے قبر کے باہر نکل گئے
صحرای کربلا مین جو لاشے مچل گئے

ہنگام صبح تیر جو لشکر سے چل گئے ‖ تلواریں لیکے میانسے غازی سنبھل گئے

سن سے جو تیر پاس سے شہ کے نکل گئے ‖ آیا جلال آپ کو تیور بدل گئے

آیا سپاہ شام سے جو بہر کارزار ‖ عباس نامدار کے تیور بدل گئے

فرماتے تھے حسین کہ اکبر کہو تو کچھ ‖ کیونکر جگر کو توڑ کے ناوک نکل گیے

دل کو غم حسین حسن میں ہوا یہ جوش ‖ بھریں دونوں آنکھوں سے میرے ابل گئے

مہلت نہ اتنی تھی کہ جو پھانسیں نکالتے ‖ چبھ چبھ کے خار پاؤں میں عابد کے گل گئے

کیونکر نہوں ڈھلے ہوے سانچے کے میرے شعر ‖ مضمون تمام نظم کے قالب میں ڈھل گئے

کھینچی جو یاد گیسوے سرور میں آہ گرم ‖ سب استخوان تن صفت شمع جل گئے

دیکھا نہر پہ لاے جو پانی سے بھر کے مشک ‖ آغوش اہلبیت میں بچے مچل گئے

گھبرا کے بی بیوں نے رکھے ہاتھ قلب پر ‖ آواز کوس دف سے جو بجتے دہل گئے

ضرغام حق کا لال جو گونجا کچھار میں ‖ صحرا سے دب کے شیر نیستان نکل گئے

حیران ہون آسمان نہین کیون لگ گئی آگ
جسم خدا کی نور کی آتش سی جل گئے

نکلا بخار یگ گرم پہ دم جو شباب مین
نیزی پہ بھی نہ گیسوی اکبر کو بل گئے

اشعار ۱۵

فاخر یہ فیض مصحف زہرا کا ہی تمام
شعر فصیح منہ سی جو میرے نکل گئے

سلام

تیغین انصار ہین میدان مین کھاتی جاتے
لاشی مقتل سی ہین شبیر اوٹھاتی جاتی

غم شبیر کے داغون کی نہ کیون قدر کرون
داغ سینی مین مری ہین یہ لگاتی جاتی

تربت شہ سی اٹھی سب تو یہ عابد نی کہا
ٹکری دامان و گریبان کی چھڑاتی جاتے

وقت مولود دم نزع جو آسان ہوتی
روتی پھر کیون جہان مین بشر آتے جاتے

حال لشکر کا یہ تھا ہی ضرب شہ دین سی تباہ
چادرین بھر امان سب ہین ہلاتے جاتے

دوست گذری جو لحد پر سی تو آئی یہ صدا
فاتحہ کو تو ذرا ہاتھ اٹھاتی جاتے

لاش وہ لیسی تھی بے غسل و کفن مقتل مین
مرکے بھی ظلم ہین شبیر اٹھاتی جاتی

شور تھا کہتی ہین کیا قلب پہ فیقان حسین
زخم سید المین ہین سبھی کے ہین کھاتی جاتے

مرنے اکبر جو چلے روکے یہ بانو نے کہا
مانگی تربت تو مریجان بناتے جاتے

لاشہ شہ سے صدا آتی تھی ہر وارد کو
پانی ممکن ہو جو تمکو تو پلاتے جاتے

فوج پر جاتے ہین اسطرح پہ جناب حسین
آستین مثل ید اللہ ہین چڑھاتی جاتی

آب ہین خنجر بران جو غضب کے ہین ادھر
تشنہ کامونکی ہین وہ پیاس بجھاتی جاتے

قاتلونکو جو ملک پوچھتے ہین محشر مین
نام اک اک کا ہین شبیر بتاتی جاتے

زین لاشے شہدا کی جو پڑے ہین ہر سو
پاس سے دیکھتے ہین شہ ادھر آتی جاتے

اشعار ۱۵

قافلہ سبکہ لیے جاتے ہین تیز اے فاخر
راہ مین پاؤن ہین سجاد بڑھاتے جاتے

سلام

تیغ مین اشک غم شہ جو بجھاتی جاتے
کرتے طوفان بپا خلق سے جاتی جاتی

ایک سبعیت مین تو ہوتا فیصلہ کتنا تھا ستم
آپ شبیر کھڑے ہین بڑھاتے جاتے

صبح سے شغل یہی شاہ کو ہے سید انمین — قلب پہ داغ ہین اک اک کو اٹھاتے جاتے

پیاس نے آگ لگائی تھی جو لبین مین فرج — پانی پانی کیا شبیر نے جاتے جاتے

تیغ مین دیکھ کے عباس کو اعدا نے کہا — تھوڑا پانی تو سکینہ کو پلاتے جاتے

بارش تیر دوبارہ جو ہے شہ پہ منظور — چلے اترے ہوئے اعدا ہین چڑھاتے جاتے

رن کو اکبر جو چلے دوڑ کے زینب نے کہا — صورت اک بار مجھے اور دکھاتے جاتے

خیمۂ شہ کی طرف آ جو نکلتے ہین عدو — پانی ہنس ہنس کے ہین بچو نکو دکھاتے جاتے

برچھی کھا کر جو گرا لال تو شہ نے یہ کہا — باپ کی لاش تو کاندھے پہ اٹھاتے جاتے

بعد خیمہ کو جلے کیون نہ نبی کی اولاد — آگ مین آگ ہین غدار لگاتے جاتے

سم رہوار شہ دین سے جو اڑتی ہین شرر — آگ صحرا مین وہ کوسون ہین لگاتے جاتے

قبلہ و سجدۂ حق مین جو پڑے ہین شبیر — وار تیغو نکے ستمگر ہین لگاتے جاتے

قبضے تیغو نکے نہ مر کر بھی چھٹے ہاتھو نسے — نمازیون کو وہی تیور رہے جاتے جاتے

تھی یہ عباس کی ادنیٰ سی عنایت سجاد ہم جنگ | اقتل ویس ہیں کیئے شبیر نے جاتے جاتے

اشعار ۱۲ | نالے جو ماتم سرور میں کیئے ہیں فاخر ایک عالم کو وہ سر پر ہیں اٹھاتے جاتے | سلام

دیکھیں اگر غدار شہ بحر و بر کبھی
فق روی ماہ ہو کبھی روی سحر کبھی

تشنہ کہنی تھے وہ صبر دے مجکو تو اے کریم
زخمی ہو دل مرا تو نہ تڑپے جگر کبھی

منظور عاصیوں کی نہوتی اگر نجات
پھرتی نہ اہلبیت نبی در بدر کبھی

کیا ذو الجناح شاہ کے اوصاف ہوں رقم
صرصر کبھی ہے برق کبھی ہے شرر کبھی

شبیر کیوں نہ قدر کرے ذو الفقار کی
خنجر کبھی ہے تیغ کبھی ہے سپر کبھی

ادنیٰ سا تھا یہ شوق شہادت حسین کو
لڑ ذیں بھی نہ آپنے روکی سپر کبھی

قاتل سپاہ کی ہے تو حافظ ہے شاہ کی
ہے ذو الفقار تیغ کبھی اور سپر کبھی

چاروں طرف سے تیر جو پڑتے ہیں مشک پر
پھر تے ہیں ادھر کبھی عباس ادھر کبھی

سننی اذان اکبر یوسف جمال اگر
منقار پھر نہ کھولتی مرغ سحر کبھی

زینب کا دھیان شہ کو جو آیا دم اخیر
کروٹ ادھر تڑپ کی کبھی لی ادھر کبھی

ہوتا تھا غل درود کا فوج یزید مین
آجاتی تھی شبیہ نبی گر نظر کبھی

اشعار ۱۵

فاخر نہ صبر کرتے اگر عابد حزین
کھلتا نہ اہلبیت کا بلوے مین سر کبھی

سلام

روشن تھا چشم قاسم گردون وقار سی
بجلی گری گی سر پہ دنبالہ دار سے

گرز و سنان و تیر و تبر جبکہ چل گئے
تیور نہ اکی شہ زمین پہ گری راہوار سے

کیونکر نہ فوج شام کی کشتی تباہ ہو
طوفان اٹھا ہی آب دم ذوالفقار سی

تیغ علی کی ہے مین ساری کٹی ہی عمر
بیڑا ہوا ہی پار مرا ذوالفقار سے

کھینچی جو آہ ماتم شبیر مین بعد مرگ
آندھی زمردی اٹھی اپنی مزار سی

شبہ کہتی تھی شمر سے یون ذبح کر مجھے
نکلے لہو کی دھار تو خنجر کی دھار سے

بولی نبی یہ چوم کے حلق حسین کو
کٹ جائیگا گلا بھی خنجر کی دھار سے

جب یاد آئی عارض گلرنگ شہ مجھے
پہونچا چمن مین پہلے نسیم بہار سے

مرقد مین آئے آپ تو جان آئی یا علی
فصل خزان بدل گئی فصل بہار سے

کوسون نہین ہے فوج کا سید انبیاء نشان
خاک اُڑ رہی ہے آب دم ذوالفقار سے

حکم جہاد پھر نہ قیامت تلک ہوا
سکہ بٹھا یا شاہ نے یون ذوالفقار سے

کس نے یکھا حسین کو منظور جب ہوا
قبضہ ملا ہوا تھا سر ذوالفقار سے

اللہ رے روانی شمشیر شاہ دین
اک ہاتھ بڑھ سکا نہ فرس ذوالفقار سے

مایوس ہو کے بیٹھ گئے عابد حزین
دیوار آ گئے اُٹھ گئی جب جا غبار سے

فاخر دل دو نیم کی کیونکر کرون قدر
ملتی ہے شکل اسکی ذرا ذوالفقار سے

چھٹتا نیام زمین کیون ذوالفقار سے
گھر دور تھا حسین غریب الدیار سے

تو اسقدر نکلتی تھی اوس آبدار سی — اب سنان بلند نہ تھا ذوالفقار سی

رخصت جو ہو کے رنکو چلے شاہ مشرقین — لپٹی سکینہ جھک کے سُم راہوار سی

رنکو چلے ہین لاکھون مین تنہا جو شاہ دین — کچھ کہہ رہی ہی نبت علی راہوار سی

اشکون نے ڈہل کے چشم سی عابد کو دی خبر — نکلے رکاب پا ہی شہ ذی وقار سی

دونا فروغ خانہ آل نبی ہوا — اس گھر مین جب چراغ جلا ذوالفقار سی

ہوتا اگر شریک نہ زور یدالہی — کٹتے نہ جبرئیل کے پر ذوالفقار سی

ہر زخم تن مین تہا لب معشوق کا جواب — زخمون پہ منہ کو رکھتی تھی سوفار پیار سی

گیسون پہ پیچ اوسپہ رشش باران تیر — جسکو بچاتی ہین فاطمہ منہ کی پھوہار سی

قبضے سی قتل کرتی تھی جن کو امام حسین — سوت انکی تھی ستارہ دنبالہ دار سی

تھی غسل مستحب پہ یہ مائل رفیق شاہ — تیغین بھی انکو کم تھین نہ پانی کی دھار سے

صانع نے یہ زبانون مین اسکو رکھی تھی بات — ہر شی دو نیم ہو گئی اک ذوالفقار سی

کیون نہ مدام نیزے سے روانہ ہون قافلے
راہ عدم ملی ہوئی ہے ذوالفقار سے

سیدانیان چل سکین جو نہ ہمراہ وقت جنگ
کٹ کٹ گئی ہے ابھی دم ذوالفقار سے

ماہی سے پوچھیے پرش تیغ مرتضیٰ
اب تک کٹا ہوا ہے گلا ذوالفقار سے

اشعار ۲۲

مدفن ہو کربلاے معلےٰ کی خاک پر
فاخر کی التجا ہے یہ پروردگار سے

سلام

تلوارین یون ہین شاہ پہ بد خو لیے ہوئے
مردم پہ جیسے تیغ ہین ابرو لیے ہوئے

محشر مین ڈر ہو آتش دوزخ کا کیا مجھے
شیشو نمین ہین ملک مرے آنسو لیے ہوئے

اللہ ری پیاس منہ کو قرین طفل شاہ دین
آنسو کی ہین امید پہ چلو لیے ہوئے

ہو سیل کچھ زور مرے اشک چشم کا
جاتے ہین خلد مین مجھے آنسو لیے ہوئے

کیون شکل آفتاب نہ کانپے تن حسین
آتے ہین لاش اکبر مہرو لیے ہوئے

پیاسے لبان میں نہ کسطرح جا پڑین
تیغین ہین آبدار جفا جو لیے ہوئے

تڑپا پسر جو خاک پہ حضرت نے یہ کہا — بیٹیا قرار و صبر کا پہلو لیے ہوئے

بکھرا نثار گیسوے عنبر فشان شاہ — پھرتے ہین نافہ دشت مین آہو لیے ہوئے

تیر چھاتا تھا ہاتھ جب سر دشمن پہ شاہ کا — غل تھا یہ تیغ جائیگی پہلو لیے ہوئے

تلتے ہین روز و شب جو عمل اہل جرم کے — گردون ہے مہر و مہ کی ترازو لیے ہوئے

رخسار شہ کے پاس کب آنسو ہے جلوہ گر — پہلو مین آفتاب ہے جگنو لیے ہوئے

کرتے ہین وار فوج پہ اوچھے امام دین — آیا ہے غیظ رحم کا پہلو لیے ہوئے

بدلین جو کروٹین تو یہ بیٹی سے بولے شاہ — تڑپو مگر قرار کا پہلو لیے ہوئے

محشر مین فاطمہ ہے فریاد پیش حق — آتے ہین فرق سید خوشخو لیے ہوئے

جب محو یاد چشم شہ دین مین مین ہوا — پہونچے مجھے تتار مین آہو لیے ہوئے

غل تھا سوار دوش نبی ہے وہی جو کے — جاے مہار ہاتھ مین گیسو لیے ہوئے

شہ یون چلے ہین توت بازو کی لاش پر — بیٹیا جوان ہے ہاتھ مین بازو لیے ہوئے

جاتے ہین کس ہراس مین بہر تلاش آب
اصغر کو گود مین شہ خوش خو لیے ہوئے

تھا بسکہ تار خانہ زندان اہلبیت
پہونچی چراغ ہاتھ مین جگنو لیے ہوئے

حُر کربلا مین شہ کو جو لایا تو غل ہوا
آتا ہے دیکھو شیر کو آہو لیے ہوئے

وہ تیرہ بخت ہون کہ لحد پہ مرے کبھی
آیا نہ کوئی طفل بھی جگنو لیے ہوئے

عہد طفولیت مین جو مجلس مین ہین شاہ ہدیٰ
آتا ہے گرگ بچہ آہو لیے ہوئے

زلف دراز شہ کے قرین کب عذار سے
ظلمت بڑھی ہے نور کا پہلو لیے ہوئے

اشعار ۱۵

فاخر کو یاد گیسوی شہ تھی تو خود نسیم
آئی ہے بوی نافہ آہو لیے ہوئے

سلام ۱۰

شانے کٹ کر جو نہ دریا پہ شہادت ہوتی
پست نہ پھر جرأت عباس کی شہرت ہوتی

پھر نہ دی تیر کی پیاسی شہادت ہوتی
حرملہ کے جو ذرا دل مین مروت ہوتی

بعد شہ کہتے تھے عابد کو جو دیتا نہ وہ صبر
زندگی کی مری پھر کونسی صورت ہوتی

ہجر میں یوسف ثانی کے جو روتی شبیرؑ
مثل یعقوب نہ آنکھوں میں بصارت ہوتی

شست شو کرتا نہ گر اشک غم سرور سے
صورت آئینہ دلمیں نہ کدورت ہوتی

شاہ کہتے تھے کہ ہوتی جو صفر میں صغرا
رنج پہ رنج اذیت پہ اذیت ہوتی

حر نے بھائی سے کہا دیتا نہ گر شاہ کا ساتھ
حشر میں حیدر صفدر سے ندامت ہوتی

گھر میں فاطمہ کے گرچہ سمجھتے اعدا
خیمہ دریا سے اٹھانے میں نہ حجت ہوتی

فوج غدار سے کیوں آتا شہ دین کی طرف
حر غازی کو اگر خواہش دولت ہوتی

پانی لا بھر کے ہر ایک نہر سے جا کر پیتا
تشنہ کامونکو اگر آب پہ رغبت ہوتی

یہ بھی تو ماں کی جگہ انکو سمجھتی تھی سدا
کیوں نہ شبیر سے زینب کو محبت ہوتی

ہوتا محشور نہ گر قامت شبیر شہ کا
کسطرح پھر نہ قیامت میں قیامت ہوتی

یہ کہو چادر تطہیر نے پردہ رکھا
سر کھلے ہوتی جو کبرا تو قیامت ہوتی

شہ کا ماتم جو بپا کرتے جن و انس و ملک
کہیں شیون کہیں نالہ کہیں رقت ہوتی

اشعار ۱۹ | شبیر کے شبیر ہی ہوتے ہیں جہاں میں فاخر
کیوں نہ عباس ہیں حیدر کی شجاعت ہوتی | سلام

پیاسے ہیں نزع میں شہ والا کے سامنے
بیمار جاں بلب ہیں مسیحا کے سامنے

سرسبز ہو فوج کیا شہ والا کے سامنے
ادنی کی کیا بساط ہے اعلی کے سامنے

عباس کا ہو گھاٹ پہ قبضہ نہ کس طرح
گرمی میں شیر رہتی ہیں دریا کے سامنے

اک شور تھا کہ گھاٹ سے ہشیار غافلو
آتا ہے شیر پیاس میں دریا کے سامنے

اے چرخ جو ہو مالک کوثر جہان میں
رہتی یہ اسکے خیمے ہوں دریا کے سامنے

یوں پیش اہل مایہ ہیں کم مایہ ہیچ و پوچ
جو آبرو ہے چاہ کی دریا کے سامنے

اشکوں کی آگے قدر ہو گوہر کی کس طرح
قطرے کی آبرو نہیں دریا کے سامنے

یوں لڑ رہا ہے ضیغم ضرغام ذوالجلال
ندی رواں ہے خون کی دریا کے سامنے

اللہ رے صبر آہ بھی کھینچی نہ شاہ نے
بیٹا جوان مر گیا بابا کے سامنے

گھوڑون کا اوج سامنے کیا ذوالجناح کے
پرواز کیا عقاب کی عنقا کے سامنے

یون سر جھکائے حُر تھا حضور امام دین
جیسے کوئی غلام ہو آقا کے سامنے

کی آہ بھی نہ شرم و حیا سے پکار کے
قاسم کا دم نکل گیا کبرا کے سامنے

اے خضر ہو نصیب زیارت جو طوس کی
آنکھین بچھاؤن نقش کف پا کے سامنے

کیون آگے دست شہ کے نہو مہر کے فروغ
گل ہر چراغ ہے ید بیضا کے سامنے

دیکھا جو ذبح ہوتے ہوئے زمین شاہ کو
حورین تڑپ کے رہ گئین زہرا کے سامنے

خون ملکے شہ نے ریش مبارک پہ یہ کہا
جاؤنگا حشر مین یونہین نانا کے سامنے

بند آنکھین کر لین شاہ نے غربت سے زیر تیغ
زینب جو آئین لشکر اعدا کے سامنے

غربت مین جبکہ بادشہ بحر و بر ہوئی
دریا بہائے آنکھون سے صحرا کے سامنے

اشعار ۲۳

فاخر تو کیون حضور مولا سے دور ہے
خادم کو چاہیے رہے آقا کے سامنے

سلام

گرکے کب چرخ سے گھلکر ہوا اولا پانی — واے تقدیر مری ہوگیا دانا پانی

پیے قبر علی اصغر جو نہ پایا پانی — آنسوؤنکا شہ ذیجاہ نے چھڑکا پانی

مرتے دم تک تو نہ یون سامنے آیا پانی — ہان مگر تیغ کا شبیر نے پایا پانی

یاد کچھ کرکے لگے رونے مثال یعقوب — بعد شہ سامنے عابد کے جب آیا پانی

کب رہ شام مین ہے جوش بکا عابد کو — پڑتا آتا ہے غضب کا سوے صحرا پانی

عطش شہ کا بر و بحر مین ماتم ہے بپا — سر کو ٹکرا کے نکیون کر لب دریا پانی

مرگئے پیاسے تڑپکر لب دریا لیکن — آنکھ اوٹھا کر بھی نہ عباس نے دیکھا پانی

دامن کوہ مین شرما کے چھپے ابر مطیر — چشم تر آج غم شہ مین وہ برسا پانی

پسر سعد یہ کہتا تھا شہ عالم سے — بند مین نے کیا کب آپ پہ دانا پانی

اسمین تقصیر مری کیا ہے یہ فرمائے شاہ — خود ہی تقدیر مین تھی آپ کو ایذا پانی

شہ نے فرمایا کہ کیا بکتا ہے چپ ہو مردود — پیاس مین بھی تو نہ مین نے کبھی مانگا پانی

اُسکی تائید سے اتنی ابھی قوت ہے مجھے
خاک سے بھی جو میں چاہوں تو ہو پیدا پانی

رن میں جسمے سپہ شام کا بیڑا ڈوبا
ابر شمشیر شہ دین سے وہ برسا پانی

گھاٹ پر آکے جو گونجا اسد بیشہ حق
فوج کے ہو گئے زہرے لب دریا پانی

فتح ہوتی ہے جو پیاسے شہ دین گرمی میں
حوض کوثر سے علی لائے ہیں ٹھنڈھا پانی

آب ہو جاتا ہے دنیا میں غم شاہ سے سنگ
گر کے کسطرح زمین پر نہو اولا پانی

سوختہ ہو گیا دل آتش غم سے شاید
بہہ رہا ہے مری آنکھوں سے جو کالا پانی

حلق خشکیدہ ہوا تیغ سے پیاسے کا جدا
مرتے دم تک بھی نہ شبیر نے پایا پانی

اتنا آنکھوں سے نکلتے ہیں جو شل اخگر
ڈالے دیتا ہے مرے چہرے پہ چھالا پانی

بخت شبر سے سوئے شام حرم کو لایا
سچ ہے انسان کو پھرتا ہے دانا پانی

گرم آہیں جو غم شہ میں علی نے کھینچیں
حوض کوثر کا لگا کھولنے ٹھنڈھا پانی

چلتے چلتے جو رکا گردن شہ پر خنجر
حلق میں فاطمہ بیمار کے اٹکا پانی

اشعار ۲۱	خوب دعوت ہوئی شبیر کی رن میں فاخر دم شمشیر کا پیاسے کو پلایا پانی	سلام

کب ہیں حسین لاشہ اصغر لیے ہوئے
گودی میں آفتاب کے اختر لیے ہوئے

شبیر کب ہیں تیغ دو پیکر لیے ہوئے
امت کی ہیں نجات کا دفتر لیے ہوئے

کھوتی اجل ہے سینہ داغی سے داغ دل
گلچین چلا چمن سے گل تر لیے ہوئے

بولی سکینہ آئی یا شاہ مشرقین
جاتا ہے شمر کان سے گوہر لیے ہوئے

ہیں قبلہ رو تو سجدہ حق میں امام دین
آتا ہے شمر ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے

قاسم نے گر کے زین سے جو حضرتکو دی صدا
جھپٹے حسین تیغ دو پیکر لیے ہوئے

فضہ نے بڑھ کر رانڈونکو خیمہ میں دی صدا
آتے ہیں شاہ لاشہ اکبر لیے ہوئے

پیاسے جو تین روز کے ہوتے ہیں شاہ قتل
ہیں جام آب ساقی کوثر لیے ہوئے

زینب نے قتل گاہ میں دیکھا یہ جا کے حال
خولی ہے ہاتھ میں سر سرور لیے ہوئے

رونی کا کیون نہ عرصۂ محشر مین شور ہو | آتی ہین ہاتھ مین شہ دین سر لیے ہوے

کیون کربلا سی شام کو جائی نہ اہلبیت | پھرتا ہی آدمی کو مقدر لیے ہوے

آنسو بھم حسین کی آنکھون مین یہ نہین | دیکھو صدف ہی نذر کو گوہر لیے ہوے

کیونکر نہ چین حر کو ہو ہنگام احتضار | زانو پہ سر ہین سبط پیمبر لیے ہوے

زینب نقاب اشک سی کیونکر نہ منھ چھپائین | جاتا ہی شمر لوٹ کے چادر لیے ہوے

عباس کب ہین تیغ لیے پیش شاہ دین | آئینہ ہاتھ مین ہی سکندر لیے ہوے

زہرا کے لعل کے لیے میدان ظلم مین | سنگین دل آئے ہین پتھر لیے ہوے

صغرا کا کیون نہ طائر دل ساتھ ساتھ ہو | جاتا ہی خط شوق کبوتر لیے ہوے

عباس کب دبائی ہین دانتون مین مشک کو | آہو ہی منھ مین شیر غضنفر لیے ہوے

تیزی جو کی عقاب نے عباس نے کہا | گھوڑے کی باگ اے علی اکبر لیے ہوے

دیکھا جو راہ شام مین رانڈون کو ننگی سر | دوڑی ہوا غبار کی چادر لیے ہوے

اشعار

ماہِ عزا افلاک پہ ہی فاخرہ کب عیان
ہی آسمان ہلال کا خنجر لیے ہوئے

سلام

کیا میری گنہ رحمت غفار کے آگے
کچھ مال نہیں جنس خریدار کے آگے

لڑنے کوئی آیا نہ علمدار کے آگے
تلوار کھنچی گھاٹ پہ تلوار کے آگے

تالاب نہیں دیدۂ گریان کے مقابل
کم مایہ ہی کیا قلزم زخار کے آگے

کیا سامنے حیدر کے ہی اوروں کی حقیقت
بوجہل ہی کیا احمد مختار کے آگے

چھپنے لگے ڈر ڈر کے یتیمان شہیدین
خیمہ مین عدو آئے جو بیمار کے آگے

شہ کہتی تھی خون چہرے پہ پسر کا ملکر
جاؤنگا یوہین احمد مختار کے آگے

عباس اٹھے تول کے شمشیر دو دم کو
جب تیر گرے سید ابرار کے آگے

کیا آنکھ ملائی رخ نورانی شہ سے
خورشید ہی ذرہ مہ رخسار کے آگے

تھی قیدیونکو دیکھنے کی شام مین شہرت
اک سیر تھی یہ مردم بازار کے آگے

خم ہے سر فاخر شہ ابرار کے آگے

کٹ گئے جہاں اُٹھیں شاہ کی تلوار کے آگے
چھائی تھی گھٹا برق شرربار کے آگے

دُلدل کا یہ فوجوں سے تھا کاوش میں اشارہ
اک نقطہ میں سب گردش پرکار کے آگے

رہتا نہ اسلام اگر تیغ علی سے
پھر سبحہ نہ چھوتا کوئی زنار کے آگے

زندان میں جو ہند آنے لگے دید کی خاطر
چھپ بیٹھے حرم شرم سے دیوار کے آگے

ہو آبرو اشکوں کی مری آنکھوں کیونکر
کیا قدر گہر مردم بازار کے آگے

اس قدر ہی روانی فرس سرور دین کی
سایہ بھی نہ دیکھا کبھی رہوار کے آگے

شہ کہتے تھے سب بلکے نہ گر مجھ سے لڑینگے
تلوار نہ کھینچونگا میں دوچار کے آگے

اکبر کا ذقن کب رخ رنگیں کے قریں ہے
اک سیب نشان ہے گل رخسار کے آگے

یوں دل کو مرے داغ غم شاہ ہے مرغوب
جس طرح سے ہوں گل بلبل گلزار کے آگے

ہو جاتا اگر کاکل اکبر کا اشارہ
بڑھ جاتا فرس سرحد تاتار کے آگے

کس طرح سے کھٹکے نہ پلک آنکھوں میں میرے
کب آبروی آبلہ ہے خار کے آگے

معراج کا رتبہ جو ملا دوش نبی پر
اصنام گرے حیدر کرار کے آگے

زندان سے نکلنے کی جو پاتی تھے نہ وہ راہ
پھرتی تھی سکینہ در و دیوار کے آگے

کیوں سامنے آنکھوں کے نہ اشکوں کا بندھے تار
لازم ہے عصا مردم بیمار کے آگے

اک تیر پڑا گردن بے شیر پہ جس دم
منہ کھل گیا معصوم کا سوفار کے آگے

اشعار ۱۶

کیا پوچھتے فاخر سے نکیرین لحد مین
منہ کھل نہ سکے حیدر کرار کے آگے

سلام

ہم پلہ شہ کون ہے انصار کے آگے
یوسف ہے گرانقدر خریدار کے آگے

لشکر کا ہوا خاتمہ سردار کے آگے
سب باغ کٹا بلبل گلزار کے آگے

یہ شوق شہادت میں شہیدوں کو تھی جلدی
دو چار گرے پڑتے تھے تلوار کے آگے

ہر ایک سہم آپ سے کسطرح نہ ہو سر
چلتی ہے ظفر شاہ کے تلوار کے آگے

کب ابروی شپیر چڑھی دیکھکے شمشیر — تلوار چھپی غیض مین تلوار کے آگے

غیظ آگیا مرحب پہ یداللہ کو جسدم — جبرئیل سپر ہو گئے تلوار کے آگے

کیا فوج مین تھا جنگ شہ دین سے تلاطم — گہ ڈھالین تھین پیچھے کبھی تلوار کے آگے

کیونکر دہن زخم شہیدان نہون خاموش — منھ کھل نہین سکتے لب سوفار کے آگے

للکار کے غازی نے جھپٹ کر اسے چھینا — جب آئے نشان لیکے علمدار کے آگے

دعوی تو بہت کرتے تھے یہ تیز روی کا — آئی نہ ہوا شاہ کے رہوار کے آگے

انجائی بھی دحسن کی نہ ہمشکل مین دیکھی — گہ سایہ ہی پیچھے کبھی دیوار کے آگے

کفار پہ جب تیغ پڑی شاہ کی ترچھی — اک ڈورا بڑھا اور بھی زنار کے آگے

پیاسونکو غنیمت تھا جو آب دم شمشیر — رکھتے تھے گلے دوڑ کے تلوار کے آگے

مرعوب اسیری مین نہ عابد کو ہوا کیون خار — بہتر ہے خزان مرغ گرفتار کے آگے

شہ کہتے تھے عابد پہ جو بانو نے بکا کی — روتا نہین صاحب کوئی بیمار کے آگے

کیا تیغ علی مین ہی روانی دم پیکار
اک ہاتھ پہ بڑھ جاتی ہی رہوار کی آگے

مشتاق ہین یون یاور شہ دشت وغا کے
ایک ایک کا رہوار تھا رہوار کی آگے

زینب نے کہا بیٹون سے خواہش پہ علم کی
تم کون ہو عباس علمدار کے آگے

اشعار
فاخر ترے سب دلکی بر آئینگے ہو اجر
کچھ بات نہین شاہ کی سرکار کے آگے

سلام

نام دہ چند ہوا شہ کا وفادارون سے
شہرہ یوسف کا بڑھا اور خریدارون سے

کہتے تھے عون محمد یہ ستمگارون سے
ہم وہ بچے ہین جو کھیلا کیے تلوارون سے

جنگ ہونے جو لگی شہ کے نمکخوارون سے
لگے ہی فوجون کو اڑانے لگے تلوارون سے

بولی عباس کہ گو نہر کو گھیرے ہین گر
چھین لونگا مین ترائی کو ستمگارون سے

شہ نے جانے کو کہا جب تو یہ بولے انصار
ہوگا آقا نہ کبھی یہ تو نمکخوارون سے

چشم سجاد کو یون گردش تا مشکل ہی
حرکت جیسی کہ دشوار ہو بیمارون سے

جوش زن جبکہ ہم بخشش رحمت ہووے
بے گنہ کیون نہ رہین تجھ گنہگارون سے

جنگ مین رد کی سپر بھی جو نہ کبھو سیکھی — ٹکڑے ٹکڑے ہوا تن شاہ کا تلوارونسے

ہند آئی لگے زندانمین تو زینب نے کہا — کام آزاد کا کیا ہمسے گرفتارونسے

پا برہنہ جو رہ شام مین کانٹو پہ چلے — تلوے سجاد کے غربال ہوے خارونسے

کھینچ گئے دیکھ کے زندانکی یتیمان حسینؑ — بھاگین یون سایہ کی مانند نہ دیوارونسے

آگئی گلشن زہرا و علی پہ جو خزان — بلبلین نالہ کنان اڑ گئین گلزارونسے

زخمیونکی یہ تنونکی نہین دھارین خونکی — دیکھو اڑتا ہے لہو باغ کے فوارونسے

دشت غربت مین ہوا آل عبا کا یہ حال — دھجیان جیب و گریبانکی اڑین خارونسے

تشنہ کامونکو یہ تھی روز شہادتکی خوشی — عید کیطرح گلے ملتے تھے تلوارونسے

تیرون خونمین آلودہ ہوئی تھی شہ کے — سرخی ابتک نہ لہو کی گئی سوفارونسے

حملہ ور ہوتے ہین عباس جو مانند اسد — گھوڑے تھمتے نہین میدانمین اسوارونسے

آکے اکبر نے کہا شہ سے بشارت ہو کہ — گھاٹ دریا کا لیا شیر نے تلوارونسے

باغیون نے جو کیا باغ علی کو تاراج — بلبلین پھول گرانے لگین منقار و نسیم

تام اکبر پہ قبالہ ہو یہ زینب نے کہا — کربلا مول لے جب تشنے نے زمیندار و نسیم

سلام		اشعار ۲۱
	خود نکیرین سے پوچھے شاہ کہینگے فاخر قبر مین پوچھینگے جبوقت وہ زوار و نسیم	

بیتابیان تھین اصغر بے شیر کے لیے — تھا دلمین داغ چاند سی تصویر کے لیے

بیتاب گر حسین ہین ہمشیر کے لیے — زینب بھی بیقرار ہے شبیر کے لیے

ہے ختم صبر عابد دلگیر کے لیے — پاؤن بڑھا دیے غل و زنجیر کے لیے

کہتے تھے شہ عمر سے نہ بیعت کرونگا مین — حاضر ہے سر حسین کا شمشیر کے لیے

آل نبی سے یہ تجھے زیبا تھا اے فلک — بیڑی ہو پاے عابد دلگیر کے لیے

نہر فرات خشک نہ ہو جاے کسطرح — پانی ہو بند حضرت شبیر کے لیے

اے چرخ تیری دور مین کیا انقلاب ہے — لازم تھا تیر اصغر بے شیر کے لیے

لڑتے ہوئے جو فوج مین در آئے شاہ دین
تلوارین لاکھون کھنچ گئین شبیر کے لیے

پانی ہو بند ساقی کوثر کے لال پر
نہرین رواں ہون لشکر بے پیر کے لیے

ابرو چڑھائین غیظ مین کیونکر نہ شاہ دین
لازم ستان ہے خنجر و شمشیر کے لیے

اے چرخ کیون نہ درہم و برہم جہان ہوا
آوارہ ہو بنت زینب دلگیر کے لیے

رودیتے ہیں اسیری سجاد پر مگر
آنسو نہین ہین دیدۂ زنجیر کے لیے

ناوک سے بے زبان کے گلے کو جدا کیا
چلے چڑھے ہین اصغر بے شیر کے لیے

روتے ہین نام لیکے حسین و حسن کا سب
ماتم بپا ہے شبر و شبیر کے لیے

[illegible]تار سر سے بنت علی کی ردا اتاری
ظالم بڑھے ہین چادر تطہیر کے لیے

کیونکر نہ روئین شاہ کو شیعہ تمام عمر
پیدا ہوئے ہین ماتم شبیر کے لیے

[illegible]آب ایک ایک سے مانگا کیے مگر
قطرہ ملا نہ اصغر بے شیر کے لیے

[illegible]کا وقت ہے جو کچھ آگیا خیال
بیتاب شاہ [illegible] شیر کے لیے